اسلاف کے سنہرے اقوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، صوفیائے عظام
اور علمائے اسلام کے پُراثر، جامع اور مُفید اقوال و فرامین کا
مجموعہ، مُستند حوالہ جات اور مکمل تخریج کے ساتھ

مؤلف
مولانا محمد اویس سرور

بیت العلوم
۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۷۳۵۲۴۸۳

اسلاف کے سنہرے اقوال

اسلاف کے سنہرے اقوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، صوفیا عظام رحمۃ اللہ علیہ اور علمائے اسلام کے پُراثر، جامع اور مفید اقوال و فرامین کا مجموعہ، مستند حوالہ جات اور مکمل تخریج کے ساتھ

مؤلف
مولانا محمد اویس

بیت العلوم
۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انار کلی لاہور۔ فون: ۷۳۵۲۲۸۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب

اسلافؒ کے سنہرے اقوال

مؤلف

مولانا محمد اویس سرور

باہتمام

مولانا محمد ناظم اشرف

طباعت باراول

جنوری ۲۰۱۰ء

ناشر

بیت العلوم

ہیڈ آفس: ۲۰- نابھہ روڈ چوک پرانی انارکلی - لاہور فون 7352483

برانچ: دکان نمبر ۱۴ اکمل مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون 7235866

www.baituluIoom.com

فہرست مضامین

ورق ورق سے......

تجربہ انسان کا ایسا ساتھی ہے جو اسے اس وقت ملتا ہے جب وہ بہت کچھ کھو چکا ہوتا ہے اور اس کے پاس ان تجربوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے تھوڑی سی فرصت باقی رہ جاتی ہے۔ جوں جوں انسان کی عمر بڑھتی ہے اس کے تجربات بھی بڑھتے رہتے ہیں۔ فطرت کا مشاہدہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے تجربات اس کی اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے ہوتے ہیں۔ اس لئے عقل مند قومیں ہمیشہ اپنے بزرگوں کے تجربات، مشاہدات اور آراء سے فائدہ اٹھاتی ہیں اور انہیں ساتھ لے کر زندگی گزارتی ہیں۔ بزرگوں کے اقوال و تجربات نوجوانوں کے افکار بناتے ہیں اور یہ افکار تخلیق کی جڑ قرار دیئے گئے ہیں۔ یہی افکار انقلاب کا پیش خیمہ اور ترقی کا زینہ ثابت ہوتے ہیں اور ان کی تاثیر گولے بارود کی تاثیر سے زیادہ ہوتی ہے۔

تاریخِ اقوام کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زندہ قوموں نے ہمیشہ اپنے اکابرین کے اقوال، تجربات، مشاہدات، نظریات، آراء اور نتائج فکر کی حفاظت کی اور انہیں اپنا دستورِ حیات اور منشورِ زندگی بنایا۔ عیسائیت ہو یا یہودیت، کنفیوشس ازم ہو یا بدھ مت، ہندو دھرم ہو یا سکھ ازم .... اور سب سے بڑھ کر اسلام .... ہر دھرم، ہر مذہب اور ہر نظریہ حیات کے متبعین نے اپنے بزرگوں کی تعلیمات کو سینہ بہ سینہ بھی محفوظ کیا اور انہیں کبھی کاغذ، کبھی چمڑے اور کبھی پتھروں پر نقش کر کے بھی باقی رکھا۔ پھر ان تعلیمات کو اپنے لئے مشعل راہ قرار دیا اور اپنے بڑوں کے انمول اور لاثانی تجربات سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

اسلام کی تاریخ ایک روشن اور جہاں تاب تاریخ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس مستند و معتمد دین کو ایسی دیدہ ور شخصیات سے نوازا گیا جن سے دوسرے مذاہب کا دامن خالی نظر آتا ہے۔ ہمیں اسلام کے دامن سے وابستہ ایسی بہت سی شخصیات نظر آتی ہیں جن کا مسلمان ہونا از خود اسلام کی حقانیت کی دلیل ہے۔ ایسے روشن دماغ، ایسے عالی ذہن، ایسی وسیع فکریں اور ایسے زرخیز دل جن سے نکلنے والی روشن آراء، جن سے پھوٹنے والے سنہری نظریات اور جن سے جنم لینے والے لاثانی تجربات قیامت تک آنے والی انسانیت کے لئے راہ نما ہیں اور زندگی کے ہر موڑ میں ان کی قیادت کر سکتے ہیں:

أُولٰئِکَ آبَائِیْ فَجِئْنَا بِمِثْلِهِمْ
إِذَا جَمَعَتْنَا یَا جَرِیْرُ الْمَجَامِعُ

''اے جریر! یہ ہیں میرے آباء واجداد، جب محفلیں اور مجلسیں لوگوں کو جمع کریں تو ایسے لوگ کی مثل لا کر دکھاؤ''

زیر نظر کتاب میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے اصحاب، ائمہ دین، صوفیاء عظام، علماء کرام اور اہل علم و دانش میں سے کچھ مایہ ناز شخصیات کے اقوال کو جمع کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے۔ اس کتاب کی تدوین میں نہ تو یہ دعویٰ ہے کہ تاریخ اسلام میں ان سے زیادہ عمدہ اور خوبصورت اقوال نہیں ملیں گے اور نہ یہ کہ اس کتاب میں ذکر کردہ شخصیات نے ان سے زیادہ عمدہ باتیں نہیں کیں۔ کسی بھی ملفوظ کے چناؤ اور پسندیدگی میں ہر شخص کی رائے اور اس کا ذوق مختلف ہے، البتہ راقم نے اپنی بساط کے مطابق اختصار کے ساتھ جامع مفاہیم پر مشتمل اقوال کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ مضامین قارئین تک پہنچ سکیں۔ یہ اپنے موضوع پر کوئی انتہائی کوشش نہیں بلکہ اگر مزید جستجو اور تگ و دو کی جائے تو اس سے زیادہ سنہری، روشن اور خوبصورت اقوال حاصل کئے جا سکتے ہیں جن سے ہماری تاریخ کا دامن بھرا ہوا ہے۔

اگرچہ اس موضوع سے متعلق بہت سی کتابیں اب تک تالیف کی جا چکی ہیں اور لوگ دلچسپی کے ساتھ ان کا مطالعہ بھی کرتے ہیں، اس کے باوجود جس چیز نے اس کتاب کی

تدوین کے طرف متوجہ کیا وہ ہے ''استناد اور اعتماد'' اس کتاب میں درج شدہ تمام اقوال تاریخ و سیر اور حدیث کی معتبر کتابوں سے نقل کرنے کے بعد مکمل حوالہ کے ساتھ لکھے گئے ہیں تا کہ ان کی استنادی حیثیت باقی رہے اور پڑھنے والوں کو کامل تشفی حاصل ہو سکے۔

اس کتاب میں جمع کردہ اقوال عقائد و عبادات، معاملات و معاشرت، اصلاح وتصوف، اخلاق حسنہ کے فضائل، اخلاق سیئہ کے رذائل، آداب زندگی و احکام بندگی، عصر حاضر کی ضروریات اور دیگر بہت سے مضامین پر مشتمل ہیں، جنہیں پڑھ کر دماغ کو وسعت ملے گی اور حقیقت کی گہرائیوں تک رسائی حاصل ہوگی:

چنا ہے میں نے ورق ورق سے حسین باتوں کا اک خزینہ
بٹھا لے گہرائیوں میں دل کی، بنالے ان کو فلاح کا زینہ
اگر جو چاہے عبور کرنا سمندروں کو تو معرفت کے
قریب تر ہو گی تیری منزل بنائے ماضی کو جو سفینہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے راقم کے لئے، حضرت مولانا ناظم اشرف صاحب (مدیر بیت العلوم/ مدرس جامعہ اشرفیہ) کے لئے اور ان کے جملہ معاونین کے لئے دنیا و آخرت کے فائدوں کا ذریعہ بنا دے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

محمد اویس سرور

باب...... 1

آقائے دوعالم حضرت محمد ﷺ کے

سنہری اقوال

’’جو اپنے ظاہری اختصار کے باوجود علم وحکمت اور عقل ودانش کا بیش قیمت خزانہ سموئے ہوئے ہیں، یہ جوامع الکلم افراد واقوام کے لئے راہ ہدایت بن سکتے ہیں‘‘

آقائے دو عالم حضرت محمد ﷺ

1- ((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰى وَاِذَا اقْتَضٰى))

"اللہ تعالیٰ رحم فرماتے ہیں اس شخص پر جو بیچتے وقت بھی اور خریدتے وقت بھی اور اپنا حق وصول کرتے وقت بھی نرم ہو"

صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب السهولة والسماحة فی الشراء والبیع، رقم:۱۹۳٤

2- ((لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسِهٖ مِنْهُ))

"کسی مسلمان کا مال دوسروں کے لئے اس کی دلی رضامندی کے بغیر جائز نہیں ہے"

مسند أحمد، أول مسند البصریین، رقم:۱۹۷۷٤

3- ((أَحِبَّ لِأَخِيْكَ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ))

"اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو"

صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان أن یحب لأخیه، رقم:۱۲،

4- ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهٗ))

"بعض اوقات بندے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق سے محروم کردیا جاتا ہے کسی گناہ کی وجہ سے جس کا وہ ارتکاب کرے"

سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فی القدر، رقم:۸۷،

5- ((إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَآءً))

"تم سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرض کی ادائیگی میں اچھا معاملہ کرنے والے ہوں"

صحیح البخاری، کتاب فی الاستقراض واداء الدیون، باب حسن القضاء، رقم:۲۲۱۸

6- ((أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا حِفْظُ أَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيثٍ وَحُسْنُ خَلِيقَةٍ وَعِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ))

''جس شخص میں یہ چار صفات موجود ہوں اسے دنیا کی کسی چیز کی محرومی نقصان نہیں پہنچا سکتی، پہلی چیز امانت کی حفاظت، دوسری بات کی سچائی، تیسری اچھے اخلاق اور چوتھی حلال کھانا''

مسند أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص، رقم: ٦٣٦٥

7- ((أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ))

''مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو''

سنن ابن ماجه، كتاب الأحكام، باب أجر الأجراء، رقم: ٢٤٣٤

8- ((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ))

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے''

صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان ان یحب لاخیه، رقم: ١٢

9- ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بَيْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ يَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ، اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهٗ، وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ))

''جو شخص کسی مومن سے کسی دنیاوی تکلیف کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ

اس سے قیامت کے دن کی تکالیف کو دور فرمائیں گے۔ جو کسی تنگ دست کے ساتھ آسانی کا معاملہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ دنیا اور آخرت میں آسانی کا معاملہ فرمائیں گے۔ جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتے رہتے ہیں۔ جو شخص کسی ایسے راستے پر چلے جس میں علم کو تلاش کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان فرماتے ہیں۔ جب بھی کوئی جماعت کسی مسجد میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتی ہے یا اس کا باہمی مذاکرہ کرتی ہے تو ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص رحمت نازل ہوتی ہے اور انہیں گھیر لیتی ہے اور فرشتے ان کے گرد حلقے بنا لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود فرشتوں سے ان کا ذکر فرماتے ہیں۔ جس شخص کا عمل اسے پیچھے چھوڑ دے اس کا نسب اسے آگے نہیں لا سکتا“

صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن، رقم: ٤٨٦٧

10- ((أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ سُرُوْرٌ يَدْخُلُهُ عَلٰى مُسْلِمٍ))

جو اعمال اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں، ان اعمال میں سے ایک عمل کسی مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرنا اور اس کو خوشی سے ہم کنار کرنا ہے“

المعجم الکبیر، رقم: ١٣٦٤٦

11- ((مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ))

”جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو ایسے گناہ پر عار دلائے اور اس گناہ کا طعنہ دے جس گناہ سے وہ توبہ کر چکا ہے تو یہ طعنہ دینے والا شخص

اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ خود اس گناہ کے اندر مبتلا
نہیں ہو جائے گا''

سنن الترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله، باب منه، رقم: ٢٤٢٩

12- ((اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ))

''ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا آئینہ ہے''

سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب في النصيحة، رقم: ٤٢٧٢

13- ((إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوْهُ))

''جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز مہمان آئے تو تم اس کا اکرام
کرو''

سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باب اذا أتاكم كريم قوم فأكرموه، رقم: ٣٧٠٢

14- ((مَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ))

''جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑے سے دستبردار ہو جائے
اس کے لئے جنت میں درمیان میں گھر بنایا جائے گا''

سنن الترمذی، کتاب البر والصلة عَنْ رسول الله، باب ما جاء في المراء، رقم: ١٩١٦

15- ((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ))

''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ
رہیں''

صحيح البخاری، كتاب الإيمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، رقم: ٩

16- ((أَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ))

''لوگوں کے لئے ہر وہ چیز پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو''

سنن الترمذی، کتاب الزهد، باب من اتقى المحارم فهو أعبد الناس، رقم: ٢٢٢٧

17- ((اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَا وَاَبْغِضْ
بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَا))

''اپنے دوست سے دھیرے دھیرے محبت کرو، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ تمہارا وہ دوست کسی دن تمہارا دشمن بن جائے اور مبغوض بن جائے۔اور جس شخص سے تمہیں دشمنی اور بغض ہے، اس کے ساتھ بغض اور دشمنی بھی دھیرے دھیرے کرو، کیا پتہ کہ وہ دشمن کسی دن تمہارا محبوب اور دوست بن جائے''

سنن الترمذی، کتاب البر والصلة ، باب ما جاء فی الإقتصاد ، رقم: ۱۹۲۰

18- ((لَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ))

سنن الترمذی، کتاب الزهد ، باب من اتقى المحارم فهو أعبد الناس، رقم: ۲۲۲۷

''بہت زیادہ مت ہنسا کرو، اس لئے کہ کثرت سے ہنسنا دل کی موت کا باعث ہوتا ہے،اس سے انسان کا دل مرجاتا ہے''

19- ((كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ))

صحیح مسلم، المقدمة، باب النهی عن الحدیث بکل ما سمع، رقم: ٦

''انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے بیان کردے''

20- ((إِنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يُحَقِّرُهُ، اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا، وَيُشِيْرُ إِلٰى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ((بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُحَقِّرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ))

ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، اس پر واجب ہے کہ وہ اس پر کوئی ظلم و زیادتی نہ کرے، اور اسے (جب مدد کی ضرورت ہو تو) بے یار و مددگار نہ چھوڑے، نہ اسے حقیر جانے اور نہ اس کے ساتھ حقارت کا برتاؤ کرے، پھر آپ نے تین مرتبہ اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تقویٰ یہاں ہوتا ہے، (یعنی

ہوسکتا ہے کہ تم کسی شخص کو اس کے ظاہری حال سے معمولی آدمی سمجھو، لیکن وہ اپنے دل کے تقوے کی وجہ سے وہ اللہ کے نزدیک محترم ہو، اس لئے کبھی مسلمان کو حقیر نہ سمجھو) آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے اور اس کے ساتھ حقارت سے پیش آئے، مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان کے لئے قابلِ احترام ہے، اس کا خون بھی، اس کا مال بھی، اور اس کی آبرو بھی''

صحیح البخاری، کتاب المظالم والغضب، باب لا یظلم المسلم المسلم، رقم: ۲۲۶۲،

21- ((اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ فَلَمْ يَكُنْ لَهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يُكَفِّرُهَا ابْتَلاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ))

''جب کسی بندے کے گناہ زیادہ ہوجاتے ہیں اور اس کے پاس اپنی مغفرت کے لئے اعمال صالحہ بھی نہیں ہوتے تو اللہ تعالیٰ اسے غم میں مبتلا کردیتے ہیں تاکہ اس کے گناہوں کی معافی کا سامان ہوسکے''

مسند أحمد(۶/۱۵۷)، الترغیب الترهیب (۵۰۱۰)

22- ((اِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ))

''جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جسے مال و جمالمیں تم پر فوقیت عطا کی گئی ہے تو تمہیں چاہئے کہ کسی ایسے آدمی کو بھی دیکھ لو جو ان چیزوں میں تم سے کم ہو''

رواه البخاری(۶۴۹۰) ومسلم (۲۹۲۳)

23- ((اِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ اِلٰى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ))

''جب معاملہ/اقتدار کسی نااہل کے حوالہ کردیا جائے تو قیامت کا

انتظار کرو“

رواه البخاری(۵۹)

24- ((أَرْبَعٌ مِّنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ: أَنْ تَكُوْنَ زَوْجَتُهُ صَالِحَةً، وَأَوْلَادُهُ أَبْرَارًا، وَخُلَطَاءُهُ صَالِحِيْنَ، وَأَنْ يَّكُوْنَ رِزْقُهُ فِيْ بَلَدِهٖ))

”چار چیزیں آدمی کی نیک بختی کی علامت ہیں، نیک بیوی، نیک اولاد، نیک ہم نشین اور یہ کہ اس کا رزق اس کے شہر میں ہو“

رواه الديلمي في الفردوس(۱۹۶/۲)

25- ((اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى اِنْجَاحِ الْحَوَائِجِ بِالْكِتْمَانِ، فَاِنَّ كُلَّ ذِيْ نِعْمَةٍ مَحْسُوْدٌ))

”اپنے رازوں اور ارادوں کو چھپا کر اپنی ضروریات کی تکمیل میں مدد حاصل کرو کیونکہ جس کو نعمت ملتی ہے اس کے ساتھ حسد ہوتا ہے“

حلية الأولياء (۲۱۵/۵)

25- ((أَظْهِرُوا النِّكَاحَ وَأَخْفُوا الْخِطْبَةَ))

”نکاح علی الاعلان کرو لیکن پیغام نکاح کو پوشیدہ رکھو“

كشف الخفاء(۱۵۹/۱)

26- ((اُغْدُ عَالِمًا، أَوْ مُتَعَلِّمًا، أَوْ مُسْتَمِعًا، أَوْ مُحِبًّا ، وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَ فَتَهْلِكَ))

”عالم بن جاؤ یا طالب علم بن جاؤ، یا علم دین کو سننے والے بن جاؤ یا ان سے محبت کرنے والے بن جاؤ، پانچویں نہ بننا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے“

شعب الايمان للبيهقي(۱۷۰۹)

27- ((اَلْحَزْمُ أَنْ تُشَاوِرَ ذَا رَأْيٍ ثُمَّ تُطِيْعُهُ))

”دانش مندی یہ ہے کہ تم کسی صاحب الرائے سے مشورہ کرو پھر اس کی اطاعت کرو“

مراسيل أبي داؤد(۳۳۴/۱)

28- ((إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلٰى بَابِ الدَّارِ))
''یہ بھی سنت ہے کہ آدمی اپنے مہمان کو رخصت کرنے کے لئے گھر کے دروازہ تک آئے''

رواہ ابن ماجہ(۳۳۵۸)

29- ((اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ مِنَ اللّٰهِ عِبَادَةٌ، وَمَنْ رَضِيَ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ))
''اللہ تعالیٰ کی طرف سے کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے، جو تھوڑی روزی پر راضی ہوجائے اللہ تعالیٰ اس سے تھوڑے عمل پر راضی ہوجاتا ہے''

رواہ ابن ابی الدنیا فی الزھد(۱/۱۳۹)

30- ((اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ، وَالتَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ))
''خرچ میں میانہ روی اختیار کرنا آدمی معیشت ہے، لوگوں کے ساتھ نرمی کرنا آدھی عقل ہے، اور اچھا سوال آدھا علم ہے''

کشف الخفاء(۱/۱۷۹)

31- ((إِيَّاكُمْ وَالدَّيْنَ فَإِنَّهُ هَمٌّ بِاللَّيْلِ وَمذلَّةٌ بِالنَّهَارِ))
''قرض لینے سے بچو، کیونکہ یہ رات میں پریشانی اور دن میں ذلت کا ذریعہ ہے''

شعب الایمان(۵۵۵٤)

32- ((بَاكِرُوْا فِيْ طَلَبِ الرِّزْقِ وَالْحَوَائِجِ فَإِنَّ الْغُدُوَّ بَرَكَةٌ وَنَجَاحٌ))
''رزق کے حصول اور ضروریات کی تکمیل میں صبح کا وقت منتخب کرو کیونکہ صبح کے وقت میں برکت اور کامیابی ہے''

الکامل لابن عدی(۵/۲۰۹)

33- ((اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْاِثْمُ مَاحَاکَ فِیْ صَدْرِکَ، وَکَرِهْتَ أَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْهِ النَّاسُ))

''نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے تو اور اس بات کو ناپسند سمجھے کہ لوگ اس پر مطلع ہوں''

رواہ مسلم(۲۵۵۳)

34- ((تَبَسُّمُکَ فِیْ وَجْهِ أَخِیْکَ لَکَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُکَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیُکَ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَةٌ، وَاِرْشَادُ الرَّجُلِ فِیْ أَرْضِ الضَّلَالِ لَکَ صَدَقَةٌ، وَاِمَاطَتُکَ الْحَجَرَ وَالشَّوْکَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَکَ صَدَقَةٌ))

''مسلمان بھائی سے مسکراتے چہرے کے ساتھ ملنا صدقہ ہے، اچھے کام کا حکم دینا اور برے کام سے روکنا صدقہ ہے، بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا صدقہ ہے، راستہ سے پتھر، کانٹے اور ہڈی وغیرہ کو ہٹانا بھی صدقہ ہے''

رواہ الترمذی(۱۸۷۹)

35- ((تَدَاوُوْا عِبَادَ اللّٰهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمْ یَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ دَوَاءً غَیْرَ دَاءٍ وَّاحِدٍ: اَلْهَرَمُ))

''اے اللہ کے بندو! دوائی استعمال کرو، اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں پیدا کی جس کی دوا نہ رکھی ہو، البتہ بڑھاپا ایک ایسی بیماری ہے جس کا کوئی علاج نہیں''

مسند أحمد(٤/٢٧٨)

36- ((تَفَکَّرُوْا فِیْ خَلْقِ اللّٰهِ، وَلَا تَفَکَّرُوْا فِی اللّٰهِ فَتَهْلُکُوْا))

''اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں غور وفکر کرو، اللہ تعالیٰ کے بارے میں غور وفکر نہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے''

مجمع الزوائد للهيثمي(٨١/١)

37- ((تَهَادُوْا تَحَابُّوْا، وَتَصَافَحُوْا يَذْهَبِ الْغِلُّ عَنْكُمْ))

''ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو اس سے محبت پیدا ہوگی اور ایک دوسرے سے مصافحہ کیا کرو اس سے دلوں کا کھوٹ دور ہوگا''

تاریخ ابن عساکر(۶۱/۲۲۷)

38- ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ اَظَلَّهُ اللّٰهُ تَحْتَ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ: اَلْوُضُوْءُ عَلَى الْمَكَارِهِ وَالْمَشْيُ اِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ وَطَعَامُ الْجَائِعِ))

''تین چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں ہوں گی اسے اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائیں گے جس دن اس کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، ایک تو ناگواری کی حالت میں وضو کرنا، دوسری چیز اندھیروں میں مسجدوں کی طرف جانا، اور تیسری بھوکے کو کھانا کھلانا''

مختار الأحاديث النبوية، رقم الحديث(٤٩٠)

39- ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ حَاسَبَهُ اللّٰهُ حِسَابًا يَسِيْرًا وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ: تُعْطِيْ مَنْ حَرَمَكَ، وَتَعْفُوْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ))

''تین چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں ہوں اللہ تعالیٰ اس سے حساب میں آسانی والا معاملہ فرمائیں گے اور اسے جنت میں داخل کریں گے، جو محروم رکھے اسے عطا کرے، جو ظلم کرے اسے معاف کرے، جو تعلق توڑے اس سے تعلق جوڑنے کی کوشش کرے''

مستدرك الحاكم(٢/٥٦٣)

40- ((ثَلَاثُ فَضَائِلَ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِي الدُّنْيَا: اَلْجَارُ الصَّالِحُ، وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ، وَالْمَرْكَبُ الْهَيِّنُ))

''تین چیزیں دنیا میں مسلمان آدمی کی سعادت کی علامت ہیں، نیک پڑوسی، کشادہ گھر، تیز رفتار سواری''

مجمع الزوائد(٨/١٦٣)

41- ((حَبِّبُوا اللّٰهَ اِلٰی عِبَادِهٖ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ))
”تم اللہ کو لوگوں کے نزدیک محبوب بناؤ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا“

المعجم الکبیر للطبرانی(٧٤٦١)

42- ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ: اِذَا لَقِيْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَاِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ، وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ، وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ))
”مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں: جب تو اسے ملے تو سلام کرے، جب وہ تجھے بلائے تو اس کی بات کا جواب دے، جب وہ تجھ سے خیر طلب کرے تو تو اس کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرے، جب وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اسے یرحمک اللہ کہے اور جب وہ بیمار ہو جائے تو تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ مر جائے تو تو اس کے جنازے کے پیچھے جائے“

أخرجه مسلم(٢١٦٢)، وفی البخاری(١٢٤٠):((حق المسلم علی المسلم خمس......))

43- ((حَقُّ كَبِيْرِ الْاِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ))
”بڑے بھائیوں کا حق چھوٹوں پر اس طرح ہے جس طرح باپ کا حق بیٹوں پر“

شعب الایمان(٧٣٢٩)

44- ((حَقُّ الْوَلَدِ عَلٰى وَالِدِهٖ أَنْ يُّحْسِنَ اسْمَهٗ وَأَدَبَهٗ، وَأَنْ يُّعَلِّمَهُ الْكِتَابَةَ وَالسِّبَاحَةَ وَالرِّمَايَةَ وَأَنْ لَّا يَرْزُقَهٗ اِلَّا طَيِّبًا، وَأَنْ يُّزَوِّجَهٗ اِذَا أَدْرَكَ))
”اولاد کا باپ پر یہ حق ہے کہ وہ اس کا اچھا نام رکھے، اس کی اچھی تربیت کرے، اسے کتابت، تیراکی اور تیراندازی سکھائے، اسے صرف حلال چیز کھلائے اور جب وہ بالغ ہو تو اس کی شادی کر دے“

مصنف ابن أبی شیبة(٣١٩/٥)

45- ((اَلْحَیَاءُ لَا یَأْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ))

"حیا صرف خیر ہی لاتی ہے"

رواہ البخاری(۳۰۲۹) ومسلم(۱۷۳۹)

46- ((اَلْحِکْمَةُ تَزِیْدُ الشَّرِیْفَ شَرَفًا، وَتَرْفَعُ الْعَبْدَ الْمَمْلُوْکَ حَتّٰی تَجْلِسُهٗ مَجَالِسَ الْمُلُوْکِ))

"دانائی شریف آدمی کی شرافت وعزت میں اضافہ کرتی ہے اور غلام کو ایسا بلند مقام عطا کرتی ہے کہ اسے بادشاہوں کی جگہ لا بٹھاتی ہے"

الفردوس للدیلمی(۲۷۶۹)

47- ((خَابَ عَبْدٌ وَخَسِرَ، لَمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ قَلْبِهٖ رَحْمَةً لِّلْبَشَرِ))

"وہ نامراد اور گھاٹے میں ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے لئے نرمی کا مادہ نہیں رکھا"

فیض القدیر للمناوی(۳/۴۳۰)

48- ((خُذِ الْحِکْمَةَ وَلَا یَضُرُّکَ مِنْ أَیِّ وِعَاءٍ خَرَجَتْ))

"دانائی حاصل کرو، خواہ وہ کسی بھی راستہ سے آئے تمہیں نقصان نہ ہوگا"

الفردوس للدیلمی(۲۸۴۱)

49- ((خَمْسٌ بِخَمْسٍ: مَانَقَضَ قَوْمٌ الْعَهْدَ اِلَّا سَلَّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوَّهُمْ وَ مَاحَکَمُوْا بِغَیْرِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّا فَشَا فِیْهِمُ الْفَقْرُ وَلَا ظَهَرَتْ فِیْهِمُ الْفَاحِشَةُ، اِلَّا فَشَا فِیْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا طَفَّفُوا الْمِکْیَالَ اِلَّا مُنِعُوا النَّبَاتَ، وَأُخِذُوْا بِالسِّنِیْنَ وَلَا مَنَعُوا الزَّکَاةَ اِلَّا حُبِسَ عَنْهُمُ الْقَطْرُ))

"پانچ اعمال پانچ خرابیوں کا ذریعہ بنتے ہیں (۱) جب کوئی قوم وعدہ خلافی کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیتے ہیں (۲) جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے ہٹ کر فیصلہ کرتے ہیں ان پر فقر نازل ہوجاتا ہے (۳) جس قوم میں بے حیائی پھیل جاتی

ہے ان پر ناگہانی موت کی آفت بھیج دی جاتی ہے (۴) جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں ان کی پیداوار روک لی جاتی ہے اور ان پر قحط سالی بھیج دی جاتی ہے (۵) جو لوگ زکوٰۃ دینا چھوڑ دیتے ہیں ان سے بارش روک لی جاتی ہے"

المعجم الکبیر للطبرانی(۱۱/ ٤٤)

50- ((خَيْرُ النَّاسِ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ، وَشَرُّ النَّاسِ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ))

"بہترین آدمی وہ جس کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل اچھا ہو، اور بدترین شخص وہ ہے جس کی عمر لمبی ہو لیکن اس کا عمل خراب ہو"

مسند احمد(۲/ ٤١٣، ٤٣٥)

51- ((اَلْخَيْرُ كَثِيْرٌ وَقَلِيْلٌ فَاعِلُهُ))

"خیر مقدار میں تو بہت ہے لیکن اس کے کرنے والے تھوڑے ہیں"

رواہ الخطیب فی تاریخہ(۸/ ۱۷۷)

52- ((دَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلٰى مَالَا يُرِيْبُكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِيْنَةٌ وَإِنَّ الْكِذْبَ رِيْبَةٌ))

"جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے اور جو تجھے شک میں نہ ڈالے اسے اختیار کرلے۔ بے شک سچائی میں اطمینان ہے اور جھوٹ میں ہلاکت ہے"

رواہ النسائی(٥٦١٥)

53- ((دَعْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ))

"قیل وقال، کثرت سوال اور مال کے ضائع کرنے سے اجتناب کرو"

مجمع الزوائد(۱۰/ ۱٥۱)

54- ((اَلرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا))

''اللہ کے راستہ میں ایک صبح ایک شام دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے
اس سے بہتر ہے''

رواه البخاری(۲۷۹٤)ومسلم(۱۸۸۲)

55- ((زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا))

''وقفے سے ملا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے''

المعجم الکبیر للطبرانی(٤/۲٦)

56- ((شَرُّ الْمَجَالِسِ الْأَسْوَاقُ وَالطُّرُقُ وَخَيْرُ الْمَجَالِسِ الْمَسَاجِدُ فَإِنْ لَمْ تَجْلِسْ فِي الْمَسْجِدِ فَالْزَمْ بَيْتَكَ))

''بدترین مجلس گاہیں بازار اور راستے ہیں اور بہترین بیٹھنے کی جگہیں مسجدیں ہیں اگر تم مسجد میں نہ بیٹھ سکو تو اپنے گھر میں ہی رہو''

مجمع الزوائد(۲/٦)

57- ((صِلْ مَنْ قَطَعَكَ، وَأَحْسِنْ إِلٰى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ، وَقُلِ الْحَقَّ وَلَوْ عَلٰى نَفْسِكَ))

''جو تجھ سے تعلق توڑے تو اسے تعلق جوڑ، جو تیرے ساتھ برا سلوک کرے اس کے ساتھ اچھا سلوک کر، اور حق بات کہہ خواہ وہ تیرے خلاف ہی کیوں نہ ہو''

مسند الامام أحمد(٤/١٤٨)

58- ((عَلَيْكُمْ بِالْقَنَاعَةِ، فَإِنَّ الْقَنَاعَةَ مَالٌ لَا يَنْفَدُ))

''میانہ روی اور قناعت کو لازم پکڑو کیونکہ قناعت ایک ایسا مال ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا''

کشف الخفاء(۲/۷۵)، مجمع الزوائد(۱۰/۲٥٦)

59- ((اَلْعَدْلُ حَسَنٌ وَلٰكِنْ فِي الْأُمَرَاءِ أَحْسَنُ، اَلسَّخَاءُ حَسَنٌ، وَلٰكِنْ فِي

الْأَغْنِيَاءِ أَحْسَنُ، اَلْوَرْعُ حَسَنٌ، وَلٰكِنْ فِي الْعُلَمَاءِ أَحْسَنُ، اَلصَّبْرُ حَسَنٌ، وَلٰكِنْ فِي الْفُقَرَآءِ أَحْسَنُ، اَلتَّوْبَةُ حَسَنٌ وَلٰكِنْ فِي الشَّبَابِ أَحْسَنُ، اَلْحَيَاءُ حَسَنٌ وَلٰكِنْ فِي النِّسَآءِ أَحْسَنُ))

''عدل اچھا ہے لیکن امراء کا عدل بہت اچھا ہے، سخاوت اچھی صفت ہے لیکن مالداروں کی سخاوت بہت اچھی چیز ہے، تقویٰ اعلیٰ چیز ہے لیکن علماء کا تقویٰ تو بہت ہی اعلیٰ ہے، صبر اچھا ہے لیکن فقراء کا صبر بہت ہی اچھا ہے، توبہ اچھی چیز ہے لیکن جوانی کی توبہ بہت ہی اچھی ہے، حیاء اچھی ہے لیکن عورتوں کی حیا بہت ہی اچھی ہے''

الفردوس للدیلمی(۲/۳۳۰)

60- ((اَلْعُلَمَآءُ أُمَنَاءُ الرُّسُلِ مَا لَمْ يُخَالِطُوا السُّلْطَانَ وَيُدَاخِلُوا الدُّنْيَا، فَإِذَا خَالَطُوا السُّلْطَانَ، وَدَاخَلُوا الدُّنْيَا فَقَدْ خَانُوا الرُّسُلَ فَاحْذَرُوهُمْ))

''علماء، رسولوں کے امین ہیں جب تک وہ بادشاہ سے میل جول نہ رکھیں اور دنیاداری میں مشغول نہ ہوں، جب وہ بادشاہ سے میل جول رکھیں اور دنیا میں مشغول ہو جائیں تو انہوں نے رسولوں سے خیانت کی، پس جس عالم کی یہ حالت ہو تم اس سے اجتناب کرو''

اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی(۱/۳۸۸)

61- ((اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذٰلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ، فَذٰلِكَ حُجَّةٌ عَلَى ابْنِ آدَمَ))

''علم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ علم جو دل میں ہے یہ علم نافع ہے اور ایک وہ علم جو زبان پر ہے یہ علم ابن آدم کے خلاف حجت ہے''

کشف الخفاء(۲/۸۹)

62- ((لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الدَّارِ بَيْتُ الضِّيَافَةِ))

''ہر چیز کی ایک زکوۃ ہوتی ہے اور گھر کی زکوۃ ضیافت کا کمرہ ہے''

تاریخ ابن عساکر(۴۷/۳۴۴)

63- ((لِكُلِّ شَيْءٍ طَرِيْقٌ وَطَرِيْقُ الْجَنَّةِ الْعِلْمُ))
"ہر چیز کا ایک راستہ ہوتا ہے اور جنت کا راستہ علم ہے"

الفردوس للدیلمی(٤٩٨٩)

64- ((لِكُلِّ شَيْءٍ مِفْتَاحٌ وَمِفْتَاحُ الْجَنَّةِ حُبُّ الْمَسَاكِيْنِ وَالْفُقَرَاءِ))
"ہر چیز کی ایک چابی ہوتی ہے اور جنت کی چابی فقراء اور مساکین
سے محبت کرنا ہے"

الفردوس للدیلمی(٤٩٩٠)

65- ((لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))
"پہلوان وہ نہیں جو مقابل کو پچھاڑ دے پہلوان تو وہ ہے جو غصے
کے وقت نفس پر قابو پالے"

رواه البخاری(٥٥٢) ومسلم(٦٢٦)

66- ((مَاخَابَ مَنِ اسْتَخَارَ، وَلَانَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ، وَلَاعَالَ مَنِ اقْتَصَدَ))
"استخارہ کرنے والا نامراد نہیں ہوتا، مشورہ کرنے والا نادم نہیں ہوتا
اور میانہ روی اختیار کرنے والا تنگ دست نہیں ہوتا"

المعجم الصغیر للطبرانی(٩٨٠)

67- ((مَا عَلِمَ اللّٰهُ مِنْ عَبْدٍ نَدَامَةً عَلٰى ذَنْبٍ اِلَّا غَفَرَ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَّسْتَغْفِرَ))
"جب بھی اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کے بارے میں یہ علم ہوتا ہے کہ
اسے اپنے گناہ پر ندامت ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بخشش مانگنے
سے پہلے ہی اسے معاف کر دیتے ہیں"

کشف الخفاء(١٤٥/٢)

68- ((مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ))
"جو اللہ کے لئے محبت کرے اور اللہ کے لئے دشمنی، اللہ کے لئے عطا

کرے اور اللہ ہی کے لئے محروم رکھے، اس نے ایمان کی تکمیل کر لی''

رواہ أبو داؤد، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان ونقصانہ(٤٦٨١)

69- ((مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَآثِرُوا مَايَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى))

''جو دنیا سے محبت کرتا ہے وہ آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو آخرت سے محبت کرتا ہے وہ دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے پس تم باقی رہنے والی آخرت کو فنا ہو جانے والی دنیا پر ترجیح دو''

مستدرك الحاكم(٧٨٥٣)

70- ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

''جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ لوگ اس کے ادب میں کھڑے ہوں اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے''

مسند أحمد(٤/٩٣)

71- ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّصِلَ أَبَاهُ فِي قَبْرِهٖ فَلْيَصِلْ اِخْوَانَ أَبِيهِ مِنْ بَعْدِهٖ))

''جو شخص اپنے والد کی وفات کے بعد ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا چاہتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے باپ کے بھائیوں سے صلہ رحمی کرے''

مختار الأحادیث النبویة، رقم الحدیث:١١٢٤

72- ((مَنِ ازْدَادَ عِلْمًا وَلَمْ يَزْدَدْ فِي الدُّنْيَا زُهْدًا لَمْ يَزْدَدْ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا))

''جس کا علم زیادہ ہو لیکن دنیا سے زہد میں اضافہ نہ ہو تو یہ شخص اللہ سے دور ہی ہوتا چلا جائے گا''

مختار الأحادیث النبویة، رقم الحدیث:١١٣٨

73- ((مَنْ أَطْعَمَ مَرِيضًا شَهْوَتَهُ، أَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ))

''جس نے کسی مریض کو اس کی پسندیدہ چیز کھلائی اللہ تعالیٰ اسے

جنت کے پھل کھلائے گا‘‘

مجمع الزوائد(٥/٩٧)

74- ((مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَفْعَلَهُ))

’’جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کسی گناہ پر عار دلایا تو وہ اس وقت نہیں مرے گا جب تک اس گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے‘‘

رواه الترمذی(٢٤٢٩)

75- ((مَنْ أَكْثَرَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ))

’’جو کثرت سے استغفار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے پریشانی میں سے سہولت اور ہر تنگی میں کشادگی نکالے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا‘‘

مسند أحمد(١/٢٤٨)

76- ((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيهِ))

’’آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ غیر ضروری کاموں کو چھوڑ دے‘‘

رواه الترمذی(٢٢٣٩)

77- ((مَنْ زَهَدَ فِي الدُّنْيَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ بِلَا تَعَلُّمٍ، وَهَدَاهُ بِلَا هِدَايَةٍ، وَجَعَلَهُ بَصِيرًا وَكَشَفَ عَنْهُ الْعَمٰى))

’’جو دنیا سے زہد اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بغیر سیکھے علم عطا فرمائے گا، اور اسے بغیر اسباب ہدایت کے ہدایت عطا فرمائے گا، اسے دل کی بصیرت عطا ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس سے دل کے اندھے پن کو دور کر دے گا‘‘

حلية الأولياء(١/٧٢)

78- ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكُونَ أَقْوَى النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ))

’’جس آدمی کی یہ خواہش ہو کہ وہ سب سے قوی آدمی بن جائے

اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرے"

المستدرك للحاكم(٤/١/٣٠)

79- ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ))

"جس آدمی کی یہ خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات اور مصائب میں اس کی دعا قبول کرے اسے چاہیے کہ خوشحالی کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں کیا کرے"

رواه الترمذی(٣٣٠٤)

80- ((مَنْ يَكُنْ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ يَكُنِ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ))

"جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرنے میں لگ جاتے ہیں"

مسند الامام أحمد(٢/٩١)

81- ((اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ، فَإِذَا اسْتُشِيرَ فَلْيُشِرْ بِمَا هُوَ صَانِعٌ لِنَفْسِهِ))

"جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے پس جس سے مشورہ لیا جائے اسے چاہیے کہ وہ مشورہ دے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے"

المعجم الأوسط(٢١٩٦)

82- ((اَلنَّصْرُ مَعَ الصَّبْرِ، وَالْفَرَجُ مَعَ الْكَرْبِ، وَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا))

"مدد صبر کے ساتھ ہے، کشادگی پریشانی کے ساتھ اور ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے"

تاریخ بغداد للخطيب(١٠/٢٨٧)

83- ((نَوْمٌ عَلٰى عِلْمٍ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاةٍ عَلٰى جَهْلٍ))

"علم کے ساتھ سونا جہالت کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے"

حلية الأولياء(٤/٣٨٥)

84- ((اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا الْبَنَاءُ فَلَا خَیْرَ فِیْہِ))

''جو کچھ بھی خرچ کیا جائے وہ اللہ کے راستے میں ہوتا ہے البتہ عمارت میں خرچ کیے ہوئے مال میں کوئی خیر نہیں''

رواہ الترمذی(٢٤٠٦)

85- ((لَایَتَکَلَّفَنَّ أَحَدٌ لِضَیْفِہٖ مَالَا یَقْدِرُ عَلَیْہِ))

''کوئی اپنے مہمان کے لئے اس چیز کا تکلف نہ کرے جو اس کے پاس موجود نہ ہو''

شعب الایمان(٩٥٩٩)

86- ((یُبْصِرُ أَحَدُکُمُ الْقَذٰی فِیْ عَیْنِ أَخِیْہِ، وَیَنْسَی الْجِذْعَ فِیْ عَیْنِہٖ))

''تم اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو دیکھ لیتے ہو لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا''

حلية الاولياء(٤/٩٩)

یعنی اپنے بڑے بڑے عیوب اور بداخلاقیوں کو بھول جاتے ہو لیکن اپنے مسلمان بھائی کا چھوٹا سا گناہ بھی تمہیں بڑا معلوم ہوتا ہے۔

87- ((ھَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِکُمْ))

''کمزوروں کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے''

رواہ البخاری(٢٨٩٦)

88- ((وَیْلٌ لِمَنْ لَا یَعْلَمُ، وَوَیْلٌ لِمَنْ علم ثم لا یعمل))

''اس شخص کے لئے بھی ہلاکت ہے جو نہیں جانتا اور اور جو جانتا ہے لیکن عمل نہیں کرتا اس کے لئے بھی ہلاکت ہے''

حلية الأولياء(١/١٣١)

89- ((لَاتَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَاتَدَابَرُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا، وَلَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَّهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ))

''ایک دوسرے سے نفرت نہ کرو، باہمی حسد سے اجتناب کرو، ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بن کر رہو، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے''

أخرجه البخاری(٦٠٦٥)ومسلم(٢٥٥٩) وأبو داؤد(٤٢٦٤) والترمذی(١٨٥٨)وابن ماجه(٣٨٤٩)

90- ((لَا تُرَوِّعُوا الْمُسْلِمَ، فَإِنَّ رَوْعَةَ الْمُسْلِمِ ظُلْمٌ عَظِيْمٌ))

''مسلمان کومت ڈراؤ کیونکہ مسلمان کوڈرانا بہت بڑا ظلم ہے''

مجمع الزوائد(٢٥٣/٦)

91- ((اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلىٰ، فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَالْيَدُ السُّفْلىٰ هِيَ السَّائِلَةُ))

''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے''

أخرجه البخاری(١٤٢٨)ومسلم(١٠٣٣) وأبو داؤد(١٤٠٥) والنسائی(٢٤٨٦)

92- ((كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَلَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهٗ كَاذِبٌ))

''یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے کوئی بات کہو اور وہ تمہیں سچا سمجھتا ہو حالانکہ تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو''

رواه أبو داؤد(٤٣٢٠)

93- ((مَا كَرِهْتَ أَنْ يَّرَاهُ النَّاسُ مِنْكَ فَلَا تَفْعَلْهُ بِنَفْسِكَ إِذَا خَلَوْتَ))

''جن چیزوں کو تم لوگوں کے سامنے کرنے سے گھبراتے ہو انہیں اکیلے میں بھی نہ کرو''

صحيح ابن حبان(٤٠٣)

94- ((مَا مِنْ عَبْدٍ كَانَتْ لَهُ نِيَّةٌ فِيْ أَدَاءِ دَيْنِهِ اِلَّا كَانَ لَهُ مِنَ اللّٰهِ عَوْنٌ))

”جب تک بندہ قرض اتارنے کی نیت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اس کے شامل حال رہتی ہے“

مسند أحمد(٦/٢٣٤)

95- ((مَنْ أَرَادَ أَمْرًا فَشَاوَرَ فِيْهِ امْرَءًا مُسْلِمًا، وَفَّقَهُ اللّٰهُ لِأَرْشَدِ أُمُوْرِهِ))

”جو شخص کسی کام کا ارادہ کرے اور پھر اس کے بارے میں کسی مسلمان سے مشورہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اسے سب سے زیادہ بہتر فیصلہ کی توفیق عطا فرماتے ہیں“

الأوسط للطبراني(٨٣٣٣)

96- ((مَنْ أُصِيْبَ بِمُصِيْبَةٍ فِيْ مَالِهِ أَوْ جَسَدِهِ، وَكَتَمَهَا وَلَمْ يَشْكُهَا اِلَى النَّاسِ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَّغْفِرَ لَهُ))

”جسے اس کے مال یا جسم میں کوئی مصیبت پہنچی، اس نے اسے چھپایا اور لوگوں کے سامنے اس کی شکایت نہیں کی تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اس کی بخشش کردے“

مجمع الزوائد(٢/٣٣١)

97- ((مَنْ عَفَا عَنِ الْقُدْرَةِ، عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْعُسْرَةِ))

”جس نے قدرت کے باوجود دشمن کو معاف کردیا اللہ تعالیٰ مشکل کے دن (یوم قیامت) اسے معاف فرمائیں گے“

مجمع الزوائد(٨/١٩٠)

98- ((أَفْضَلُ الْإِيْمَانِ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ اللّٰهَ مَعَكَ حَيْثُ مَا كُنْتَ))

”ایمان کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ آپ کو یہ احساس ہو کہ جہاں کہیں بھی آپ ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے“

99- ((أَكْرِمُوا الْعُلَمَاءَ فَإِنَّهُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَآءِ، فَمَنْ أَكْرَمَهُمْ فَقَدْ أَكْرَمَ اللّٰهَ

وَرَسُوْلَهُ))

''علماء کا ادب واحترام کرو، کیونکہ وہ انبیاء کے وارث ہیں، جس نے علماء کا احترام کیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کا احترام کیا''

رواہ الخطیب فی تاریخہ(٤/٤٣٧)

100-((أَقَلُّ مَا يُوْجَدُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ دِرْهَمٌ حَلَالٌ أَوْأَخٌ يُوْثَقُ بِهِ))

''آخری زمانے میں دو چیزوں کی بہت کمی ہوگی ایک حلال درہم اور دوسرا باعتماد اور قابل بھروسہ دوست''

تاریخ ابن عساکر(٤٨/٢٢٩)

101-((إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ))

''سادگی ایمان کا حصہ ہے''

رواہ أبوداؤد، باب النهی عن کثیر من الارفاہ (٤١٦١)

102-((عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ وَمُكَفِّرَةٌ لِّلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ))

''تہجد ضرور پڑھا کرو، وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے، اس سے تمہیں اپنے رب کا قرب حاصل ہوگا، گناہ معاف ہوں گے اور گناہوں سے بچے رہو گے''

رواہ الحاکم ووافقہ الذہبی(١/٣٠٨)

103-((أَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ))

''چار چیزیں پیغمبروں کی سنتوں میں سے ہیں، حیا کا ہونا، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا''

رواہ الترمذی، باب ماجاء فی فضل التزويج والحث عليه(١٠٨٠)

104-((طُوْبٰى لِمَنْ آمَنَ بِيْ وَرَآنِيْ مَرَّةً وَطُوْبٰى لِمَنْ آمَنَ بِيْ وَلَمْ يَرَنِيْ سَبْعَ مِرَارٍ))

''جس شخص نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اس کو تو ایک بار مبارکباد، اور جس نے مجھے نہیں دیکھا اور پھر مجھ پر ایمان لایا اس کو سات بار یعنی بار بار مبارکباد''

رواه أحمد في مسنده(۳/۱۵۵)

105-((مَنْ أَحَبَّ أَنْ تَسُرَّهُ صَحِيفَتُهُ فَلْيُكْثِرْ فِيهَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ))

''جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اس کا نامہ اعمال اس کو خوش کر دے تو اسے کثرت سے استغفار کرتے رہنا چاہیے''

مجمع الزوائد(۱/۳٤۷)

106-((إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَالَا يُعْطِي عَلَى الْعَنَفِ وَمَالَا يُعْطِي عَلٰى مَاسِوَاهُ))

''اللہ تعالیٰ خود بھی نرم و مہربان ہیں اور بندوں کے لئے بھی ان کے آپس کے معاملات میں نرمی اور مہربانی کرنا ان کو پسند ہے، نرمی پر اللہ تعالیٰ جو کچھ اجر و ثواب اور مقاصد میں کامیابی عطا فرماتے ہیں وہ سختی پر عطا نہیں فرماتے بلکہ نرمی کے علاوہ کسی چیز پر بھی عطا نہیں فرماتے''

رواه مسلم، باب فضل الرفق(٦٦٠١)

107-((اَلْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ، وَيَصْبِرُ عَلٰى أَذَاهُمْ أَعْظَمُ أَجْرًا مِّنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى أَذَاهُمْ))

''وہ مومن جو لوگوں سے ملتا جلتا ہو اور ان سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کرتا ہو وہ اس مومن سے افضل ہے جو لوگوں کے ساتھ میل جول نہ رکھتا ہو اور ان سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر نہ کرتا ہو''

رواه ابن ماجه، باب الصبر على البلاء(٤٠٣٢)

108-((اَلْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِيءٌ مِّنَ الْكِبْرِ))

''سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے''

رواہ البیھقی فی شعب الایمان(٦/٤٣٣)

109-((اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی مَرِیْضٍ فَمُرْهُ أَنْ یَّدْعُوْ لَکَ فَاِنَّ دُعَاءَهٗ کَدُعَاءِ الْمَلَائِکَةِ))

''جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس سے کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح قبول ہوتی ہے''

رواہ ابن ماجه، باب ماجاء فی عیادة المریض(١٤٤١)

110-((سَابُّ الْمُسْلِمِ کَالْمُشْرِفِ عَلَی الْھَلَکَةِ))

''مسلمان کو گالی دینے والا اس شخص کی طرح ہے جو ہلاکت وبربادی کی طرف جارہا ہے''

رواہ الطبرانی فی الکبیر، الجامع الصغیر(٢/٣٨)

111-((اِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ))

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو سخت جھگڑالو ہو''

رواہ مسلم، باب فی الألد الخصم(٦٧٨)

112-((تَصَافَحُوْا یَذْھَبِ الْغِلُّ، تَھَادُوْا تَحَابُّوْا تَذْھَبِ الشَّحْنَاءُ))

''آپس میں مصافحہ کیا کرو اس سے کینہ ختم ہوجاتا ہے، آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو باہم محبت پیدا ہوتی ہے اور دشمنی دور ہوتی ہے''

الموطا للامام مالك، باب ماجاء فی المھاجرة،ص:٧٠٦

113-((اِنَّ ھٰذَا الْخَیْرَ خَزَائِنُ، وَلِتِلْکَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِیْحُ، فَطُوْبٰی لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحاً لِّلْخَیْرِ، مِغْلَاقاً لِّلشَّرِّ، وَوَیْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحاً لِّلشَّرِّ مِغْلَاقاً لِّلْخَیْرِ))

''یہ خیر یعنی دین خزانے ہیں، یعنی دین پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے لامحدود خزانوں سے فائدہ اٹھانے کا ذریعہ ہے۔ ان خزانوں کی چابیاں ہیں۔ خوش خبری ہو اس بندہ کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ بھلائی کی چابی اور برائی کا تالہ بنا دیں یعنی ہدایت کا ذریعہ بنا دیں۔ اور تباہی ہے اس بندہ کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ برائی کی چابی اور بھلائی کا تالہ بنا دیں یعنی گمراہی کا ذریعہ بنا دیں''

رواہ ابن ماجہ، باب من کان مفتاحا للخیر (۲۳۸)

114-((تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ، وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ))

''آج تم مجھ سے دین کی باتیں سنتے ہو، کل تم سے دین کی باتیں سنی جائیں گی۔ پھر ان لوگوں سے دین کی باتیں سنی جائیں گی جن لوگوں نے تم سے دین کی باتیں سنی تھیں'' (لہٰذا تم خوب دھیان سے سنو اور اس کو اپنے بعد والوں تک پہنچاؤ، پھر وہ لوگ اپنے بعد والوں تک پہنچائیں گے اور یہ سلسلہ چلتا رہے)

رواہ أبوداؤد، باب فضل نشر العلم (۳۶۵۹)

115-((اَلْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ))

''جماعت کے ساتھ مل کر رہنا رحمت ہے اور جماعت سے الگ ہونا عذاب ہے''

مجمع الزوائد (۹۲/۵)

116-((عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ، فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ))

''تم جب سفر کرو تو رات کو بھی ضرور کچھ سفر کر لیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے''

رواہ أبوداؤد، باب فی الدلجة (۲۵۷۱)

117-((اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا أَنْ

يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ))

''امیر کی بات سننا اور ماننا مسلمان پر واجب ہے ان چیزوں میں بھی جو اسے پسند ہوں اور ان چیزوں میں بھی جو اسے ناپسند ہوں مگر یہ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے، لہٰذا اگر کسی گناہ کے کرنے کا حکم دیا جائے تو اس کا ماننا اور سننا اس کے ذمہ نہیں''

رواہ احمد (۱٤۲/۲)

118-((رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا تَكَلَّمَ فَغَنِمَ أَوْ سَكَتَ فَسَلِمَ))

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائیں جو اچھی بات کر کے دنیا و آخرت میں اس کا فائدہ اٹھائے، یا خاموش رہ کر زبان کی لغزشوں سے بچ جائے''

رواہ البیھقی فی شعب الایمان(٤/۲٤۱)

119- ((اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْأَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ))

''جو تاجر تجارت کے اندر سچائی اور امانت کو اختیار کرے تو وہ قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا''

سنن الترمذی، کتاب البیوع ، باب ماجاء فی التجار وتسمیة النبی ایاھم، رقم: ۱۱۳۰

120-((آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَإِضَاعَتُهُ أَنْ تُحَدِّثَ بِهٖ غَيْرَ أَهْلِهٖ))

''علم کی آفت بھول جانا اور اس کا ضیاع نااہل کو علم سکھانا ہے''

رواہ ابن أبی شیبة (۲٦۱۳۹)

121-((آفَةُ الدِّيْنِ ثَلَاثَةٌ: فَقِيْهٌ فَاجِرٌ، وَإِمَامٌ جَائِرٌ، وَمُجْتَهِدٌ جَاهِلٌ))

''تین آدمی دین کی آفت ہیں، وہ فقیہ جو فاجر ہو، وہ بادشاہ جو ظالم ہو، وہ مجتہد جو جاہل ہو''

رواہ الدیلمی فی الفردوس(۱٤) عن ابن عباس

122-((اِبْتَغُوا الرِّفْعَةَ عِنْدَ اللّٰهِ :تَحْلُمُ عَمَّنْ جَهِلَ عَلَيْكَ، وَتُعْطِيْ مَنْ حَرَمَكَ))

''عزت ورفعت صرف اللہ کے ہاں سے تلاش کرو، اس کا طریقہ یہ ہے کہ جو تمہارے ساتھ نادانی کا معاملہ کرے اس سے بردباری سے پیش آؤ اور جو تمہیں محروم کرے اس کو عطا کرو''

رواہ ابن عدی فی الکامل(۹٦/۷) عن ابن عمر

123-((أَبْغَضُ الْعِبَادِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ كَانَ ثَوْبَاهُ خَيْرًا مِنْ عَمَلِهِ: أَنْ تَكُوْنَ ثِيَابَهُ ثِيَابُ الْأَنْبِيَاءِ وَعَمَلَهُ عَمَلُ الْجَبَّارِيْنَ))

''اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسندوہ بندہ ہے جس کے کپڑے اس کے عمل سے بہتر ہوں یعنی کپڑے تو انبیاء والے پہنے اور عمل ظالموں جیسے کرے''

رواہ الدیلمی فی الفردوس(۱٤۸۲) عن عائشہؓ

124-((اِبْنَ آدَمَ: أَطِعْ رَبَّكَ تُسَمّٰى عَاقِلًا ، وَلَا تَعْصِهِ فَتُسَمّٰى جَاهِلًا))

''اے ابن آدم! اپنے رب کی عبادت کر تا کہ تجھے عاقل وسمجھ دار کہہ دیا جائے اس کی نافرمانی نہ کر ورنہ تجھے جاہل کہہ دیا جائے گا''

حلیۃ الأولیاء(۳۰٤/٦)

125-((أَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ))

''حلال کاموں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ عمل طلاق ہے''

سنن أبی داؤد(۱۸٦۳)

126-((أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ عِشْ مَاشِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، وَأَحْبِبْ مَاشِئْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقُهُ، وَاعْمَلْ مَاشِئْتَ فَإِنَّكَ مُجْزًى بِهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامُهُ بِاللَّيْلِ، وَعِزُّهُ اِسْتِغْنَاءُهُ عَنِ النَّاسِ))

''میرے پاس جبرئیل آئے تھے اور انہوں نے کہا: اے محمد! آپ جتنا چاہیں زندہ رہ لیں ایک دن آپ کا بھی وصال ہونا، آپ جس

سے چاہیں محبت کر لیں ایک دن آپ نے اسے چھوڑنا ہے، آپ جو چاہیں عمل کر لیں آپ کو اس کا بدلہ دیا جانا ہے۔ یہ بات آپ کے علم میں ہونی چاہئے کہ مومن کی شرافت رات کے قیام میں اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیاز ہونے میں ہے"

مستدرك الحاكم(۷۹۲۱)

127-((اَتُحِبُّ اَنْ يَلِيْنَ قَلْبُكَ وَتُدْرِكَ حَاجَتَكَ: اِرْحَمِ الْيَتِيْمَ، وَامْسَحْ رَأْسَهُ، وَأَطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِكَ؛ يَلِنْ قَلْبُكَ وَتُدْرِكْ حَاجَتَكَ))

"کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم ہو اور تمہاری ضرورت پوری ہو، یتیم پر رحم کرو، اس کے سر پر ہاتھ پھیرو اور اسے اپنے کھانے میں سے کھلاؤ، تمہارا دل نرم ہوگا اور تمہاری ضرورت پوری ہوگی"

مجمع الزوائد(۸/۱۶۰)

128-((اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ))

"تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو، کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً نیکی کر لیا کرو یہ نیکی اس گناہ کو مٹا دے گی، لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ"

رواه الطبراني في المعجم الكبير(۵۳۰)

129-((اِتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ))

"اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان بھی انصاف سے کام لو"

رواه البخاری(۲۵۸۶) ومسلم(۱۶۲۳)

130-((أَحَبُّ الْأَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ))

"اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل ہے جو ہمیشہ ہو خواہ اس کی مقدار تھوڑی ہی کیوں نہ ہو"

رواه البخاری(۶۴۶۴) ومسلم(۷۸۳)

131-((أَحَبُّ بُيُوتِكُمْ إِلَى اللّٰهِ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ مُكْرَمٌ))

''تمہارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند وہ گھر ہے جس میں ایک ایسا یتیم رہتا ہو جس کا خیال رکھا جاتا ہے''

رواہ البیهقی فی شعب الایمان(۱۱۰۳۷)عن عمر

132-((أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَّا، عَسٰى أَنْ يَّكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَّا، وَأَبْغِضْ بَغِيضَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى أَنْ يَّكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَّا))

''کسی سے دوستی رکھو تو اعتدال کے ساتھ، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کسی دن وہی تمہارا دشمن بن جائے اور اگر کسی سے دشمنی رکھو تو اعتدال کے ساتھ، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہی کسی دن تمہارا دوست بن جائے''

رواہ الترمذی(۱۹۲۰)

133-((أَدِّ مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكَ تَكُنْ مِنْ أَعْبَدِ النَّاسِ، وَاجْتَنِبْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْكَ تَكُنْ مِنْ أَوْرَعِ النَّاسِ، وَارْضِ بِمَا قَسَّمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ مِّنْ أَغْنَى النَّاسِ))

''فرائض کو ادا کر تو سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا، حرام کاموں سے دور رہ تو سب سے بڑا متقی بن جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہ تو سب سے بڑا مالدار بن جائے گا''

رواہ البیهقی فی شعب الایمان(۲۱۰)

134-((إِذَا أَتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتُهُ))

''جب اللہ تعالیٰ تجھے مال عطا کرے تو اس کی نعمت اور فضل کا اثر تیرے اوپر ظاہر ہونا چاہئے''

مستدرک الحاکم(۴۰۶۳/۵)

135-((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ، وَزَهَّدَهُ فِي الدُّنْيَا، وَبَصَّرَهُ عُيُوْبَهُ))

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے خیر کا ارادہ فرمالیتا ہے تو اسے دین
کی سمجھ اور دنیا سے زہد عطا فرمادیتا ہے اور اسے اپنے عیوب نظر
آنے لگتے ہیں''

رواه البيهقي في شعب الايمان(١٠٥٣٥)

136-((إِذَا أَرَدتَّ أَنْ تَفْعَلَ أَمْرًا فَتَدَبَّرْ عَاقِبَتَهُ فَإِنْ كَانَ خَيْرًا فَامْضِ، وَإِنْ كَانَ شَرًّا فَانْتَهِ))

''جب تو کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے انجام میں غور
ضرور کرلیا کر، اگر انجام میں خیر نظر آئے تو اس کو کرتا رہ اور اگر
انجام میں شر ہو تو اس سے رک جاؤ''

رواه ابن المبارك في الزهد (٤١)

137-((إِذَا دَخَلَ الضَّيْفُ عَلَى الْقَوْمِ دَخَلَ بِرِزْقِهِ، وَإِذَا خَرَجَ خَرَجَ بِمَغْفِرَةِ ذُنُوبِهِمْ))

''جب مہمان کسی کے ہاں آتا ہے تو اپنا رزق لے کر آتا ہے اور
جب نکلتا ہے تو ان کے گناہوں کو لے کر جاتا ہے''

رواه العجلوني في كشف الخفاء(١/٩١)

138-((إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ))

''جب تجھے تیری نیکی سے خوشی ہو اور گناہ پر افسوس ہو تو یہ تیرے
مومن ہونے کی نشانی ہے''

رواه الضياء في الايمان(٢/٩٨٤)

139-((إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ))

''اگر تم میں سے کسی نے مارنا بھی ہو تو چہرے پر مت مارے''

رواه البخاري(٢٥٦٠)

باب......2

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے

سنہری اقوال

آفتاب نبوت سے براہ راست کسب فیض کرنے والے نجوم ہدایت اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کے اثر انگیز، حکمت سے بھرپور اور معنی خیز کلمات طیبات

حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

1- اللہ سے ڈرنے والا ہی (ہر خوف سے) امن میں ہوتا ہے اور (ہر شر اور مصیبت سے) محفوظ ہوتا ہے۔

الترغیب والترھیب (۱۵/٤)

2- اللہ تعالیٰ کی طرف سے (انسانوں کے ذمہ) دن میں کچھ ایسے عمل ہیں جن کو وہ رات میں قبول نہیں کرتے ہیں اور ایسے ہی اللہ کی طرف سے (انسانوں کے ذمہ) رات میں کچھ عمل ایسے ہیں جن کو وہ دن میں قبول نہیں کرتے اور جب تک فرض ادا نہ کیا جائے اس وقت تک اللہ نفل قبول نہیں فرماتے۔ دنیا میں حق کا اتباع کرنے اور حق کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے ہی قیامت کے دن اعمال کا ترازو بھاری ہوگا۔

حیاۃ الصحابۃ (۲/ ۱۵۲-۱۵٦)

- کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جہاں سختی اور تنگی کی آیت ذکر کرتے ہیں وہاں اس کے قریب ہی نرمی اور وسعت کی آیت بھی ذکر کرتے ہیں اور جہاں نرمی اور وسعت کی آیت ذکر کرتے ہیں وہاں اس کے قریب ہی سختی اور تنگی کی آیت بھی ذکر کرتے ہیں تاکہ مومن کے دل میں رغبت اور ڈر دونوں ہوں اور وہ (بے خوف ہوکر) اللہ سے ناحق تمنائیں نہ کرنے لگے اور (ناامید ہوکر) خود کو ہلاکت میں نہ ڈال لے۔

حیاۃ الصحابۃ (۲/ ٤٨٠)

4- اپنے ہر کام میں اللہ سے ڈرتے رہنا چاہئے وہ کام چھپ کر کرو یا سب کے سامنے۔ اللہ سے شرم کرتے رہنا کیونکہ وہ تمہیں اور تمہارے تمام کاموں کو دیکھتا ہے۔

تاریخ الطبری (٤/ ٢٩)

5- لوگوں کی اندر کی باتوں کو ہرگز نہ کھولنا بلکہ ان کے ظاہری اعمال پر اکتفاء کرلینا اور

اپنے کام میں پوری محنت کرنا اور دشمن سے مقابلہ کے وقت جم کر لڑنا اور بزدل نہ بننا (اور مال غنیمت میں اگر خیانت ہونے لگے تو اس) خیانت کو جلدی سے آگے بڑھ کر روک دینا۔

تاریخ الطبری (٤/ ٢٩)

6- ظاہر اور باطن میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ کیونکہ جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لئے (ہر مشکل، پریشانی اور سختی سے) نکلنے کا راستہ ضرور بنا دے گا اور اس کو وہاں سے روزی دے گا جہاں سے روزی ملنے کا گمان بھی نہ ہوگا اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کی برائیاں دور کر دے گا اور اسے بڑا اجر دے گا۔

تاریخ الطبری (٤/ ٢٩)

7- جب کوئی آدمی امیر بنتا ہے اور لوگ ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں اور یہ امیر ظالم سے مظلوم کا بدلہ نہیں لیتا ہے تو پھر ایسے امیر سے اللہ بدلہ لیتا ہے جیسے تم میں سے کسی آدمی کے پڑوسی کی بکری ظلماً پکڑ لی جاتی ہے تو سارا دن اس پڑوسی کی حمایت میں غصہ کی وجہ سے اس کی رگیں پھولی رہتی ہیں۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ بھی اپنے پڑوسی کی پوری حمایت کرتے ہیں

حیاۃ الصحابۃ (٢/ ٨٣۔٨٤)

8- جب کچھ لوگ ایسے لوگوں کے سامنے گناہ کے کام کریں جو ان سے زیادہ طاقتور اور بااثر ہوں اور وہ انہیں ان برے کاموں سے نہ روکیں تو ان سب پر اللہ تعالیٰ ایسا عذاب نازل فرمائیں گے جسے ان سے نہیں ہٹائیں گے۔

حیاۃ الصحابۃ (٢/ ٨١٠۔٨١١)

9- سب سے بڑی عقلمندی تقویٰ ہے اور سب سے بڑی حماقت فسق و فجور ہے اور جو تم لوگوں میں سب سے زیادہ طاقتور ہے (اور وہ طاقت کے زور سے کمزوروں کے حق دبا لیتا ہے) وہ میرے نزدیک کمزور ہے میں کمزور کو اس طاقتور سے اس کا حق دلوا کر رہوں گا اور جو تم میں سب سے زیادہ کمزور ہے (جس کے حق طاقتوروں نے دبا

رکھے ہیں) وہ میرے نزدیک طاقتور ہے میں اس کے حق طاقتوروں سے ضرور لے کر دوں گا۔

10- جو قوم جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ دے گی ان پر اللہ تعالیٰ فقر مسلط کر دیں گے اور جس قوم میں بے حیائی عام ہو جائے گی اللہ تعالیٰ ان سب پر مصیبت بھیجیں گے۔

حیاة الصحابة (٣/ ٤٦٠)

11- جب تک موت نے مہلت دے رکھی ہے اس وقت تک تم لوگ نیک اعمال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اس سے پہلے کہ موت آ جائے اور عمل کرنے کا موقع نہ رہے۔

اخرجه الطبراني في تاريخه (٢/ ٤٦٠) حياة الصحابة (٣/ ٤٦٣/ ٤٦٤)

12- اس قول میں کوئی خیر نہیں جس سے اللہ کی رضا مقصود نہ ہو اور اس مال میں کوئی خیر نہیں جسے اللہ کے راستہ میں خرچ نہ کیا جائے اور اس آدمی میں کوئی خیر نہیں جس کی نادانی اس کی بردباری پر غالب ہو اور اس آدمی میں کوئی خیر نہیں جو اللہ کے معاملے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت سے ڈرے۔ یعنی وہاں تو خیر اور شر کا معیار بندے کے اعمال ہیں۔

تفسير ابن كثير (٤/ ٣٤٢)

13- اللہ تعالیٰ کے اور اس کی کسی مخلوق کے درمیان کوئی ایسا نسب کا رشتہ نہیں ہے جس کی وجہ سے اللہ اسے خیر دے اور اس سے برائی کو دور کرے۔

حیاة الصحابة (٣/ ٤٦٦)

14- اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر تم تقویٰ اور پاکدامنی اختیار کرو تو تھوڑا عرصہ ہی گزرے گا کہ تمہیں پیٹ بھر کر روٹی اور گھی ملنے لگے گا۔

حیاة الصحابة (٣/ ٤٧٠)

15- اللہ سے معافی بھی مانگو اور عافیت بھی۔ کیونکہ کسی آدمی کو ایمان و یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی نعمت نہیں دی گئی یعنی سب سے بڑی نعمت تو ایمان و یقین ہے

اور اس کے بعد عافیت ہے۔

حياة الصحابة (٣/ ٤٧١)

16- سچ کو لازم پکڑے رہو کیونکہ سچ بولنے سے آدمی نیک اعمال تک پہنچ جاتا ہے۔ سچ اور نیک اعمال جنت میں لے جاتے ہیں اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ بولنے سے آدمی فسق و فجور تک پہنچ جاتا ہے اور جھوٹ اور فسق و فجور دوزخ میں لے جاتے ہیں۔

حياة الصحابة (٣/ ٤٧١)

17- صدقہ فقیر کے سامنے عاجزی سے باادب پیش کر، کیونکہ خوشدلی سے صدقہ دینا قبولیت کا نشان ہے۔

18- عبادت ایک پیشہ ہے، دکان اس کی خلوت ہے، راس المال اس کا تقویٰ ہے اور نفع اس کا جنت ہے۔

19- شرم مردوں سے خوب ہے مگر عورتوں سے خوب تر ہے۔ توبہ بوڑھے سے خوب اور جوان سے خوب تر ہے۔ سخاوت مردوں سے خوب ہے لیکن محتاج سے خوب تر ہے۔ گناہ جوان بھی اگرچہ بد ہے لیکن بوڑھے کا بدتر ہے۔

20- اللہ تعالیٰ کی عبادت کی سستی عام لوگوں سے بد ہے، لیکن عالموں اور طالب علموں سے بدتر ہے۔

21- صبح خیزی میں مرغان سحر کا سبقت لے جانا تیرے لئے باعث ندامت ہے۔

22- لوگوں سے تکلیف کو دور کر کے خود اٹھا لینا حقیقی سخاوت ہے۔

23- جاہ و عزت سے بھاگو تو عزت تمہارے پیچھے پھرے گی اور موت پر دلیر رہو تاکہ تمہیں ابدی زندگی بخشی جائے۔

24- شکر گزار مومن عافیت سے قریب تر ہے۔

25- بدبخت انسان وہ ہے جو خود تو مر جائے لیکن اس کا گناہ نہ مرے۔ یعنی کوئی بری بات جاری کر جائے، برا عمل جاری کر جائے یا بری کتاب کی اشاعت کر جائے۔

مخزنِ اخلاق، ص: ۶۶۔۶۸

حضرت عمر بن خطاب الفاروق رضی اللہ عنہ

1- جو شخص اپنا راز چھپاتا ہے وہ اپنا اختیار اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے۔

2- جس سے تم کو نفرت ہو اس سے ڈرتے رہو۔

3- آج کا کام کل پر اٹھا نہ رکھو۔

4- روپے، سر اونچا کئے بغیر نہیں رہتے جو چیز پیچھے ہٹی پھر آگے نہیں بڑھی۔

5- جو شخص برائی سے بالکل واقف نہیں، وہ برائی میں مبتلا ہوگا۔

6- جب کوئی شخص مجھ سے سوال کرتا ہے تو مجھ کو اس کی عقل کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

7- ایک مرتبہ واعظ سے خطاب کر کے فرمایا:

''لوگوں کی فکر میں تم اپنے نفس سے غافل نہ جاؤ''

8- دنیا تھوڑی سی لو تو آزادانہ بسر کر سکو گے۔

9- توبہ کی تکلیف سے گناہ کا چھوڑ دینا زیادہ آسان ہے۔

10- ہر بد دیانت پر میرے دو دارغے متعین ہیں، آب وگل۔

11- اگر صبر وشکر دو سواریاں ہوتیں تو میں اس کی نہ پرواہ کرتا کہ دونوں میں سے کس پر سوار ہوں۔

12- خدا اس شخص کا بھلا کرے جو میرے عیب میرے پاس تحفے میں بھیجتا ہے (یعنی مجھ پر میرے عیب ظاہر کرتا ہے)

13- سب سے زیادہ عاقل وہ شخص ہے جو اپنے افعال کی اچھی تاویل کر سکتا ہو۔

الفاروق از علامہ شبلی نعمانی، ص: ۴۵۵۔۴۵۱

14- سردار بننے سے پہلے دینی سمجھ حاصل کر لو۔

سنن الدارمی، المقدمة، باب فی ذهاب العلم، رقم الحدیث: ۲۵۲

15- جس طرح تم قرآن سیکھتے ہو اسی طرح علم میراث، عربی زبان اور سنتوں کو بھی سیکھو۔

سنن الدارمی، کتاب الفرائض، باب فی تعلیم الفرائض، رقم الحدیث:۲۷۲٦

16- علم کو لکھ کر محفوظ کرلو۔

سنن الدارمی، المقدمة، باب من رخص فی کتابة العلم، رقم الحدیث:٤۹۷

17- کسی بندے نے غصے کے گھونٹ سے زیادہ شیریں گھونٹ دودھ یا شہد کا کبھی نہیں پیا۔

18- معد بن عدنان کی ہیئت اختیار کرو یعنی عجم کا لباس اور ان کی ہیئت اختیار نہ کرو اور شدائد پر صبر کرو اور موٹا پہنو یعنی خوش پروری میں نہ پڑو۔

سیرۃ المصطفیٰ للکاندھلوی(۱/۷۰)

19- پیٹ بھر کر کھانے سے بچو کیونکہ یہ زندگی میں بھاری پن کا سبب ہے اور مرنے کے وقت گندگی اور عفونت ہے۔

20- جو چیز تمہیں تکلیف دیتی ہے اس سے تم کنارہ کشی اختیار کرلو۔

21- نیک آدمی کو دوست بناؤ لیکن ایسا آدمی مشکل سے ملے گا۔

22- اپنے معاملات میں ان لوگوں سے مشورہ لو جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔

حیاۃ الصحابة(۳/٥٤٤)

23- جو زیادہ ہنستا ہے اس کا رعب کم ہو جاتا ہے۔

24- جو مذاق زیادہ کرتا ہے لوگوں کی نگاہ میں وہ بے حیثیت ہو جاتا ہے۔

25- جو کسی کام کو زیادہ کرتا ہے وہ اسی کام کے ساتھ مشہور ہو جاتا ہے۔

حیاۃ الصحابة(۳/٥٤٦)

26- بہت زیادہ کھانے سے بچو کیونکہ زیادہ کھانے سے جسم خراب ہو جاتا ہے اور اس سے کئی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور نماز میں سستی آجاتی ہے، لہٰذا کھانے پینے میں میانہ روی اختیار کرو کیونکہ میانہ روی سے جسم زیادہ ٹھیک رہتا ہے اور اسراف سے

انسان زیادہ دور رہتا ہے۔

کنز العمال (۲/ ۴۷)

27- عمل میں قوت اور پختگی اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ تم آج کا کام کل پر نہ چھوڑو کیونکہ جب تم ایسا کرو گے تو تمہارے پاس بہت سارے کام جمع ہو جائیں گے پھر تمہیں پتہ نہیں چلے گا کہ کونسا کام کرو اور کونسا نہ کرو اور یوں بہت سارے کام رہ جائیں گے۔

28- اگر تمہیں دو کاموں میں اختیار دیا جائے جن میں سے ایک کام دنیا کا ہو اور دوسرا آخرت کا تو آخرت والے کام کو دنیا والے کام پر ترجیح دو کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی رہنے والی ہے۔

حیاۃ الصحابۃ(۲/ ۱۶۹)، کنز العمال(۸/ ۲۰۹)

29- جو لوگوں کے ساتھ انصاف کرتا ہے اور اس کے لئے اپنی جان پر جو مشقت جھیلنی پڑے اسے جھیلتا ہے، اسے اپنے تمام کاموں میں کامیابی ملے گی۔

30- اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی وجہ سے ذلت اٹھانا نافرمانی کی عزت کی بہ نسبت نیکی کے زیادہ قریب ہے۔

حیاۃ الصحابۃ(۳/ ۵۴۷)، کنز العمال(۸/ ۲۳۵)

31- حکمت و دانائی عمر بڑی ہونے سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ یہ تو اللہ کی دین ہے جسے اللہ چاہتے ہیں عطا فرما دیتے ہیں۔

حیاۃ الصحابۃ(۳/ ۵۴۷)، کنز العمال(۸/ ۲۳۵)

32- مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میری صبح کس حالت پر ہوتی ہے.. میری پسندیدہ حالت پر یا ناپسندیدہ حالت پر، کیونکہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ جو میں پسند کر رہا ہوں اس میں خیر ہے یا جو مجھے پسند نہیں اس میں خیر ہے۔

کنزالعمال (۲/ ۱۴۵)

33- یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ لالچ فقر کی نشانی ہے اور ناامیدی سے انسان غنی ہو جاتا

ہے.. آدمی جب کسی چیز سے ناامید ہو جاتا ہے تو آدمی کو اس کی ضرورت نہیں رہتی۔

حیاۃ الصحابۃ (۳/ ۴۹۱)

34- جب بندہ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی قدر و منزلت بڑھا دیتے ہیں اور فرماتے ہیں ''بلند ہو جا اللہ تجھے بلند کرے'' یہ اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہے لیکن لوگوں کی نگاہ میں بڑا ہوتا ہے۔

35- جب بندہ تکبر کرتا ہے اور اپنی حد سے آگے بڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے توڑ کر نیچے زمین پر گرا دیتے ہیں اور فرماتے ہیں دور ہو جا اللہ تجھے دور کرے اور یہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے لیکن لوگوں کی نگاہ میں حقیر ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ ان کے نزدیک سور سے بھی زیادہ حقیر ہو جاتا ہے۔

کنز العمال (۲/ ۱۴۳)

36- ہم تو سب سے زیادہ ذلیل قوم تھے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے ذریعہ عزت عطا فرمائی، اب جس اسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت عطا فرمائی ہے ہم جب بھی اس کے علاوہ کسی اور چیز سے عزت حاصل کرنا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ذلیل کر دیں گے۔

حیاۃ الصحابۃ(۳/ ۷۳۶)

37- تین باتوں سے اسلام منہدم ہوتا ہے:

1- عالم کی لغزش

2- منافق جو کتاب اللہ کے ذریعہ جھگڑا قائم کرے

3- گمراہ حکام کے فیصلے

السنن للدارمی، المقدمۃ، باب فی کراھیۃ أخذ الرأی برقم الحدیث: ۲۱۶، (۱/ ۷۴)

حضرت سعید بن میسّب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے لئے اٹھارہ باتیں مقرر کیں جو سب کی سب حکمت و دانائی کی باتیں تھیں۔

انہوں نے فرمایا:

1- جو تمہارے بارے میں اللہ کی نافرمانی کرے تم اسے اس جیسی اور کوئی سزا نہیں دے سکتے کہ تم اس کے بارے میں اللہ کی اطاعت کرو۔

2- اپنے بھائی کی بات کو کسی اچھے رخ کی طرف لے جانے کی پوری کوشش کرو۔ ہاں اگر وہ بات ہی ایسی ہو کہ اسے اچھے رخ کی طرف لے جانے کی تم کوئی صورت نہ بنا سکو تو اور بات ہے۔

3- مسلمان کی زبان سے جو بول بھی نکلا ہے اور تم اس کا کوئی بھی خیر کا مطلب نکال سکتے ہو تو اس سے برے مطلب کا گمان مت کرو۔

4- جو آدمی خود ایسے کام کرتا ہے جس سے دوسروں کو بدگمانی کا موقع ملے تو وہ اپنے سے بدگمانی کرنے والے کو ہرگز ملامت نہ کرے۔

5- جو اپنے راز کو چھپائے گا اختیار اس کے ہاتھ میں رہے گا۔

6- سچے بھائیوں کے ساتھ رہنے کو لازم پکڑو۔ ان کے سایہ خیر میں زندگی گزارو کیونکہ وسعت اور اچھے حالات میں وہ لوگ تمہارے لئے زینت کا ذریعہ اور مصیبت میں حفاظت کا سامان ہوں گے۔

7- ہمیشہ سچ بولو، چاہے سچ بولنے سے جان ہی چلی جائے۔

8- بے فائدہ اور بیکار کاموں میں نہ لگو۔

9- جو بات ابھی پیش نہیں آئی اس کے بارے میں مت پوچھو کیونکہ جو پیش آ چکا ہے اس کے تقاضوں سے ہی کہاں فرصت مل سکتی ہے۔

10- اپنی حاجت اس کے پاس نہ لے جاؤ جو یہ نہیں چاہتا کہ تم اس میں کامیاب ہو جاؤ۔

11- جھوٹی قسم کو ہلکا نہ سمجھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کر دیں گے۔

12- بدکاروں کے ساتھ نہ رہو ورنہ تم ان سے بدکاری سیکھ لو گے۔

13- اپنے دشمن سے الگ رہو۔

14- اپنے دوست سے بھی چوکنے رہو لیکن اگر وہ امانتدار ہے تو پھر اس کی ضرورت نہیں اور امانتدار صرف وہی ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہو۔

15- قبرستان میں جا کر خشوع اختیار کرو۔

16- جب اللہ کی فرمانبرداری کا کام کرو تو عاجزی اور تواضع اختیار کرو۔

17- جب اللہ کی نافرمانی ہو جائے تو اللہ کی پناہ چاہو۔

18- اپنے تمام امور میں ان لوگوں سے مشورہ کیا کرو جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾

الفاطر: ۲۸

''خدا سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو اس کی عظمت کا علم رکھتے ہیں''

كنز العمال(۸/۱۳۵)، حياة الصحابة(۳/۵۴۵)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''اس امر خلافت کا ذمہ دار اس شخص کو ہی بننا چاہیے جس میں یہ چار خوبیاں پائی جاتی ہوں:

1- نرمی ہو لیکن کمزوری نہ ہو۔

2- مضبوطی ہو لیکن درشتی نہ ہو۔

3- احتیاط سے خرچ کرتا ہو لیکن کنجوس نہ ہو۔

4- سخی ہو لیکن فضول خرچی نہ ہو۔

اگر اس میں ان میں سے ایک خوبی بھی نہ ہوئی تو باقی تینوں خوبیاں بیکار ہو جائیں گی۔

حياة الصحابة (۲/۵۷)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

1- دل کا غنا آدمی کو غنی بنا دیتا ہے حتی کہ اسے بڑے مرتبے والا بنا دیتا ہے۔ اگر چہ یہ غنا اسے اتنا نقصان پہنچائے کہ فقر اسے ستانے لگے۔

2- اگر تمہیں کوئی مشکل پیش آئے تو تم اس پر صبر کرو کیونکہ ہر مشکل کے بعد آسانی ضرور آتی ہے۔

3- جو زمانہ کی سختیاں برداشت نہیں کرتا اسے کبھی غم خواری کے مزے کا پتہ نہیں چل سکتا۔ زمانے کے حوادث پر ہی اللہ تعالیٰ نے سب کچھ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ (۱۳۳/۲)

4- اگر ہمارے دل پاک ہوتے تو ہم اپنے رب کے کلام سے کبھی سیر نہ ہوتے اور مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میری زندگی میں کوئی دن ایسا آئے جس میں، میں دیکھ کر قرآن نہ پڑھوں۔

5- دنیا سرسبز وشاداب ہے اور تمام لوگوں کے دلوں میں اس کی رغبت رکھ دی گئی ہے اور بہت لوگ اس کی طرف مائل ہو چکے ہیں، لہٰذا تم دنیا کی طرف مت جھکو اور اس پر بھروسہ نہ کرو یہ بھروسے کے قابل نہیں اور یہ اچھی طرح سمجھ لو کہ یہ دنیا صرف اسے چھوڑتی ہے جو اسے چھوڑ دے۔

تاریخ الطبری (۴٦/۳)

6- اے ابن آدم! جان لو کہ اگر تم اپنے بارے میں غفلت میں پڑ گئے اور تم نے موت کی تیاری نہ کی تو تمہارے لئے کوئی اور تیاری نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات ضرور ہونی ہے، اس لئے اپنے لئے نیک اعمال لے لو اور یہ کام دوسروں پر نہ چھوڑو۔

حیاۃ الصحابۃ (۱۹۵/۳)

7- یقین رکھو کہ جس کے ساتھ اللہ ہوگا وہ کسی چیز سے نہیں ڈرے گا اور اللہ جس کے خلاف ہوگا وہ اللہ کے علاوہ اور کسی سے مدد کی کیا امید کر سکتا ہے۔

حیاۃ الصحابة (٣/ ٤٨٥)

8- چھوٹی عمر کے غلام کو کما کر لانے کا مکلّف نہ بناؤ کیونکہ اگر تم اسے کمانے کا مکلف بناؤ گے تو وہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے کما نہیں سکے گا اس لئے چوری شروع کر دے گا۔ ایسے ہی جو باندی کوئی کام یا ہنر نہ جانتی ہو اسے بھی کما کر لانے کا مکلّف نہ بناؤ کیونکہ اگر تم اسے کما کر لانے کا مکلّف بناؤ گے تو اسے کوئی کام اور ہنر تو آتا نہیں اس لئے وہ اپنی شرم گاہ کے ذریعہ یعنی زنا کے ذریعہ کمانے لگ جائے گی۔

حیاۃ الصحابة (٣/ ٤٩٦)

9- ضائع ہے وہ عالم جس سے علم کی بات نہ پوچھیں، وہ ہتھیار جس کو استعمال نہ کیا جائے، وہ مال جو کارِ خیر میں خرچ نہ کیا جائے، وہ علم جس پر عمل نہ کیا جائے، وہ مسجد جس میں نماز نہ پڑھی جائے، وہ نماز جو مسجد میں نہ پڑھی جائے، وہ اچھی رائے جس کو قبول نہ کیا جائے، وہ مصحف جس کی تلاوت نہ کی جائے، وہ زاہد جو خواہش دنیا دل میں رکھے، وہ لمبی عمر جس میں آخرت کا توشہ نہ لیا جائے۔

10- بعض اوقات جرم معاف کرنا مجرم کو زیادہ خطرناک بنا دیتا ہے۔

11- دنیا ہر وہ کام ہے جس سے آخرت مقصود نہ ہو۔

12- زبان کی لغزش پاؤں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔

13- اگر تو گناہ پر آمادہ ہے تو کوئی ایسا مقام تلاش کر جہاں اللہ تعالیٰ نہ ہو۔

14- ترغیب دلانے کی نیت سے علانیہ صدقہ دینا خفیہ سے بہتر ہے۔

15- امراء کی تعریف کرنے سے بچ کہ ظالم کی تعریف سے غضب الٰہی نازل ہوتا ہے۔

16- تلوار کا زخم جسم پر ہوتا ہے اور بری گفتار کا روح پر۔

مخزنِ اخلاق ص: ۸۳-۸۴

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

1- ہر انسان کی قیمت اس کام سے لگائی جاتی ہے جس کو وہ (دوسروں کے مقابلہ میں اور اپنے دوسرے کاموں کے مقابلہ میں) بہتر طریقہ پر انجام دیتا ہے، (انسان کی قیمت اس کے خاص ہنر سے لگائی جاتی ہے)

2- لوگوں سے ان کی ذہنی سطح اور فہم کے مطابق بات کرو کیا تمہیں پسند ہے کہ کوئی (اپنے فہم اور ادراک سے بالا ہونے کی وجہ سے) اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلائے۔

3- ایک شریف آدمی اس وقت بے قابو ہوتا ہے، جب بھوکا ہو اور ایک پست فطرت انسان اس وقت بے قابو اور جامہ سے باہر ہوتا ہے، جب شکم سیر ہو (اس کو کسی کی ضرورت نہ ہو)

4- ان دلوں کو بھی آرام دو، ان کے لئے حکمت آمیز لطیفے تلاش کرو، کیونکہ جسموں کی طرح دل بھی تھکتے اور اکتا جایا کرتے ہیں۔

5- نفس خواہشات کو ترجیح دیتا ہے، سہل اور سست راہ اختیار کرتا ہے، تفریحات کی طرف لپکتا ہے، برائیوں پر ابھارتا ہے، بدی اس کے اندر جاگزیں رہتی ہے، راحت پسند ہے، کام چور ہے، اگر اس کو مجبور کرو گے، تو لاغر ہو جائے گا، اور اگر چھوڑ دو گے تو ہلاک ہو جائے گا۔

6- خبردار ہوشیار! اللہ کے سوا قطعاً تم میں سے کوئی کسی سے امید نہ قائم کرے، اپنے گناہوں کے سوا کسی بات سے نہ ڈرے، اگر کوئی چیز نہ آتی ہو تو سیکھنے سے شرم نہ محسوس کرے، اور اگر اس سے کوئی ایسی بات دریافت کی جائے جس کو نہ جانتا ہو تو کہہ دے مجھے معلوم نہیں۔

7- غربت ذہانت کو کند کر دیتی ہے، ایک غریب آدمی اپنے وطن میں رہ کر بھی پردیسی ہوتا ہے۔

8- ناکارگی آفت ہے، صبر بہادری ہے، زہد خزانہ ہے، خوف خدا ڈھال ہے۔

9- اخلاق وآداب ایسے جوڑے ہیں جو بار بار نئے نئے پہنے جاتے ہیں، ذہن ایک صاف وشفاف آئینہ ہے۔

10- جب کسی کا اقبال ہوتا ہے تو دوسروں کی خوبیاں بھی اس سے منسوب کر دی جاتی ہیں، اور جب زوال آتا ہے تو اس سے اس کی ذاتی خوبیوں کا بھی انکار کر دیا جاتا ہے۔

11- جب کوئی بات آدمی دل میں پوشیدہ رکھتا ہے تو زبان سے اس کے اشارے مل جاتے ہیں، چہرہ کے اتار چڑھاؤ سے معلوم ہوتا ہے۔

12- کسی دوسرے کے غلام مت بنو، جب کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو آزاد پیدا کیا ہے۔

13- جھوٹی تمناؤں پر بھروسہ کرنے سے بچتے رہو تمنائیں بیوقوفوں کا سرمایہ ہیں۔

14- تم کو بتاؤں کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ وہ جو بندگان خدا کو معصیت کی باتیں حسین بنا کر نہ دکھائے، اور خدا کی کارروائی سے بے خطر نہ رکھے، اور اس کی رحمت سے مایوس بھی نہ کرے۔

15- لوگ محو خواب ہیں جب مریں گے تو ہوش آجائے گا۔

16- لوگ جن باتوں کو نہیں جانتے ان کے دشمن ہو جاتے ہیں۔

17- لوگ اپنے آباء واجداد سے زیادہ اپنے زمانہ کے مشابہ ہوتے ہیں (یعنی لوگوں پر وقت اور ماحول کا اثر زیادہ پڑتا ہے)

18- انسان اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے (یعنی جب تک آدمی بولے نہیں اس کی علمیت اور حقیقت پوشیدہ رہتی ہے)

19- جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس کے لئے کوئی بڑا خطرہ یا دھوکہ کا اندیشہ نہیں۔

20- کبھی زبان سے نکلا ہوا ایک لفظ نعمتوں کو چھین لیتا ہے۔

المرتضیٰ از مولانا ابوالحسن علی ندوی، ص: ۲۸۶۔۲۹۱

21- آپ اپنے یقین کو شک نہ بنائیں (یعنی روزی کا ملنا یقینی ہے اس کی تلاش میں اس طرح اور اتنا نہ لگیں کہ گویا آپ کو اس میں کچھ شک ہے) اور اپنے علم کو جہالت نہ بنائیں (جو علم پر عمل نہیں کرتا وہ اور جاہل دونوں برابر ہوتے ہیں) اور اپنے گمان کو حق نہ سمجھیں (یعنی آپ اپنی رائے کو وحی کی طرح حق نہ سمجھیں) اور یہ بات آپ جان لیں کہ آپ کی دنیا تو صرف اتنی ہے جو آپ کو ملی اور آپ نے اسے آگے چلا دیا یا تقسیم کر کے برابر کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا۔

کنز العمال(۸/۲۲۱)

22- خیر یہ نہیں ہے کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد زیادہ ہو جائے بلکہ خیر یہ ہے کہ تمہارا علم زیادہ ہو اور تمہاری بردباری کی صفت بڑی ہو اور اپنے رب کی عبادت میں تم لوگوں سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔

23- اگر تم سے نیکی کا کام ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرو اور اگر برائی کا کام ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو۔

24- دنیا میں صرف دو آدمیوں کے لئے خیر ہے ایک تو وہ آدمی جس سے کوئی گناہ ہو گیا اور پھر اس نے توبہ کر کے اس کی تلافی کر لی دوسرا وہ آدمی جو نیک کاموں میں جلدی کرتا ہو۔

25- جو عمل تقویٰ کے ساتھ ہو وہ کم شمار نہیں ہو سکتا کیونکہ جو عمل اللہ کے ہاں قبول ہو وہ کیسے کم شمار ہو سکتا ہے۔ (کیونکہ قرآن میں ہے کہ اللہ متقیوں کے عمل کو قبول فرماتے ہیں)

مذکورہ اقوال کے لئے دیکھئے: حلیۃ الاولیاء(۱/۷۵)

26- سب سے بڑی مالداری عقلمندی ہے یعنی مال سے بھی زیادہ کام آنے والی چیز عقل اور سمجھ ہے اور سب سے بڑی فقیری حماقت اور بے وقوفی ہے۔ سب سے زیادہ وحشت کی چیز اور سب سے بڑی تنہائی عجب اور خود پسندی ہے اور سب سے زیادہ بڑائی اچھے اخلاق ہیں۔

27- بے وقوف کی دوستی سے بچنا کیونکہ وہ فائدہ پہنچاتے پہنچاتے تمہارا نقصان کر دے گا اور جھوٹے کی دوستی سے بچنا کیونکہ جو تم سے دور ہے یعنی تمہارا دشمن ہے اسے تمہارے قریب کر دے گا اور جو تمہارے قریب ہے یعنی تمہارا دوست ہے اسے تم سے دور کر دے گا (یا وہ دور والی چیز کو نزدیک اور نزدیک والی چیز کو دور بتائے گا اور تمہارا نقصان کر دے گا) اور کنجوس کی دوستی سے بھی بچنا کیونکہ جب تمہیں اس کی سخت ضرورت ہوگی وہ اس وقت تم سے دور ہو جائے گا اور بدکار کی دوستی سے بچنا کیونکہ وہ تمہیں معمولی سی چیز کے بدلے میں بیچ دے گا۔

حیاہ الصحابة(٣/٥٤٩)

28- توفیق خداوندی سب سے بہترین قائد ہے اور اچھے اخلاق بہترین ساتھی ہیں عقلمندی بہترین مصاحب ہے حسن ادب بہترین میراث ہے اور عجب وخود پسندی سے زیادہ سخت تنہائی اور وحشت والی کوئی چیز نہیں۔

حیاة الصحابة(٣/٥٤٩)

29- اسے مت دیکھو کہ کون بات کر رہا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ کیا بات کہہ رہا ہے۔

30- ہر بھائی چارہ ختم ہو جاتا ہے صرف وہی بھائی چارہ باقی رہتا ہے جو لالچ کے بغیر ہو۔

حیاة الصحابة(٣/٥٤٩)

31- اللہ کی قسم! اہل حق کا اکٹھا ہونا ہی اصل میں اکٹھا ہونا ہے چاہے وہ تعداد میں کم ہوں اور اہل باطل کا اکٹھا ہونا حقیقت میں بکھر جانا ہے چاہے وہ مقدار میں زیادہ ہوں۔

حیاة الصحابة (٢/ ٢٠) کنزالعمال (١/ ٦٩)

32- بیشک مومن تو ایسے لوگ ہیں کہ ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں اگرچہ ان کے وطن اور جسم دور ہوں اور منافقین ایسے لوگ ہیں جو ایک دوسرے کو دھوکہ دینے والے ہوتے ہیں

کنزالعمال (٣/ ١٤١)

33- میں کسی مسلمان کی ایک ضرورت پوری کر دوں یہ مجھے زمین بھر سونا چاندی ملنے سے

زیادہ محبوب ہے۔

کنزالعمال (۳/۳۱۷)

34- تواضع کی بنیاد تین چیزیں ہیں۔ آدمی کو جو بھی ملے اسے سلام میں پہل کرے اور مجلس کی اچھی جگہ کے بجائے ادنیٰ جگہ میں بیٹھنے پر راضی ہو جائے اور دکھاوے اور شہرت کو برا سمجھے۔ کنزالعمال (۲/۱۴۳)

35- جو آدمی بھی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اور یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ جو حالت بھی اس کے لئے پسند فرماتے ہیں وہ خیر ہی ہے تو وہ اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی حالت کے علاوہ کسی اور حالت کی کبھی تمنا نہ کرے گا اور یہ کیفیت رضا بر قضا کے مقام کا آخری درجہ ہے۔ (کنزالعمال (۲/ ۱۴۵)

36- جو اللہ کے فیصلہ پر راضی ہوگا تو اللہ نے جو فیصلہ کیا ہے وہ تو ہو کر رہے گا لیکن اسے (اس پر راضی ہونے کی وجہ سے) اجر ملے گا اور جو اس پر راضی نہ ہوگا تو بھی اللہ کا فیصلہ ہو کر رہے گا لیکن اس کے نیک عمل ضائع ہو جائیں گے۔

کنزالعمال (۲/ ۱۴۵)

37- جہاد کی تین قسمیں ہیں ایک ہاتھ سے جہاد کرنا دوسرا زبان سے جہاد کرنا تیسرا دل سے جہاد کرنا۔ سب سے پہلے ہاتھ والا جہاد ختم ہوگا، پھر زبان والا ختم ہوگا پھر دل والا۔ جب دل کی یہ کیفیت ہو جائے کہ وہ نیکی کو نیکی نہ سمجھے اور برائی کو برائی نہ سمجھے تو اسے اوندھا کر دیا جاتا ہے یعنی اس کے اوپر والے حصے کو نیچے کر دیا جاتا ہے (پھر خیر اور نیکی کا جذبہ اس میں نہیں رہتا)

حیاۃ الصحابۃ (۲/ ۸۱۲)

38- زبان سارے بدن کی اصلاح کی بنیاد ہے جب زبان ٹھیک ہو جائے تو سارے اعضاء ٹھیک ہو جاتے ہیں اور جب زبان بے قابو ہو جاتی ہے تو تمام اعضاء بے قابو ہو جاتے ہیں۔

حیاۃ الصحابۃ (۲/ ۷۹۷)

39- اپنا بھید اپنے تک محفوظ رکھو اور کسی پر ظاہر نہ کرو کیونکہ ہر خیر خواہ کے لئے کوئی نہ کوئی خیر خواہ ہوتا ہے۔

حياة الصحابة (٢/ ٧٩٧)

40- میں نے گمراہ انسانوں کو دیکھا ہے کہ وہ کسی آدمی کو بے داغ صحیح نہیں رہنے دیتے۔

حياة الصحابة (٢/ ٧٩٧)

41- جیسے تم خوف کے وقت عمل کرتے ہو ایسے ہی دوسرے اوقات میں بھی شوق اور رغبت سے عمل کیا کرو۔

42- میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی جو جنت جیسی ہو اور پھر بھی اس کا طالب سویا ہوا ہو اور نہ ہی ایسی کوئی چیز دیکھی جو جہنم جیسی ہو اور پھر بھی اس سے بھاگنے والا سوتا رہے۔

43- غور سے سنو! جو حق سے نفع نہیں اٹھاتا اسے باطل ضرور نقصان پہنچاتا ہے۔

44- جسے ہدایت سیدھے راستے پر نہ چلا سکی، اسے گمراہی سیدھے راستہ سے ضرور ہٹا دے گی۔

مذکورہ اقوال کے لئے دیکھیے: البداية و النهاية (٨/ ٧)

45- جو جان بوجھ کر محتاج بنتا ہے وہ محتاج ہو ہی جاتا ہے۔

46- جو بلا اور آزمائش کے لئے تیاری نہیں کرتا جب اس پر آزمائش آتی ہے تو وہ صبر نہیں کرسکتا۔

47- جو کسی سے مشورہ نہیں کرتا اسے ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔

48- آدمی کو سیکھنے میں حیا نہیں کرنی چاہئے اور جس آدمی سے ایسی بات پوچھی جائے جسے وہ نہیں جانتا تو اسے یہ کہنے میں حیا نہیں کرنی چاہئے کہ میں نہیں جانتا۔

مذکورہ اقوال کے لئے دیکھیے: كنز العمال (٨/ ٢١٨)

49- علم مال سے بہتر ہے، علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور مال کی حفاظت تمہیں کرنی پڑتی ہے۔ علم عمل کرنے سے بڑھتا ہے اور مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے۔ عالم کی

محبت دین ہے جس کا اللہ کے ہاں سے بدلہ ملے گا۔ علم کی وجہ سے عالم کی زندگی میں اس کی بات مانی جاتی ہے اور اس کے مرنے کے بعد اس کا اچھائی سے تذکرہ کیا جاتا ہے۔

حیاۃ الصحابۃ (۳/ ۱۸۰۔۱۸۱)

50- حقیقی عالم ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے نا امید نہ کرے اور نہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی انہیں کھلی چھٹی دے اور نہ انہیں اللہ کی پکڑ سے بے خوف اور بے فکر ہونے دے اور نہ قرآن کے علاوہ کسی اور چیز میں ایسا لگے کہ قرآن چھوٹ جائے۔

حیاۃ الصحابۃ (۳/ ۲۳۷)

51- اس عبادت میں خیر نہیں ہے جس میں دینی علم نہ ہو اور اس دینی علم میں خیر نہیں ہے جسے آدمی سمجھا نہ ہو یا جس کے ساتھ پرہیز گاری نہ ہو اور قرآن کی اس تلاوت میں کوئی خیر نہیں جس میں انسان قرآن کے معنی اور مطلب میں غور و فکر نہ کرے۔

حیاۃ الصحابۃ (۳/ ۲۳۷)

52- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استاد کے آداب کو ان الفاظ کے ساتھ بیان فرمایا:

۱۔ تمہارے استاد کا یہ حق ہے کہ تم اس سے سوال زیادہ نہ کرو اور اسے جواب دینے کی مشقت میں نہ ڈالو یعنی اسے مجبور نہ کرو۔

۲۔ جب وہ تم سے منہ دوسری طرف پھیر لے تو پھر اس پر اصرار نہ کرو اور جب وہ تھک جائے تو اس کے کپڑے نہ پکڑو اور نہ ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کرو اور نہ آنکھوں سے۔

۳۔ اس کی لغزشیں تلاش نہ کرو اور اگر اس سے کوئی لغزش ہو جائے تو تم اس کے لغزش سے رجوع کا انتظار کرو اور جب وہ رجوع کر لے تو تم اسے قبول کر لو۔

۴۔ اپنے استاد سے یہ نہ کہو کہ فلاں نے آپ کی بات کے خلاف بات کہی ہے۔

۵۔ اس کے کسی راز کا افشاء نہ کرو۔

۶۔ اس کے پاس کسی کی غیبت نہ کرو اس کے سامنے اور اس کے پیٹھ پیچھے دونوں

حالتوں میں اس کے حق کا خیال کرو۔

۷۔ تمام لوگوں کو سلام کرو لیکن اسے بھی خاص طور سے کرو۔

۸۔ اس کے سامنے بیٹھو اگر اسے کوئی ضرورت ہو تو دوسروں سے آگے بڑھ کر اس کی خدمت کرو۔

۹۔ اس کے پاس جتنا وقت بھی تمہارا گزر جائے تنگدل نہ ہونا کیونکہ یہ عالم کھجور کے درخت کی طرح ہے جس سے ہر وقت کسی نہ کسی فائدے کے حصول کا انتظار رہتا ہے، یہ عالم اس روزہ دار کے درجہ میں ہے جو اللہ کے راستہ میں جہاد کر رہا ہو جب ایسا عالم مر جاتا ہے تو اسلام میں ایسا شگاف پڑ جاتا ہے جو قیامت تک پر نہیں ہوسکتا۔

حیاۃ الصحابۃ (۳/ ۲۳۸)

53- ((**الأیام صحائف أعمارکم فخلدوها صالح أعمالک**))

"یہ ایام تمہاری عمروں کے صحیفے ہیں، اچھے اعمال سے ان کو دوام بخشو"

متاع وقت اور کاروان علم ص:۵۵

54- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مجھے جتنا فائدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس خط سے ہوا اتنا فائدہ اور کسی چیز سے نہیں ہوا۔ آپ نے میری طرف خط میں لکھا تھا:

"اما بعد! یہ بات شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ آدمی کو اس چیز کے حاصل کرنے سے خوشی ہوتی ہے جو کبھی اس سے ضائع نہ ہو اور آدمی اس چیز کے ضائع ہونے پر غمگین اور نادم ہوتا ہے جس کا حاصل کرنا اس کے لئے ممکن نہیں۔ پس آپ کی خوشی ہمیشہ آخرت کی چیزوں کے حصول اور آپ کا غم آخرت کی چیزوں سے محرومی سے وابستہ ہونا چاہئے، دنیا کی کوئی چیز ضائع ہو جائے تو افسوس مت کرنا اور اگر دنیا کی کوئی چیز مل جائے تو خوشی کی وجہ سے تکبر اور

خود پسندی کا شکار مت ہونا، تمہارے زیر نظر آخرت کی زندگی ہی ہونی چاہیے''

نفحة العرب، ص: ١٣١

55- کچھ لوگ اللہ کی عبادت جنت کی رغبت اور لالچ کی وجہ سے کرتے ہیں...... **فتلک عبادة التجار** ...... یہ تاجروں والی عبادت ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو خوف اور ڈر کی وجہ سے اللہ کی عبادت میں مصروف نظر آتے ہیں...... **فتلک عبادة العبید** ...... یہ غلاموں والی عبادت ہے۔ اور اللہ کی مخلوق میں کچھ ایسے بلند ہمت لوگ بھی ہیں جو اللہ کی عبادت جنت کی لالچ اور جہنم کے خوف سے بے نیاز ہو کر صرف اور صرف اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے کرتے ہیں...... **فتلک عبادة الاحرار** ...... یہ آزاد اور بلند حوصلہ لوگوں کی عبادت ہے۔

مرقاة المفاتیح (١٤٢/٣)

56- جس شخص کی زبان اس پر حاکم بن جائے وہ ذلیل ہو کر رہتا ہے۔

57- عقل مند کا سینہ اس کے رازوں کا صندوق ہوتا ہے۔

نهج البلاغة، الجزء الرابع، ص: ٥٣٩

58- انسان پر تعجب کرو جو چکنائی سے بنی ہوئی چیز (آنکھ) سے دیکھتا ہے، گوشت (زبان) سے بولتا ہے، ہڈی (کان) سے سنتا ہے اور ایک خالی جگہ (ناک) سے سونگھتا ہے۔

59- جب دنیا کسی کی طرف متوجہ ہوتی ہے تو دوسروں کی خوبیاں بھی اسے مل جاتی ہیں اور جب کسی سے رخ پھیرتی ہے تو اس کی خوبیوں سے بھی اسے محروم کر دیتی ہے۔

60- لوگوں کے ساتھ ایسا طرز زندگی اختیار کرو کہ تمہارے مرنے پر وہ آبدیدہ ہو جائیں اور تمہاری زندگی میں وہ تمہارے ہم نشین رہیں۔

61- سب سے کمزور آدمی وہ ہے جو لوگوں کو دوست نہ بنا سکے اور اس سے بھی کمزور وہ شخص ہے جو لوگوں کو دوست بنانے کے بعد ضائع کر دے۔

62- جس کے قریبی لوگ اس کی قدر نہیں کرتے تو دور والے اس کی توقیر و تعظیم میں لگ جاتے ہیں۔

نھج البلاغة، الجزء الرابع، ص: ٥٤٠

63- ہیبت و خوف سے ناکامی اور حد سے زیادہ حیاء کرنے سے محرومی ملتی ہے۔

64- مواقع بادلوں کی طرح آتے جاتے رہتے ہیں پس اگر کسی خیر کا موقع مل جائے تو اسے ضائع مت کرو۔

65- اے ابن آدم! تو دیکھ رہا ہے کہ تیرا رب تجھ پر ہر آن ہر گھڑی نعمتیں برسا رہا ہے جبکہ تو اس کی معصیت پر ڈٹا ہوا ہے، ان نعمتوں کو دیکھ کر تجھے گناہوں سے باز آ جانا چاہئے۔

66- جب کوئی کسی بات کو چھپاتا ہے تو وہ اس کی زبان کی لغزشوں اور چہرے کے خدوخال سے ظاہر ہو جاتی ہے۔

67- جب تک بیماری کے ساتھ کام کرنا ممکن ہو کرتے رہو۔

68- سب سے افضل زہد، زہد کو چھپانا ہے۔

نھج البلاغة، الجزء الرابع، ص: ٥٤٢

69- سب سے بڑی مال داری امید کو خیرباد کہنا ہے۔

70- جس کی امید لمبی ہو گی اس کا عمل خراب ہو جائے گا۔

نھج البلاغة، الجزء الرابع، ص: ٥٤٥

71- اگر نفلی عبادت فرائض میں نقصان کا سبب بن رہی ہوں تو ایسے نوافل سے ثواب حاصل نہ ہو گا۔

نھج البلاغة، الجزء الرابع، ص: ٥٤٦

72- وہ گناہ جو آپ کو غمگین کر دے اس نیکی سے بہتر ہے جو آپ کو عجب اور خود پسندی میں مبتلا کر دے۔

نھج البلاغة، الجزء الرابع، ص: ٥٤٧

73- سخاوت تو وہ ہے جو بن مانگے عطا کیا جائے، جو چیز مانگ کر دی جائے وہ حیاء اور شرمندگی سے بچنے کے لئے ہے۔

74- عقل جیسی مالداری نہیں، جہالت جیسی ناداری نہیں، ادب جیسی میراث کوئی نہیں اور مشورہ جیسی دانش مندی کوئی نہیں۔

75- صبر دو طرح کا ہوتا ہے، ایک وہ صبر جو کسی ناگوار صورت کے پیش آنے پر کیا جائے اور دوسرا وہ صبر جو کسی محبوب چیز سے محرومی پر کیا جائے۔

نهج البلاغة،الجزء الرابع،ص:٥٤٨

76- مال تمام شہوات کا مادہ اور بنیاد ہے۔

77- زبان ایک درندہ ہے، اگر اسے آزاد چھوڑ دیا جائے تو ہلاک کر دے گا۔

نهج البلاغة،الجزء الرابع،ص:٥٤٨

78- محبوب لوگوں کو کھو دینا انسان کو وطن میں بھی پردیسی بنا دیتا ہے۔

79- جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو کلام کم ہو جاتا ہے۔

نهج البلاغة،الجزء الرابع،ص:٥٤٩

80- مجھے اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہو بیٹھا ہے حالانکہ اس کے پاس استغفار موجود ہے، جس کے ذریعے وہ اپنے گناہوں کو معاف کروا سکتا ہے۔

81- جو شخص اپنے اور اللہ تعالیٰ کے تعلق کو درست کر لے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور لوگوں کے تعلق کو درست کر دے گا۔ جو شخص آخرت کے معاملہ کو درست کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کے معاملہ کی اصلاح فرما دے گا۔

نهج البلاغة،الجزء الرابع،ص:٥٥٢

82- کامیاب فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے ناامید نہ کرے، اور انہیں اللہ کے عذاب سے مامون نہ کرے۔

نهج البلاغة،الجزء الرابع،ص:٥٥٣

83- تقویٰ کے ساتھ تھوڑا عمل بھی بہت ہے، جو چیز قبول ہو جائے وہ تھوڑی کیسے ہو سکتی ہے۔

84- اللہ تعالیٰ پر یقین کے ساتھ سو جانا شک کی نماز سے بہتر ہے۔

نهج البلاغة،الحزء الرابع،ص:٥٥٤

85- دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے، اس کا ظاہر نرم و ملائم اور دلکش ہے جبکہ اس کے اندر ہلاکت خیز زہر چھپا ہوا ہے۔ بے وقوف جاہل اس میں دلچسپی رکھتا ہے جب کہ سمجھدار اور دانش مند شخص اس سے دور بھاگتا ہے۔

نهج البلاغة،الحزء الرابع،ص:٥٥٩

86- جس شخص کے دل میں خالق کی عظمت ہوتی ہے ساری مخلوق اس کی نگاہ میں چھوٹی ہو جاتی ہے۔

نهج البلاغة،الحزء الرابع،ص:٥٦١

87- جسے چار چیزیں عطا کر دی جائیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں ہو سکتا (1) جسے دعا عطا کر دی جائے وہ عطا سے محروم نہیں ہوتا (2) جسے توبہ عطا کر دی جائے وہ قبولیت سے محروم نہیں ہوتا (3) جسے استغفار عطا کر دیا جائے وہ مغفرت سے محروم نہیں ہوتا (4) جسے شکر عطا کر دیا جائے وہ زیادتی سے محروم نہیں ہوتا۔

نهج البلاغة،الحزء الرابع،ص:٥٦٢

88- صدقہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے رزق طلب کرو۔

نهج البلاغة،الحزء الرابع،ص:٥٦٤

89- اپنے آپ کو تہمت کی جگہوں پر لے جانے والا اس شخص کو ملامت نہ کرے جو اس کے بارے میں بدگمانی کرتا ہے۔

90- فقر بڑی موت ہے۔

نهج البلاغة،الحزء الرابع،ص:٥٦٩

91- لوگ جس چیز سے ناواقف ہوں اس کے دشمن ہوتے ہیں۔

92- سینہ کا کشادہ پن سرداری کا زینہ ہے۔

نهج البلاغة،الحزء الرابع،ص: ٥٧٠

93- جیسے جہالت کی بات کرنا خیر سے خالی ہے اسی طرح دانش مندی کی بات نہ کرنے میں بھی خیر نہیں۔

94- جسے صبر فائدہ نہ پہنچا سکے اسے بے صبری ہلاک کر دیتی ہے۔

نهج البلاغة،الحزء الرابع،ص: ٥٧١

95- ہر برتن کی یہ حالت ہے کہ جب اس میں کوئی چیز ڈالی جاتی ہے تو وہ تنگ ہوتا ہے لیکن علم کا برتن ایسا ہے کہ جب اس میں کوئی چیز ڈالی جاتی ہے وہ کھلتا چلا جاتا ہے۔

نهج البلاغة،الحزء الرابع،ص: ٥٧٤

96- مختلف حالات کے الٹ پلٹ ہونے میں آدمی کے جواہر کا پتہ چلتا ہے۔

نهج البلاغة،الحزء الرابع،ص: ٥٧٦

97- لالچی ذلت کی بیڑیوں میں جکڑا رہتا ہے۔

نهج البلاغة،الحزء الرابع،ص: ٥٧٧

98- اگر کوئی شخص آپ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے تو آپ اس کے گمان کو سچا کر کے دکھائیں۔

99- میں نے اللہ تعالیٰ کو ارادوں کے ٹوٹنے اور نیتوں کے بکھرنے سے پہچانا۔

نهج البلاغة،الحزء الرابع،ص: ٥٨٠

100- تمہارے دوست بھی تین ہیں اور دشمن بھی، تمہارے تین دوست یہ ہیں (1) تمہارا دوست (2) تمہارے دوست کا دوست (3) تمہارے دشمن کا دشمن۔ تمہارے تین دشمن یہ ہیں (1) تمہارا دشمن (2) تمہارے دوست کا دشمن (3) تمہارے دشمن کا دوست ہو۔

نهج البلاغة،الحزء الرابع،ص: ٥٩٤

101- غیرت مند آدمی کبھی زنا نہیں کرتا۔

102- موت بہترین پہرے دار ہے۔

103- آدمی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک اللہ تعالیٰ کے خزانوں پر اس کا اعتماد اپنے پاس موجود چیزوں سے زیادہ نہ ہو جائے۔

104- تنہائیوں میں گناہ کرنے سے بچو کیونکہ جو تمہیں دیکھ رہا ہے فیصلہ اسی نے کرنا ہے۔

نهج البلاغة، الحزء الرابع، ص: ٥٩٨

105- ہر آدمی کے مال میں دو شریک ہوتے ہیں ایک وارث اور دوسرا حوادثات زمانہ۔

نهج البلاغة، الحزء الرابع، ص: ٦٠٠

106- کسی کے استحقاق سے بڑھ کر اس کی تعریف کرنا خوشامد ہے اور استحقاق سے کم تعریف کرنا حسد۔

نهج البلاغة، الحزء الرابع، ص: ٦٠١

107- بغیر عمل کے دعوت دینے والا ایسے ہے جیسے بغیر کمان کے تیر پھینکنے والا۔

نهج البلاغة، الحزء الرابع، ص: ٦٠٠

108- کسی کی زبان سے برائی کا کوئی کلمہ نکلے تو اس کے بارے میں اس وقت تک بدگمانی نہ کرو جب تک اس کی بات میں بھلائی کا احتمال موجود ہے۔

109- علم عمل کے ساتھ ملا ہوا ہے، پس جو علم حاصل کرے وہ عمل بھی کرے۔ علم عمل کی طرف پکارتا ہے اگر اس کی پکار سن لی جائے تو وہ ٹھہر جاتا ہے اور اگر اس کی پکار پر لبیک نہ کہا جائے تو علم رخصت ہو جاتا ہے۔

نهج البلاغة، الحزء الرابع، ص: ٦٠٤

110- بخل تمام خرابیوں کو جمع کرنے والا ہے، یہ ایک لگام ہے جس کے ذریعہ انسان کو تمام خرابیوں کی طرف ہنکایا جاسکتا ہے۔

111- جب آدمی کسی چیز کی طلب کرتا ہے تو وہ اسے مل ہی جاتی ہے اگر ساری نہ بھی ملے تو کچھ نہ کچھ تو ہاتھ آ ہی جاتا ہے۔

112- وہ خیر کوئی خیر نہیں جس کے بعد جہنم ہے اور وہ شر کوئی شر نہیں جس کے بعد جنت

ہے۔ دنیا کی ہر نعمت جنت کے مقابلہ میں حقیر ہے اور دنیا کی ہر مصیبت جہنم کی مصیبتوں کے مقابلہ میں عافیت ہے۔

نهج البلاغة،الجزء الرابع،ص:٦١٠

113- جو دنیا مل جائے وہ لے لو اور دنیا کی جو چیز تم سے دور ہٹے تم بھی اس سے دور رہو۔

نهج البلاغة،الجزء الرابع،ص:٦١١

114- جو حق سے مقابلہ کرے گا حق اس کو پچھاڑ کر رکھ دے گا۔

نهج البلاغة،الجزء الرابع،ص:٦١٢

115- رزق کی دو قسمیں ہیں ایک رزق طالب ہے اور دوسرا رزق مطلوب ہے۔ جو شخص دنیا کو طلب کرتا ہے موت اس کی طالب بن جاتی ہے یہاں تک کہ اسے دنیا سے نکال دیتی ہے اور جو شخص آخرت کا طالب بن جاتا ہے دنیا اس کی طالب بن جاتی ہے، یہاں تک کہ اسے اپنا رزق ضرورت کے مطابق مل جاتا ہے۔

نهج البلاغة،الجزء الرابع،ص:٦١٦

116- جو چھوٹی مصیبتوں پر صبر نہ کرے اللہ تعالیٰ اسے بڑی آزمائشوں میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

117- انسان کا کیا فخر کرنا......؟ اس کی ابتداء ناپاک پانی ہے اور انتہاء مردار لاش ہے، نہ اپنا رزق خود پیدا کر سکتا ہے اور نہ اپنی موت کو دور کر سکتا ہے۔

نهج البلاغة،الجزء الرابع،ص:٦١٩

118- سب سے خطرناک گناہ وہ ہے جسے اس کا کرنے والا ہلکا سمجھے۔

119- بدترین دوست وہ ہے جس کے لئے تکلف کرنا پڑے۔

120- جب کسی مومن کو اس کا بھائی شرمندہ کرے یا غصہ دلائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب ان کی جدائی کا وقت قریب آ گیا ہے۔

نهج البلاغة،الجزء الرابع،ص:٦٢٤

121- عقل مند اپنے آپ کو پست کر کے بلندی حاصل کرتا ہے اور نادان اپنے آپ کو

بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے۔

122- دوستی ایک خود پیدا کردہ رشتہ ہے۔

123- گناہوں پر نادم ہونا ان کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں پر مغرور ہونا ان کو برباد کر دیتا ہے۔

124- بے کاری میں عشق بازی یاد آ جاتی ہے۔

125- معافی نہایت اچھا انتقام ہے۔

126- غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔

127- تجربے کبھی ختم نہیں ہوتے اور عقل مندان میں ترقی کرتا ہے۔

128- مصیبت میں گھبرانا کمال درجے کی مصیبت ہے۔

129- جلدی سے معاف کرنا انتہائے شرافت اور انتقام میں جلدی کرنا انتہائے رذالت ہے۔

130- شریف کی پہنچان یہ ہے کہ جب کوئی سختی کرے تو سختی سے پیش آتا ہے اور جب کوئی نرمی کرے تو ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ اور کمینے سے جب کوئی نرمی کرے تو سختی سے پیش آتا ہے اور جب سختی کرے تو ڈھیلا ہو جاتا ہے۔

131- انسان جو حالت اپنے لئے پسند کرتا ہے اسی حالت میں رہتا ہے۔

132- برا آدمی کسی کے ساتھ نیک گمان نہیں رکھتا کیونکہ وہ ہر ایک کو اپنے جیسا گمان کرتا ہے۔

133- جب تک کوئی بات تیرے منہ میں ہے تب تک تو اس کا مالک ہے۔ جب زبان سے نکال چکے تو وہ تیری مالک ہے۔

134- اول عمر میں جو وقت ضائع کیا ہے آخر عمر میں اس کا تدارک کرتا کہ انجام بخیر ہو۔

135- جس شخص کے دل میں جتنی زیادہ حرص ہوتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ پر اتنا ہی کم یقین ہوتا ہے۔

مخزن اخلاق، ص ۸۸-۸۹

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ تم سے رائے لیتے ہیں اور اکابر صحابہ پر تمہیں فوقیت دیتے ہیں، میں ان کے بارے میں تمہیں چار باتوں کی نصیحت کرتا ہوں (1) ان کے راز کو کبھی فاش نہ کرنا (2) انہیں کبھی تمہارے جھوٹا ہونے کا تجربہ نہ ہو (3) ان کی خیر خواہی کی بات کو ان سے کبھی نہ چھپانا (4) ان کے پاس کسی کی غیبت نہ کرنا"

اس قصہ کے راوی امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ان میں سے ہر بات ایک ہزار درہم سے بہتر ہے، اس پر انہوں نے فرمایا "خدا کی قسم! ان میں سے ہر بات دس ہزار درہم سے بھی بہتر ہے"

نفحۃ العرب، ص: ۲۲

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

۱- میں ہر انسان کو راضی کر سکتا ہوں، سوائے حاسد کے، کیونکہ وہ تو بغیر اس کے کہ یہ نعمت مجھ سے زائل ہو جائے، راضی نہیں ہونے کا۔

۲- شر کی خصلتوں میں سے کوئی خصلت، حسد سے بڑھ کر انصاف کرنے والی نہیں۔ اس لئے کہ یہ محسود سے پہلے حاسد کو تباہ کرتی ہے۔

الرسالۃ القشیریۃ، ص: ۲۱۴

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

1- اگر تم میں سے کوئی اتنے گناہ کرلے جس سے زمین آسمان کے درمیان کا خلاء بھر جائے اور پھر وہ ایک نیکی کرلے تو یہ نیکی ان سب گناہوں پر غالب آجائے گی۔

حیاۃ الصحابۃ(۳/۵۵۰)

2- اگر کسی آدمی کو ہزار برس کی زندگی بھی مل جائے تو آخر اسے اسی جگہ جانا ہوگا جہاں آج تم مجھے جاتا ہوا دیکھ رہے ہو اللہ تعالیٰ نے تمام بنی آدم پر موت کو لکھ دیا ہے، لہٰذا ان سب کو مرنا ہے۔

حیاۃ الصحابۃ (۳/ ۵۵۱)

3- تم میں سے جس نے اپنے بھائی کو چھوڑا ہوا ہے اسے چاہئے کہ وہ خود جاکر اپنے بھائی سے ملاقات کرے اور اس سے مصافحہ کرے کسی مسلمان کو اپنا بھائی تین دن سے زیادہ نہیں چھوڑنا چاہئے کیونکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

حیاۃ الصحابۃ (۳/ ۵۵۱)

4- مومن کے دل کی مثال چڑیا جیسی ہے جو ہر دن نامعلوم کتنی مرتبہ ادھر ادھر پلٹتا ہے (اس لئے آدمی مشورہ کے تابع ہو کر چلے)

حلیۃ الاولیاء(۱/۱۰۲)

5- بنی آدم میں سب سے زیادہ سمجھدار وہ ہے جو اپنے رب کی سب سے زیادہ اطاعت کرے اور اپنی آخرت کے لئے سب سے زیادہ عمل کرے۔

الریاض النضرۃ(۲/۳۱۷)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

1- حضور ﷺ کے بعد امت میں سب سے پہلے جو مصیبت پیدا ہوئی وہ پیٹ بھرنا ہے۔ کیونکہ جب کوئی قوم پیٹ بھر کر کھاتی ہے تو ان کے بدن موٹے ہو جاتے ہیں اور ان کے دل کمزور ہو جاتے ہیں اور ان کی خواہشات بے قابو ہو جاتی ہیں۔

رواہ البخاری فی کتاب الضعفاء ,الترغیب و الترھیب (۳/ ٤٢٥)

2- تم دعا میں بتکلف قافیہ بندی سے بچو کیونکہ حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اس طرح قصداً نہیں کیا کرتے تھے۔

حیاۃ الصحابۃ (۳/ ۲۳۷)

3- ایسا ہرگز نہ کرنا کہ تم کسی جگہ جاؤ اور وہاں والے آپس میں بات کر رہے ہوں اور تم ان کی بات کاٹ کر اپنا بیان شروع کر دو بلکہ انہیں اپنی بات کرنے دو اور جب وہ تمہیں موقع دیں اور کہیں تو پھر ان میں بیان کرو۔

حیاۃ الصحابۃ (۳/ ۲۳۷)

4- ہفتہ میں ایک دفعہ لوگوں میں بیان کیا کرو اور زیادہ کرنا چاہو تو دو دفعہ ورنہ زیادہ سے زیادہ تین دفعہ کیا کرو اس سے زیادہ نہ کرو ورنہ لوگ (اللہ کی) اس کتاب سے اکتا جائیں گے۔

حیاۃ الصحابۃ (۳/ ۲۳۷)

5- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط میں یہ نصیحت لکھ بھیجی:

''اما بعد! جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والے اعمال کرتا ہے، اس کی تعریف کرنے والے بھی اس کی مذمت میں لگ جاتے ہیں''

نفحۃ العرب، ص: ۱۳۲

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

1- جس کا آج کا دن دینی اعتبار سے کل گزشتہ کی طرح ہے تو وہ دھوکے میں ہے اور جس کا آج کا دن کل آئندہ سے بہتر ہے یعنی کل آئندہ میں اس کی دینی حالت آج سے خراب ہوگئی تو وہ سخت نقصان میں ہے۔

کنز العمال(۸/۲۲۲)

2- یہ جان لو کہ حلم اور بردباری زینت ہے اور وعدہ پورا کرنا مردانگی ہے اور جلد بازی بے وقوفی ہے اور سفر کرنے سے انسان کمزور ہو جاتا ہے اور کمینے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا عیب کا کام ہے اور فاسق فاجر لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنے سے انسان پر تہمت لگتی ہے۔

کنز العمال(۸/۲۳۷)

3- لوگ چار قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جسے بھلائی میں سے بہت حصہ ملا لیکن اس کے اخلاق اچھے نہیں دوسرا وہ جس کے اخلاق تو اچھے ہیں لیکن بھلائی کے کاموں میں اس کا کوئی حصہ نہیں تیسرا وہ جس کے نہ اخلاق اچھے ہیں اور نہ بھلائی کے کاموں میں اس کا کوئی حصہ ہے۔ یہ تمام لوگوں میں سب سے برا ہے۔ چوتھا وہ جس کے اخلاق بھی اچھے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں اس کا حصہ بھی خوب ہے یہ لوگوں میں سب سے افضل ہے۔

کنز العمال(۳/۲۳۷)

4- ((حسن السؤال نصف العلم))

''اچھا سوال آدھا علم ہے''

الحسن والحسین،ص:۵۰

5- ایک مرتبہ آپ سے خاموشی کی حقیقت کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

((هو ستر العي، وزين العرض، وفاعله في راحة، وجليسه في أمن))

''خاموشی جہالت کو چھپانے کا آلہ ہے، عزت کی حفاظت کا ذریعہ ہے، خاموش رہنے والا راحت واطمینان میں رہتا ہے''

الحسن والحسین، ص: ۵۰

6- جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے کردہ حالت پر راضی ہو جائے گا وہ اس کے علاوہ کسی اور حالت کا متمنی نہ ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے پسند کی ہے۔

سیر أعلام النبلاء (۳/۲۶۲)

7- اے ابن آدم! اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کر تو عبادت گزار بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی تقسیم سے راضی رہ تو مالدار بن جائے گا۔ جو تیرے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو بھی اس کے ساتھ بھلائی کر تو سچا مسلمان بن جائے گا۔ لوگوں سے ویسا معاملہ کر جیسا تو اپنے لئے پسند کرتا ہے عادل بن جائے گا۔

الحسن والحسین، ص: ۵۰

8- جس میں عقل نہیں اسے ادب حاصل نہیں ہو سکتا۔ جس میں ہمت وکوشش کا جذبہ نہیں وہ محبت حاصل نہیں کر سکتا۔ جس میں دین نہیں اس میں حیاء باقی نہیں رہ سکتی۔

الحسن والحسین، ص: ۵۱

9- عقل کی بنیاد لوگوں کے ساتھ حسن معاشرت ہے اور عقل کے ذریعے دونوں جہان میں کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔

الحسن والحسین، ص: ۵۱

10- لوگوں کی ہلاکت تین چیزوں میں ہے (1) تکبر (2) حرص (3) حسد، تکبر میں دین کی ہلاکت ہے اور اسی نے ابلیس کو ملعون بنایا۔ حرص ولالچ نفس کی دشمن ہے انہی کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالا گیا۔ حسد برائی کی بنیاد ہے

اسی کی وجہ سے قابیل نے ہابیل کو قتل کیا۔

الحسن والحسین، ص:۵۱

11- علم حاصل کرو! اگر اسے یاد کرنے کی طاقت نہ ہو تو لکھ لو اور اپنے گھر میں رکھ لو۔

الحسن والحسین، ص:۵۱

12- رزق ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے طلب کرو کیونکہ اللہ کے سوا کوئی رزق دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ لوگ اسے روزی دے سکتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ پر اعتماد نہیں کیا اور جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ اپنی محنت سے اپنی روزی کماتا ہے تو یہ شخص بہت جلد پستیوں میں گر جائے گا۔

الحسن والحسین، ص:۵۱

13- ایک مرتبہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ شاندار جبہ زیب تن فرما کر انتہائی وجیہانہ شان کے ساتھ گھر سے باہر تشریف لائے، آپ کی ظاہری حالت بہت خوبصورت معلوم ہو رہی تھی۔ اتنے میں ایک یہودی سے ملاقات ہوئی جس کی شکستہ حالی اس کے لباس اور بدن سے عیاں ہو رہی تھی، سخت تپتی دھوپ میں جان گداز محنت نے اس کو بے حال کر رکھا تھا اور اس نے پانی کا گھڑا گردن پر اٹھایا ہوا تھا۔ اس نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے کہا ''مجھے ایک سوال پوچھنا ہے'' حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اسے سوال پوچھنے کی اجازت دی تو اس نے کہا ''تمہارے نانا کا فرمان ہے دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے، تم مؤمن ہو اور میں کافر ہوں، میرا تو یہ خیال ہے کہ یہ دنیا تمہارے لئے جنت ہے کہ تم اس میں عیش وعشرت کی زندگی گزار رہے ہو اور میرے لئے قید خانہ ہے کہ فقر نے مجھے خستہ حال کر چھوڑا ہے'' اس کی یہ بات سن کر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اگر تو آخرت میں میرے لئے تیار کردہ نعمتوں کو دیکھ لے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کرنی ہیں تو ان نعمتوں کی طرف نسبت کرتے ہوئے تو یہی کہے گا کہ میں قید خانہ میں ہوں، اور اگر تو اس عذاب

کو دیکھ لے جو اللہ تعالیٰ نے آخرت میں تیرے لئے تیار کر رکھا ہے
تو اس عذاب کو دیکھ کر تو یقین کر لے گا کہ اس کی طرف نسبت
کرتے ہوئے تو جنت میں ہے''

الحسن والحسین، ص: ۲۱

14- امام اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ایک دلچسپ اور معارف سے بھرپور مکالمہ ذکر کیا ہے، اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کچھ سوالات اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی جانب سے ان سوالات کے جواب دیئے گئے ہیں:

حضرت علی: راہ راست کیا ہے؟
حضرت حسن: برائی کو بھلائی کے ذریعہ دور کرنا
حضرت علی: شرافت کیا ہے؟
حضرت حسن: خاندان کو جوڑ کر رکھنا اور ناپسندیدہ حالات کو برداشت کرنا
حضرت علی: سخاوت کیا ہے؟
حضرت حسن: فراخی اور تنگ دستی دونوں حالتوں میں خرچ کرنا
حضرت علی: کمینگی کیا ہے؟
حضرت حسن: مال کو بچانے کے لئے عزت گنوا بیٹھنا
حضرت علی: بزدلی کیا ہے؟
حضرت حسن: دوست کو بہادری دکھانا اور دشمن سے ڈرتے رہنا
حضرت علی: مالداری کیا ہے؟
حضرت حسن: اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہنا، خواہ مال تھوڑا ہی کیوں نہ ہو
حضرت علی: بردباری کیا ہے؟
حضرت حسن: غصے کو پی جانا اور نفس پر قابو رکھنا
حضرت علی: بے وقوفی کیا ہے؟

حضرت حسن: عزت دار لوگوں سے جھگڑا کرنا

حضرت علی: ذلت کیا ہے؟

حضرت حسن: مصیبت کے وقت جزع فزع کرنا

حضرت علی: تکلیف دہ چیز کیا ہے؟

حضرت حسن: لایعنی اور فضول کلام میں مشغول ہونا

حضرت علی: بزرگی کیا ہے؟

حضرت حسن: لوگوں کے جرمانے ادا کرنا اور جرم کو معاف کرنا

حضرت علی: سرداری کس چیز کا نام ہے؟

حضرت حسن: اچھے کام کرنا اور برے امور ترک کردینا

حضرت علی: نادانی کیا ہے؟

حضرت حسن: کمینے لوگوں کی اتباع کرنا اور سرکش لوگوں سے محبت کرنا

حضرت علی: غفلت کیا ہے؟

حضرت حسن: مسجد سے تعلق ختم کرلینا اور اہل فساد کی اطاعت کرنا

حلية الأولياء(٢/٣٦)، المعجم الكبير(٣/٦٨)

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

1- نیکی انسان کو قابل تعریف بناتی ہے اور اس کا اجر بھی ضرور ملتا ہے۔ اگر نیکی کو انسانی شکل میں پیش کیا جائے تو یہ ایک ایسا خوبصورت فرد بشر ہوگا جس کے دیکھنے سے آنکھیں مسرور ہوں گی، اس کے برعکس اگر گناہ کو انسانی شکل میں پیش کیا جائے تو اس کو دیکھنا بھی تکلیف اور اذیت کا باعث ہوگا۔ الحسن والحسین، ص:۱۱۳

2- میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے بہ سبب موت کو ایک سعادت سمجھتا ہوں اور ظالموں کے ساتھ زندگی گزارنا ایک جرم خیال کرتا ہوں۔ الحسن والحسین، ص:۱۱۳

3- جس چیز کی تم میں طاقت نہ ہو اس کی ذمہ داری نہ لو، جس چیز کی سمجھ نہ ہو اس کے درپے نہ ہو، جس چیز کو پورا کرنے کی قدرت نہ ہو اس کا وعدہ نہ کرو، صرف اتنا خرچ کرو جس سے فائدہ اٹھا سکو، صرف اتنا معاوضہ طلب کرو جتنا تم نے کام کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے علاوہ کسی کام پر فرحت کا اظہار نہ کرو، صرف اسی عہدے کو قبول کرو جس کا خود کو اہل سمجھتے ہو۔ الحسن والحسین، ص:۱۱٤

4- بادشاہوں کی بدترین عادات یہ ہیں (1) دشمنوں سے ڈرنا (2) کمزوروں پر قوت آزمانا (3) عوام کے حق کی ادائیگی میں بخل سے کام لینا۔

الحسن والحسین، ص:۱۱٤

5- بہترین مال وہ ہے جس کے ذریعے عزت کی حفاظت کی جائے۔

الحسن والحسین، ص:۱۱٤

6- جو کوشش کرے گا سردار بنے گا، جو بخل کرے گا ذلیل ہوگا، جو اپنے بھائی کے فائدے کے لئے بھاگ دوڑ کرے گا کل کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں اسے اپنے لئے موجود پائے گا۔ الحسن والحسین، ص:۱۱٤

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

1- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا:

"جب تم نماز پڑھنے لگو تو دنیا سے جانے والے کی طرح نماز پڑھا کرو اور یوں سمجھا کرو کہ اب دوبارہ نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملے گا اور اے میرے بیٹے! یہ بات جان لو کہ مومن جب مرتا ہے تو اس کے پاس دو قسم کی نیکیاں ہوتی ہیں ایک تو وہ نیکی جو اس نے آگے بھیج دی دوسری وہ جسے وہ دنیا میں چھوڑ کر جا رہا ہے یعنی صدقہ جاریہ"

حلية الاولياء(۱/ ۲۳٤)

2- تین کام ایسے ہیں جو انہیں کرے گا وہ اپنے آپ کو بیزاری اور نفرت کے لئے پیش کرے گا یعنی لوگ اس سے بیزار ہو کر نفرت کریں گے بغیر تعجب کی بات کے ہنسنا اور بغیر جاگے رات بھر سونا اور بغیر بھوک کے کھانا۔

(حلية الاولياء(۱/ ۲۳۷)

3- علم سیکھو کیونکہ اللہ کے لئے علم سیکھنا اللہ سے ڈرنا ہے۔ علم کو تلاش کرنا عبادت ہے اور اس کا آپس میں مذاکرہ کرنا تسبیح (کا ثواب دلاتا) ہے اور (سمجھنے کے لئے) اس میں بحث کرنا جہاد ہے اور نہ جاننے والے کو سکھانا صدقہ ہے اور جو لوگ علم کے اہل ہیں ان پر علم خرچ کرنا اللہ کے تقرب کا ذریعہ ہے۔

حياة الصحابة(۳/ ۱۸۱)

4- تم علم تو چاہے سیکھ لو لیکن اللہ تمہیں علم پر اجر تب دیں گے جب تم اس پر عمل کرو گے۔

جامع بيان العلم (۲/ ٦)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

1- جس چیز کو مومن (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم) اچھا سمجھیں گے وہ چیز اللہ کے ہاں بھی اچھی ہوگی اور جس چیز کو برا سمجھیں گے وہ چیز اللہ کے ہاں بھی بری ہوگی۔

حلیة الاولیاء (۱/ ۳۷۵)

2- اللہ تعالیٰ مال تو اسے بھی دے دیتے ہیں جس سے محبت ہو اور اسے بھی دے دیتے ہیں جس سے محبت نہ ہو لیکن ایمان صرف اسے ہی دیتے ہیں جس سے محبت ہو۔

الترغیب و الترهیب (۳/ ۹۵) حیاة الصحابة (۳/ ۲۱)

3- اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں میں نماز کی پہلی صف کی طرف بڑھتے ہیں اور اس کے فرشتے ان کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

حیاة الصحابة (۳/ ۱٤۷)

4- جب تم دیکھو کہ تمہارے بھائی سے کوئی گناہ صادر ہوگیا ہے تو اس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بن جاؤ کہ یہ بددعائیں کرنے لگ جاؤ کہ اے اللہ! اسے رسوا فرما، اے اللہ! اس پر لعنت بھیج۔ بلکہ اللہ سے اس کے لئے اور اپنے لئے عافیت مانگو۔

حلیة الاولیاء (٤/ ۲۰۵)

5- ہم محمد ﷺ کے صحابہ اس وقت تک کسی آدمی کے بارے میں کوئی بات نہیں کہتے تھے جب تک ہمیں یہ معلوم نہ ہو جاتا کہ اس کی موت کس حالت پر ہوئی ہے اگر اس کا خاتمہ بالخیر ہوتا تو ہم یقین کر لیتے کہ اسے بڑی خیر حاصل ہوئی ہے اور اگر اس کا خاتمہ برا ہوتا تو ہم اس کے بارے میں ڈرتے رہتے۔

حلیة الاولیاء (٤/ ۲۰۵)

6- اہل کتاب سے کچھ بھی نہ پوچھا کرو کیونکہ وہ خود گمراہ ہو چکے ہیں، اس لئے تمہیں بھی ہدایت کی بات نہیں بتائیں گے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ حق بات بیان کریں اور تم اسے جھٹلا دو اور غلط بات بیان کریں اور تم اس کی تصدیق کردو۔

حياة الصحابة (۳/ ۱۹۳)

7- بہترین مجلس وہ ہے جس میں حکمت کی باتیں بیان کی جائیں۔

جامع بيان العلم (۱/ ۵۵)

8- متقی لوگ سردار ہیں اور فقیہ لوگ امت کے راہ نما ہیں اور ان کے ساتھ بیٹھنے سے (ایمان وعلم میں) اضافہ ہوتا ہے۔

حياة الصحابة (۳/ ۲۳۵)

9- جیسے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں اونٹ ہوتے ہیں ایسے سلاطین کے دروازوں پر فتنے ہوتے ہیں۔ حياة الصحابة (۳/ ۲۹۸)

10- جو دنیا کو چاہے گا وہ آخرت کا نقصان کرے گا اور جو آخرت کو چاہے گا وہ دنیا کا نقصان کرے گا، لہٰذا ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کی وجہ سے فانی دنیا کا نقصان کرلو (لیکن آخرت کا نہ کرو)

حلية الاولياء (۱/ ۱۳۸)

11- انسان جیسا بوئے گا ویسا اسے ملے گا (اور ہر انسان کو اس کے مقدر کا ضرور مل کر رہے گا لہٰذا) سست آدمی کے مقدر میں جو لکھا ہوا ہے وہ اسے مل کر رہے گا اور کوئی تیز آدمی اس سے آگے بڑھ کر اس کے مقدر کا نہیں لے سکتا اور خوب زیادہ کوشش کرنے والا انسان وہ چیز حاصل نہیں کرسکتا جو اس کے مقدر میں نہیں ہے۔

حلية الاولياء (۱/ ۱۳٤)

12- جو بڑا بننے کے لئے خود کو اونچا کرے گا اللہ اسے نیچا کریں گے اور جو عاجزی کی وجہ سے خود کو نیچا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بلند کریں گے۔

حلية الاولياء (۱/ ۱۳۸)

13- مجھے اس آدمی پر بہت غصہ آتا ہے جو مجھے فارغ نظر آتا ہے نہ آخرت کے کسی عمل میں لگا ہوا ہے اور نہ دنیا کے کسی کام میں۔

حلیۃ الاولیاء(۱/۱۳۱)

14- حق (نفس پر) بھاری ہوتا ہے لیکن اس کا انجام اچھا ہوتا ہے اور باطل ہلکا لگتا ہے لیکن اس کا انجام برا ہوتا ہے اور انسان کی بہت سی خواہشیں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کے نتیجے میں انسان کو بڑے لمبے غم اٹھانے پڑتے ہیں۔

حلیۃ الاولیاء(۱/۱۳۴)

15- کبھی دلوں میں نیک اعمال کا بڑا شوق اور جذبہ ہوتا ہے اور کبھی شوق اور جذبہ بالکل نہیں رہتا تو جب دل میں شوق اور جذبہ ہو تو اسے تم لوگ غنیمت سمجھو اور جب شوق اور جذبہ بالکل نہ ہو تو دل کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔

حلیۃ الاولیاء(۱/۱۳۴)

16- جب تم کسی برائی کو ہوتے ہوئے دیکھو اور اسے بند کرنے اور روکنے کی تم میں طاقت نہ ہو تو تمہاری نجات کے لئے اتنا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائے کہ تم اس برائی کو دل سے برا سمجھتے ہو۔

حیاۃ الصحابۃ (۲/ ۸۱۲-۸۱۳)

17- قیامت کے دن سب سے زیادہ خطائیں ان لوگوں کی ہوں گی جو دنیا میں فضول بحث مباحثہ کرتے رہتے تھے۔

حیاۃ الصحابۃ (۲/ ۲۹۶)

18- اپنی ضرورتیں فرض نمازوں پر اٹھا رکھو یعنی فرض نمازوں کے بعد اپنی ضرورتیں اللہ تعالیٰ سے مانگو۔

حیاۃ الصحابۃ(۳/ ۱۰۸)

19- جو علم حاصل نہ کرے اس کے لیے ایک مرتبہ ہلاکت ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو اسے علم عطا فرما دیتے اور جو علم حاصل کرے اور اس پر عمل نہ کرے اس کے لئے

سات مرتبہ ہلاکت ہے۔

20- وہ آدمی پاگل ہے کہ اس سے جو بھی فتویٰ پوچھا جائے وہ فوراً فتویٰ دے دے۔

حیاة الصحابة (۳/ ۲۸۳)

21- میں یہ سمجھتا ہوں کہ آدمی علم سیکھ کر بھول جاتا ہے اس کی وجہ گناہوں میں مبتلا ہونا ہے۔

حیاة الصحابة (۳/ ۳۰۰)

22- تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں تقریریں کرنے والے کم ہیں اور سمجھنے والے زیادہ، عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں تقریریں کرنے والے زیادہ اور سمجھنے والے کم ہوں گے۔

ثمرات الاوراق، ص:۲۱۷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

1- گناہ کرتے ہوئے تمہیں اپنے دائیں بائیں کے فرشتوں سے شرم نہ آئے تو تم نے جو گناہ کیا ہے یہ اس سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔

2- تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ کیا کریں گے اور پھر بھی تم ہنستے ہو تمہارا یہ ہنسنا گناہ سے بھی بڑا ہے۔

3- اور جب تمہیں گناہ کرنے میں کامیابی حاصل ہو جاتی ہے اور تم اس گناہ پر خوش ہوتے ہو تو تمہاری یہ خوشی اس گناہ سے بھی بڑی ہے۔

4- اور جب تم گناہ نہ کرسکو اور اس پر تم غمگین ہو جاؤ تو تمہارا یہ غمگین ہونا اس گناہ کے کر لینے سے زیادہ بڑا ہے۔

5- گناہ کرتے ہوئے ہوا کے چلنے سے تمہارے دروازے کا پردہ ہل جائے اس سے تم ڈرتے ہو اور اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے اس سے تمہارا دل پریشان نہیں ہوتا تو یہ کیفیت اس گناہ کے کر لینے سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔

مذکورہ اقوال کے لئے دیکھئے: (حلية الاولياء (١/ ٣٢٤)

6- اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے بارے میں جان لیتے ہیں کہ وہ سچی نیت اور اللہ سے اجر کے حصول کے لئے عمل کر رہا ہے تو اس عمل کے راستے میں آنے والی رکاوٹوں کو اللہ تعالیٰ دور فرما دیتے ہیں۔

(حلية الاولياء (١/ ٣٢٦)

7- جب کوئی عالم "میں نہیں جانتا" کہنا چھوڑ دیتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ اپنی ہلاکت کی جگہ پر پہنچ جاتا ہے۔

جامع بيان العلم (٢/ ٥٤)

8- رات کے کچھ حصے میں علم کا آپس میں مذاکرہ کرنا مجھے رات بھر عبادت کرنے سے

زیادہ محبوب ہے۔

جامع بیان العلم (۱/ ۲۲)

9- انسان کو قیامت کے دن جتنا غصہ اپنی زبان پر آئے گا اتنا اور کسی چیز پر نہیں آئے گا۔

حیاۃ الصحابۃ (۲/ ۳۲۸)

10- یہ بھی تواضع میں شامل ہے کہ تو اپنے بھائی کا جھوٹا کھائے اور پئے۔

الرسالۃ القشیریۃ، ص:۲۰۳

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

1- اے لوگو! رویا کرو اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی شکل ہی بنا لیا کرو کیونکہ جہنم والے اتنا روئیں گے کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے پھر وہ خون کے اتنے آنسو روئیں گے کہ اگر ان آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں تو وہ بھی چل پڑیں۔

طبقات ابن سعد (٤/ ۱۱۰)

2- جو قرآن کے تابع ہوگا اسے قرآن جنت کے باغوں میں لے جائے گا اور جو قرآن کو اپنے تابع کرے گا تو قرآن اسے گدی کے بل گرا کر آگ میں پھینک دے گا۔

3- ہم (گناہوں کی بدولت) اپنی جانوں پر آگ جلا لیتے ہیں پھر جب ہم فرض نماز پڑھ لیتے ہیں تو وہ نماز پہلے کے تمام گناہوں کے لئے کفارہ بن جاتی ہے پھر ہم اپنی جانوں پر آگ جلا لیتے ہیں پھر ہم جب نماز پڑھ لیتے ہیں تو وہ نماز پہلے کے تمام گناہوں کے لئے کفارہ بن جاتی ہے۔

مسند احمد وسنن النسائی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

1- بندے کو جب بھی دنیا کی کوئی چیز ملتی ہے تو اس کی وجہ سے اللہ کے ہاں اس کا درجہ کم ہو جاتا ہے اگرچہ وہ اللہ کے ہاں عزت وشرف والا ہو۔

حیاۃ الصحابۃ(۵۷۲/۳)،حلیۃ الاولیاء(۳۰٦/۱)

2- بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے کی وجہ سے لوگوں کو کم عقل نہ سمجھے۔

حیاۃ الصحابۃ(۵۷۲/۳)،حلیۃ الاولیاء(۳۰٦/۱)

3- اللہ کے لئے محبت کرو اور اللہ کے لئے بغض رکھو اور اللہ کے لئے دوستی کرو اور اللہ کے لئے دشمنی کرو۔ کیونکہ اللہ کی دوستی اور قرب صرف ان ہی صفات سے حاصل ہوسکتا ہے۔ جب تک آدمی ایسا نہیں بن جائے گا وہ چاہے کتنی نمازیں پڑھ لے اور چاہے کتنے روزے رکھ لے ایمان کا مزہ نہیں چکھ سکتا۔

حیاۃ الصحابۃ (٦٦١/٢)

4- بندے کو سب سے زیادہ جس عضو کو پاک کرنے کی ضرورت ہے وہ اس کی زبان ہے۔

حلیۃ الاولیاء (۳۰۷/۱)

5- جو بھی مسلمان کسی اونچی زمین میں جا کر یا پتھروں سے بنی ہوئی مسجد میں جا کر نماز پڑھتا ہے تو زمین یہ کہتی ہے کہ اس مسلمان نے اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ کے لئے نماز پڑھی (اے بندے) جس دن تو اللہ سے ملاقات کرے گا اس دن میں تیرے حق میں گواہی دوں گی۔

حیاۃ الصحابۃ (۱۰۸/۳)

6- آدمی علم کے اعلیٰ مرتبہ پر اس وقت ہوگا جب اپنے سے اوپر والے سے حسد نہ کرے اور اپنے سے نیچے والے کو حقیر نہ سمجھے اور علم کے بدلہ میں کوئی قیمت نہ چاہے۔

حیاۃ الصحابۃ (۲۳۸/۳)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

1- انسان کا دل دنیا کی محبت میں جوان رہتا ہے اگر چہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی ہنسلی کی دونوں ہڈیاں آپس میں مل جائیں لیکن جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے آزمالیا ہے ان کے دل دنیا کی محبت میں جوان نہیں رہتے اور ایسے کامل متقی لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔

حلية الاولياء(١/٢٢٣)، حياة الصحابة(٣/٥٦٢)

2- جو موت کو کثرت سے یاد کرے گا اس کا اترانا اور حسد دونوں ختم ہو جائیں گے۔

(حلية الاولياء(١/٢٢٠)

3- تین کام ایسے ہیں جن کو کرنے سے ابن آدم کے سارے کام قابو میں آجائیں گے تم اپنی مصیبت کا کسی سے شکوہ نہ کرو اور اپنی بیماری کسی کو مت بتاؤ اور اپنی زبان سے اپنی خوبیاں بیان نہ کرو اور اپنے آپ کو مقدس اور پاکیزہ نہ سمجھو۔

حلية الاولياء(١/٢٢٤)

4- زندگی بھر خیر کو تلاش کرتے رہو اور اللہ کی رحمت کے جھونکوں کے سامنے خود کو لاتے رہو کیونکہ اللہ کی رحمت کے جھونکے چلتے رہتے ہیں جنہیں اللہ اپنے جن بندوں پر چاہتے ہیں بھیج دیتے ہیں۔

حلية الاولياء(١/٢٢١)

5- اپنے رب کی ملاقات کے شوق کی وجہ سے مجھے موت سے محبت ہے اور اپنے رب کے سامنے عاجزی ظاہر کرنے کی وجہ سے مجھے فقر سے محبت ہے اور گناہوں کے لیے کفارہ ہونے کی وجہ سے مجھے بیماری سے محبت ہے۔

حلية الاولياء(١/٢١٧)

۶- بندہ جب اللہ کے حکم پر عمل کرتا ہے تو اللہ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں تو اس کی محبت اپنی مخلوق میں ڈال دیتے ہیں۔

7- جب بندہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والا عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں تو اس کی نفرت اپنی مخلوق میں ڈال دیتے ہیں۔

حیاۃ الصحابۃ(۳/۵۶۵)

۸- آدمی کے دینی سمجھ رکھنے کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس کا چلنا اور آنا جانا علم والوں کے پاس ہو۔

جامع بیان العلم (۱/ ۱۲۶)

۹- تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے ساتھی سے یہ کہے آؤ مرنے سے پہلے ہم روزے رکھ لیں اور تم میں سب سے برا وہ ہے جو اپنے ساتھی سے یہ کہے آؤ مرنے سے پہلے ہم کھا پی لیں اور کھیل تماشہ کر لیں۔

حیاۃ الصحابۃ(۳/۵٦١)

10- بندہ خلوت میں اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی نفرت مومنوں کے دل میں ڈال دیتے ہیں اور اسے پتہ بھی نہیں چلتا۔

حلیۃ الاولیاء(۱/۲۱۵)

11- جیسے تم لوگ بات کرنا سیکھتے ہو ایسے ہی خاموش رہنا بھی سیکھو کیونکہ خاموش رہنا بہت بڑی بردباری ہے اور تمہیں بولنے سے زیادہ سننے کا شوق ہونا چاہئے اور کبھی لایعنی کا بول نہ بولا کرو۔ ہنسی کی بات کے بغیر خواہ مخواہ مت ہنسو اور بلا ضرورت کسی جگہ مت جاؤ۔

حیاۃ الصحابۃ (۲/ ۷۹۷)

12- انسان اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک علم حاصل نہ کرے اور علم کے ذریعہ سے حسن و جمال تب حاصل ہو سکتا ہے جب اس پر عمل کرے۔

حیاۃ الصحابۃ (۳/۲۷۳)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

1- أعرض عن العوراء ان أسمعتها   واقعد كأنك غافل لا تسمع

''اگر آپ کے سامنے کوئی غلط یا نامناسب بات کی جائے تو آپ اس
سے ایسے ناآشنا ہو کر بیٹھیں کہ آپ نے گویا اس بات کو سنا ہی نہیں''

2- ودع السؤال عن الأمور وبحثها   فلرب حافر حفرة هو يصرع

''چیزوں کے بارے میں فضول سوالات سے پرہیز کریں اور یاد
رکھیں کہ بعض اوقات گڑھا کھودنے والا خود اسی میں جا گرتا ہے''

3- وألزم مجالسة الكرام وفعلهم   واذا اتبعت فأبصرن من تتبع

''سمجھ دار اور معزز لوگوں کی ہم نشینی کو اختیار کریں اور ان کے افعال
کی اتباع کریں، جب کسی کی پیروی کرنے لگیں تو اس بات پر اچھی
طرح غور وفکر کرلیں کہ آپ کس کی اتباع کر رہے ہیں''

4- لا تتبعن غواية لصبابة   ان الغواية كل شر تجمع

''عشق ومحبت سے پیدا ہونے والی گمراہی کی پیروی نہ مت کریں یہ
گمراہی ہر شر کو جمع کر دیتی ہے''

5- والقوم ان نزروا فزد في نزرهم   لا تقعدن خلالهم تسمع

''جب لوگ تیرے عطا کرنے کے باوجود آپ سے زیادہ مانگیں تو
آپ انہیں اور زیادہ عطا کریں، نیز شہرت حاصل کرنے کے لئے
ان کے درمیان مت بیٹھیں''

6- والشرب لا تدمن وخذ معروفه   تصبح صحيح الرأس لا تتصدع

''حرام چیز یعنی شراب کے پینے سے پرہیز کریں اور پینے کے لئے

حلال چیزوں کا انتخاب کیجئے اس سے آپ کی دماغ درست رہے گا
اور بدحواسی کا شکار نہ ہوگا''

7- واکدح بنفسک لا تکلف غیرها فبدینها تجزی وعنها تدفع
''اپنے آپ کو کسی قابل بناؤ اور اپنا بوجھ کسی اور پر مت ڈالو آدمی جو
بوتا ہے وہی کاٹتا ہے''

8- والموت أعداد النفوس ولا أری منه لذی هرب نجاة تنفع
''موت سانسوں کے پورا ہونے کا نام ہے اور موت سے بچنے کے
لئے بھاگنے والے کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا''

دیوان حسان بن ثابت، ص: ۱۳۸

☆☆☆

ایک اور مقام پر اشعار کی حقیقت واہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

1- وانما الشعر لب المرء یعرضه علی المجالس ان کیسا وان حمقا
''شعر آدمی کا نتیجہ فکر ہے جسے وہ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے،
سمجھ دار ہو تو اس کی دانش مندی عیاں ہوتی ہے اور اگر بے وقوف
ہو تو اس کی نادانی کا پتہ چلتا ہے''

2- وان أشعر بیت أنت قائله بیت یقال اذا أنشدته صدقا
''تیرا بہترین شعر وہ ہے کہ جب تو اسے کہے تو اس کے بارے
میں سب کی رائے یہی ہو کہ تو نے سچ کہا''

دیوان حسان بن ثابت، ص: ۱۵٤

☆☆☆

دنیاوی زندگی کی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وأی جدید لیس یدرکه البلی وأی نعیم لیس یوم بزائل
''وہ کون سے نئی چیز ہے جسے پرانا نہیں ہونا اور وہ کون سی نعمت ہے

جس نے زائل نہیں ہونا“

دیوان حسان بن ثابت،ص:١٦٧

☆☆☆

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے مال کی حقیقت کو ان الفاظ میں واضح فرمایا ہے:

1- ما يقسم الله أقبل غير مبتئس منه واقعد كريما ناعم البال
2- ما ذا يحاول أقوام بفعلهم اذ لا يزال سفيه همه حالي
3- لقد علمت بأني غالبي خلقي على السماحة صعلوكا وذا مال
4- والمال يغشى أناسا لاطباخ لهم كالسيل يغشى أصول الدندن البالي
5- أصون عرضي بمالي لا أدنسه لا بارك الله بعد العرض في المال
6- أحتال للمال ان أودى فأجمعه ولست للعرض ان أودى بمحتال
7- والفقر يزرى بأقوام ذوى حسب ويقتدى بلئام الأصل أنذال

”جو تقسیم اللہ تعالیٰ نے کردی ہے اس پر خوشی سے راضی ہو جا اور دل کو مطمئن کر کے آرام سے بیٹھ جا۔ لوگ نہ جانے اپنے افعال سے کیا چاہتے ہیں کیونکہ بے وقوف آدمی کا مقصد ہمیشہ وقتی اور عارضی ہوا کرتا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ سخاوت میری فطرت میں شامل ہے، تنگ دستی ہو یا خوش حالی مجھے ہر حال میں مال لٹانا ہے۔ مال ان لوگوں میں پریشان کی طرف دھکیلتا ہے جو بے وقوف اور خیر سے خالی ہیں جیسے پانی ان پرانے اور خشک درختوں کی جڑوں میں سرایت کرتا ہے۔ میں اپنے عزت کی مال کے ذریعے حفاظت کرتا ہوں اور اس مال میں کوئی خیر نہیں جو عزت کو ضائع کر کے حاصل ہو۔ اگر مال ضائع ہو جائے تو اسے محنت کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن اگر عزت داغ دار ہو جائے تو اس نقصان کی تلافی نہیں کی

جا سکتی۔ ناداری کی وجہ سے اعلیٰ اور صلاحیت والے لوگ بھی معیوب سمجھے جاتے ہیں جبکہ مال داری کمینے اور بے حیثیت لوگوں کو مقتدا بنا دیتی ہے“

دیوان حسان بن ثابت،ص:۱۷۱

☆☆☆

درج ذیل اشعار میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اچھے دوست کی خصوصیات اور برے دوست کی عادات پر روشنی ڈالی ہے، یہ اشعار معاشرتی زندگی اور دوست کے انتخاب میں اولین اصول کی حیثیت رکھتے ہیں۔

1 أخلاء الرخاء هم كثير ولكن في البلاء هم قليل

2 فلا يغررك خلة من تؤاخي فما لك عند نائبة خليل

3 وكل أخ يقول أنا وفي ولكن ليس يفعل ما يقول

4 سوى خل له حسب ودين فذاك لما يقول هو الفعول

”خوشحالی اور عیش کے زمانے میں تو دوستی کا اظہار کرنے والے بہت ہوتے ہیں لیکن جب مصیبت اور پریشانی آتی ہے تو دعویداروں میں سے کوئی نظر نہیں آتا۔ بہت سے لوگوں کے اظہار محبت سے دھوکہ نہ کھا جانا جب تیرے اوپر کوئی مشکل آئے گی تو کوئی دوست تیرے قریب بھی نہ آئے گا۔ ہر ساتھی یہی کہتا ہے کہ میں تیرا وفادار ہوں لیکن جو وہ کہتا ہے وہ کر کے نہیں دکھاتا، البتہ اگر کوئی شخص اعلیٰ اخلاق کا حامل، اچھے خاندان والا اور دین دار ہو تو وہ جو کہتا ہے وہ کر کے بھی دکھاتا ہے“

دیوان حسان بن ثابت،ص:۱۷۸

حضرت حسان رضی اللہ عنہ خیر و بھلائی کے حصول کا طریقہ کچھ یوں بیان فرماتے ہیں:

فَمَن یَکُ مِنهُم ذا خَلاقٍ فاِنّہ   سَیَمنَعُہُ مِن ظُلمِہِ ما تَوَکّدا

''جس آدمی میں اور تو کوئی خیر یا بھلائی موجود نہ ہو اسے چاہئے کہ
کسی برے کام کے نہ کرنے کا وعدہ کر لے یہ وعدہ اسے برائی سے
روک لے گا''

دیوان حسان بن ثابت، ص: ۸۰

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

1- بندہ جب بھی کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے لئے چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس سے بہتر چیز اس کو وہاں سے دیتے ہیں جہاں سے ملنے کا اسے گمان نہیں ہوتا اور جو بندہ کسی چیز کو ہلکا سمجھ کر اسے وہاں سے لے لیتا ہے جہاں سے لینا ٹھیک نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ اسے اس سے زیادہ سخت چیز وہاں سے دیتے ہیں جہاں سے ملنے کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

کنز العمال (۲/ ۱۴۲)، حلیۃ الاولیاء (۱/ ۲۵۳)

2- مومن چار حالتوں کے درمیان رہتا ہے۔ اگر کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور اگر کوئی نعمت ملتی ہے تو شکر کرتا ہے اور اگر بات کرتا ہے تو سچ بولتا ہے اور اگر کوئی فیصلہ کرتا ہے تو انصاف والا فیصلہ کرتا ہے۔

حیاۃ الصحابۃ (۳/ ۵۶۹)، حلیۃ الاولیاء (۱/ ۲۵۵)

3- لایعنی والے کام میں ہرگز نہ لگو اور دشمن سے کنارہ کش رہو اور دوست کے ساتھ چوکنے ہو کر چلو (دوستی میں تم سے غلط کام نہ کروا لے) زندہ آدمی کی ان ہی باتوں پر رشک کرو جن پر مر جانے والے پر رشک کرتے ہو یعنی نیک اعمال اور اچھی صفات پر۔ اور اپنی حاجت اس آدمی سے طلب نہ کرو جسے تمہاری حاجت پوری

کرنے کی پرواہ نہیں ہے۔ حیاة الصحابة(۳/ ۵۷۰)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

1- جب تمہارا کوئی دوست، پڑوسی یا رشتہ دار سرکاری ملازم ہو اور وہ تمہیں کچھ ہدیہ دے یا تمہاری کھانے کی دعوت کرے تو تم اسے قبول کرلو۔ (اگر اس کی کمائی میں کچھ شبہ ہے تو) تمہیں تو وہ چیز بغیر کوشش کے مل رہی ہے اور (غلط کمائی کا) گناہ اس کے ذمہ ہوگا۔

کنزالعمال (٥/ ٦٦)

2- علم تو بہت زیادہ ہے اور عمر بہت تھوڑی ہے، لہٰذا دین پر عمل کرنے کے لئے جتنے علم کی ضرورت پڑتی جائے اتنا علم حاصل کرتے جاؤ اور جس کی ضرورت نہیں اسے چھوڑ دو اور اس کے حاصل کرنے کی مشقت میں نہ پڑو“

حلیة الاولیاء (۱/ ۱۸۹)

3- جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ برائی اور ہلاکت کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس سے حیاء نکال لیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تم دیکھو گے کہ لوگ بھی اس سے بغض رکھتے ہیں اور وہ بھی لوگوں سے بغض رکھتا ہے۔

حلیة الاولیاء(۱/ ۲۰٤)

4- جب بندہ راحت، مسرت اور ثروت کے لمحات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہتا ہے پھر اسے کبھی کوئی تکلیف آ پہنچے اور خدا کے حضور فریاد کرے تو فرشتے سن کر کہتے ہیں کہ یہ مانوس آواز ہے جو اس بندے ضعیف کی ہے اس کے ساتھ ہی وہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی سفارش کرتے ہیں، اس کے برعکس جو شخص اپنے راحت کے اوقات میں اللہ کو یاد نہ کرتا ہو اور تکلیف پہنچنے پر جب یاد کرے تو فرشتے کہتے ہیں کیسی غیر مانوس

آواز ہے (پس وہ سفارش نہیں کرتے)

سیرت سلمانؓ ص:۲۲۱

5- ہر انسان کے لئے باطن اور ظاہر ہے جس نے اپنے باطن کی اصلاح کر لی اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کی بھی اصلاح کر دے گا اور جس نے اپنے باطن کو خراب کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو بھی درست نہیں کرے گا۔

حلیۃ الأولیاء (۱/۲۰۳)

6- لوگوں کو اگر پتہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کمزور کے ساتھ کس قدر شامل حال ہوتی ہے تو وہ اس کا ساتھ دینے میں کوئی پس وپیش نہ کرتے اور اسے بظاہر بے یار و مددگار نہ چھوڑتے۔

حلیۃ الأولیاء (۱/۲۰۰)

حضرت عمیر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

1- بے وقوفوں کے پاس بیٹھنے سے بچو کیونکہ ان کے پاس بیٹھنا بیماری ہے۔ جو بیوقوف کی باتیں برداشت کرتا ہے وہ خوش رہتا ہے اور جو اس کی غلط باتوں کا جواب دے گا اسے بالآخر ندامت اٹھانی پڑے گی اور جو بے وقوف کی تھوڑی تکلیف کو برداشت نہیں کرتا اسے پھر زیادہ تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔

2- جب تم میں سے کوئی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو تکلیفوں پر صبر کرنے کی عادت ڈالے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب ملنے کا یقین رکھے کیونکہ جسے اللہ تعالیٰ سے ثواب ملنے کا یقین ہوگا اسے تکلیفوں کے پیش آنے سے کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔

حیاۃ الصحابۃ (۲/۸۱۵)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

1- ایمان کی مثال درخت جیسی ہے جو عمدہ پانی سے بڑھتا ہے اور نفاق کی مثال پھوڑے جیسی ہے جو پیپ اور خون سے بڑھتا ہے۔ ایمان اور نفاق میں سے جس کی صفات غالب آ جائیں گی وہی غالب آ جائے گا۔

حياة الصحابة(٣/٥٦٧)، حلية الاولياء(١/٢٧٦)

2- امیروں کے دروازے فتنوں کی جگہیں ہیں، تم میں سے کوئی امیر کے پاس جاتا ہے اور اس کی غلط بات کی تصدیق کرتا ہے اور اس کی تعریف کرتے ہوئے اس کی ایسی خوبی کا تذکرہ کرتا ہے جو اس میں نہیں ہے۔

حلية الاولياء (١/٢٢٧)

3- فتنے رک جاتے ہیں اور پھر اچانک شروع ہو جاتے ہیں اس لئے اس کی پوری کوشش کرو کہ تمہیں ان دنوں میں موت آ جائے جن دنوں فتنہ رکا ہوا ہو (مرنے کی کوشش سے مراد مرنے کی تمنا اور اس کی دعا ہے)

حياة الصحابة(٣/٥٦٨)، حلية الاولياء(١/٢٧٤)

4- تم میں وہ لوگ سب سے بہترین نہیں ہیں جو دنیا کو آخرت کی وجہ سے یا آخرت کو دنیا کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں بلکہ سب سے بہترین لوگ وہ ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں کے لئے محنت کرتے ہیں۔

حياة الصحابة(٣/٥٦٨)، حلية الاولياء(١/٢٧٨)

5- لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ اس زمانہ میں فتنوں سے صرف وہی آدمی نجات حاصل کر سکے گا جو ڈوبنے والے کی طرح دعا کرتا ہو۔

حياة الصحابة(٣/٥٦٨)، حلية الاولياء(١/٢٧٤)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

1- کوئی بندہ اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنی زبان کی حفاظت نہ کرے۔

طبقات ابن سعد (۷/ ۲۲)

2- تم علم تو جو چاہے سیکھ لو لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں علم پر اجر تب دیں گے جب تم اس پر عمل کرو گے۔ علماء کا اصل مقصد تو علم کی حفاظت کرنا ہے (کہ اسے یاد رکھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے) اور نادان لوگوں کا مقصد تو خالی آگے بیان کر دینا ہے۔

حیاة الصحابة (۳/ ۲۷٤)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

1- متقی لوگ سردار ہیں اور علماء قائد و رہنما ہیں ان کے ساتھ بیٹھنا عبادت ہے بلکہ عبادت سے بڑھ کر ہے۔

(کنز العمال (۸/ ۲۲٤)

2- دن و رات کے گزرنے کی وجہ سے تمہاری عمریں کم ہوتی جا رہی ہیں لیکن تمہارے اعمال کو بڑی حفاظت سے رکھا جا رہا ہے، لہٰذا تم زادِ سفر تیار کر لو اور یوں سمجھو کہ تم لوٹنے کی جگہ یعنی آخرت میں پہنچ گئے ہو۔

(کنز العمال (۸/ ۲۲٤)

حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ

1- اللہ سے ڈرو اور قرآن پڑھو کیونکہ قرآن اندھیری رات کا نور ہے اور چاہے دن میں مشقت اور فاقہ ہو لیکن قرآن پڑھنے سے دن میں رونق آ جاتی ہے۔

2- جب کوئی مصیبت تمہارے مال اور تمہارے جسم میں سے کسی ایک پر آنے لگے تو کوشش کرو کہ مال کا نقصان ہو جائے اور جان کا نہ ہو اور جب مصیبت تمہاری جان اور تمہارے دین میں سے کسی ایک پر آنے لگے تو کوشش کرو کہ جان کا نقصان ہو جائے لیکن دین کا نہ ہو۔

3- اصل ناکام اور نامراد وہ ہے جو اپنے دین میں ناکام و نامراد ہو اور حقیقت میں ہلاک ہونے والا وہ ہے جس کا دین برباد ہو جائے۔

4- جنت میں جانے کے بعد کوئی فقر و فاقہ نہیں ہوگا اور جہنم میں جانے کے بعد غنا اور مالداری کی کوئی صورت باقی نہیں رہے گی کیونکہ جہنم کا قیدی کبھی چھوٹ نہیں سکے گا اور اس کا زخمی کبھی ٹھیک نہیں ہوگا اور نہ اس کی آگ کبھی بجھے گی اور اگر کسی مسلمان نے کسی مسلمان کا مٹھی بھر خون بہایا ہوگا تو یہ اس کے لئے جنت میں جانے سے رکاوٹ بن جائے گا اور جب بھی جنت کے کسی دروازے سے داخل ہونا چاہے گا تو وہاں سے یہ خون دھکے دیتا ہوا ملے گا۔

5- جان لو کہ آدمی کو مرنے کے بعد جب دفن کر دیا جاتا ہے تو سب سے پہلے اس کا پیٹ سڑتا ہے اور اس میں سے بدبو آنے لگتی ہے لہٰذا اس بدبو کے ساتھ حرام روزی سے گندگی کا اضافہ نہ کرو اور اپنے مسلمان بھائیوں کے مال کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور خون بہانے سے بچو۔

مذکورہ اقوال کے لئے دیکھئے: کنز العمال (۲۲۲/۸)

حضرت ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک مرتبہ سلیمان بن عبدالملک مدینہ آیا، اس نے لوگوں سے پوچھا "کیا مدینہ میں حضور ﷺ کے صحابہ میں سے کوئی موجود ہے؟" لوگوں نے بتایا کہ ابوحازم نام کے ایک صحابی یہاں ہیں۔ سلیمان بن عبدالملک نے ان سے ملاقات کی درخواست کی، جب وہ تشریف لائے تو سلیمان بن عبدالملک نے ان سے پوچھا:

"ہم موت کو کیوں ناپسند کرتے ہیں؟"

ابوحازم: تم لوگوں نے اپنی آخرت برباد کی اور دنیا آباد کی، کوئی شخص آباد جگہ کو چھوڑ کر ویران جگہ جانا پسند نہیں کرتا۔

سلیمان: اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی کی کیا صورت ہوگی؟

ابوحازم: نیک شخص کی پیشی اس آدمی کی طرح ہوگی جو کہیں سفر پر گیا ہو اور پھر اپنے گھر والوں کے پاس واپس آئے، یعنی وہ بھی خوش ہوتا ہے اور گھر والے بھی خوش ہوتے ہیں۔ نافرمان کی پیشی اس غلام کی طرح ہوگی جو اپنے آقا کی نافرمانی کر کے بھاگ گیا ہو، جب وہ واپس آئے گا تو وہ شرمندہ ہوگا اور آقا غضبناک۔

یہ سن کر سلیمان بن الملک رونے لگا اور کہا "کاش مجھے علم ہو جائے کہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس کیا ہے؟"

ابوحازم: اپنے عمل کو کتاب اللہ پر پیش کرو۔

سلیمان: میں اسے کہاں پاؤں گا؟

ابوحازم: اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں:

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ﴾

الانفطار: ۱۳۔۱۴

"بے شک نیک لوگ نعمتوں میں گناہ گار جہنم میں ہوں گے"

سلیمان: اللہ تعالیٰ کی رحمت کہاں ہے؟

ابو حازم: نیک لوگ کے بالکل قریب ہے۔

سلیمان: اللہ تعالیٰ کے باعزت بندے کون ہیں؟

ابو حازم: مروت والے۔

نفحة العرب، ص:۱۲۹

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

1- بہت سے کام ایسے ہیں جن کو گزشتہ زمانے میں برا سمجھا جاتا تھا لیکن وہ آج نیکی کے کام شمار ہوتے ہیں اور بہت سے کام آج برائی کے شمار ہوتے ہیں لیکن آئندہ زمانہ میں انہیں نیکی کا کام سمجھا جانے لگے گا اور تم لوگ اس وقت تک خیر پر رہو گے جب تک تم اس کام کو نیکی نہ سمجھنے لگو جسے تم برائی سمجھتے تھے اور اس کام کو برائی نہ سمجھنے لگو جسے تم نیکی سمجھتے تھے اور جب تک تمہارا عالم تمہارے سامنے حق بات کہتا رہے اور اس کو ہلکا نہ سمجھا جائے۔ حیاۃ الصحابۃ (۸۱۵/۲)

باب 3

تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور اولیاء عظام رحمہم اللہ کے

سنہری اقوال

چند مبارک ہستیوں کے ایمان افروز، اثر انگیز، لطائف وحقائق سے بھرپور پر مغز وپراثر اقوال ومعارف کا تذکرہ، جن کا مطالعہ ایمان کی تازگی اور روح کی بالیدگی کا ذریعہ ہے

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ

(م: 101ھ)

1- امیدوں کو لمبا مت کرو اور قیامت کو دور نہ سمجھو، کیونکہ جو مر گیا اس کی قیامت قائم ہوگئی۔

روضة الخطباء، ص: ٤٤٠

2- سنت کی مخالفت کر کے سلامتی حاصل نہیں ہو سکتی اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے مخلوق کی رضا حاصل نہیں کی جا سکتی۔

روضة الخطباء، ص: ٤٤٠

3- دنیا ایک دیمک زدہ امید کا نام ہے، گزر جانے والی گھڑی سے عبارت ہے، آخرت کی طرف جانے کا راستہ ہے اور موت کی طرف پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو حقیقت پر نگاہ رکھے، اپنے نفس کی خیر خواہی کا فیصلہ کرے، اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے، گناہوں سے احتراز کرے اور اپنے دل کو نورانی بنائے۔

4- تم جانتے ہو کہ تمہارے والد (حضرت آدم علیہ السلام) ایک لغزش کی وجہ سے جنت سے نکالے گئے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے توبہ کی وجہ سے ان کی لغزش کی معافی کا وعدہ فرمایا تھا۔ پس تم اپنے گناہوں سے ڈرتے رہو اور اپنے رب سے معافی کی امید رکھو۔

5- کوئی شخص اس قابل نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے اس کی اطاعت کی جائے۔

6- یاد رکھو! سب سے افضل عبادت فرائض کی ادائیگی اور حرام کاموں سے بچنا ہے۔

روضة الخطباء، ص: ٤٠٩

7- ایک دن سلیمان بن عبد الملک کے دل میں اپنی بادشاہت کے عروج پر تفاخر اور عجب پیدا ہوا۔ اس نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ اس عروج وارتقاء

کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''یہ خوشی کی چیز ہے اگر اس میں دھوکہ کی آمیزش نہ ہو، یہ بہت بڑی نعمت ہے بشرطیکہ اس کو زوال نہ ہو، بادشاہت ہے اگر اس کو برباد نہ ہونا ہو، مسرت ہے اگر اس کے بعد رنج نہ ہو، یہ لذتیں ہیں اگر ان کے بعد آفات کا سامنے نہ کرنا پڑے اور شرافت کی چیز ہے اگر اس کے ساتھ سلامتی مل جائے''

یہ سن کر سلیمان بن عبدالملک اتنا رویا کہ اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی۔

نفحة العرب، ص: ۱۳۰

8- ایک مرتبہ حج کے موقع پر سلیمان بن عبدالملک نے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ کیا تم اس لاتعداد مخلوق کو دیکھتے ہو جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شمار نہیں کر سکتا اور اس کے علاوہ کوئی رزق نہیں دے سکتا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''اے امیر مؤمنین! آج یہ آپ کی رعیت ہیں لیکن کل اللہ تعالیٰ کے دربار میں آپ کے مدمقابل ہوں گے''

یہ سن کر سلیمان بہت رویا اور کہا میں اللہ تعالیٰ سے مدد کا خواستگار ہوں۔

نفحة العرب، ص: ۱۲۹

9- قبر ہر ایک کو پکارتی ہے، ہر ایک کو پیغام دیتی ہے، ہر ایک کو ہر روز اپنے بارے میں بتاتی ہے، وہ نہایت فصیح اور صاف آواز کے ساتھ یہ اعلان کرتی ہے ''اے ابن آدم! تو مجھے بھول گیا، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں اجنبیت کا گھر ہوں، میں دہشت کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں، میں نہایت تنگی کا گھر ہوں، مگر اس شخص کے لئے نہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے وسیع کر دیا''

البداية والنهاية (۹/ ۱۰٤)

10- ایک مرتبہ کسی شخص نے آپ کو سیب اور دوسرے میوہ جات ہدیہ میں بھیجے، آپ نے واپس کر دیئے۔ بھیجنے والے نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہدیہ قبول کر لیا کرتے تھے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا:

((ان الهدية كانت له هدية، وهي اليوم لنا رشوة))

''ہدیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہدیہ ہوتا تھا لیکن آج ہمارے لئے رشوت ہے''

سیر أعلام النبلاء(۱٤۰/۵)

یعنی لوگ ہمیں ہدیہ دے کر ہم سے یہ امید رکھتے ہیں کہ ہم سے اپنے کام نکلوائیں گے۔

11- لوگوں نے جو بدعت بھی ایجاد کی ہے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی قباحت اور برائی کی دلیل موجود ہے یا اس میں خود عبرت ہے اس لئے کہ طریق سنت کو اس ذات حق تعالیٰ نے جاری کیا ہے جس نے پہلے یہ معلوم کرلیا تھا کہ اس طریق کے خلاف میں خطاولغزش، حماقت اور تکلیف ہے۔

سنن أبی داؤد(۲۸۵/۲)

12- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معاملات دین میں اتنا کلام کر چکے ہیں جو بالکل کافی ہے اور اس کو اتنا بیان کر دیا ہے جو شفا دینے والا ہے، پس ان کے طریقہ سے کمی وکوتاہی کرنے کی کوئی گنجائش نہیں اور ان سے زیادتی کرنے کا بھی کسی میں حوصلہ نہیں اور بہت سے لوگوں نے ان کے طریقہ میں کوتاہی کی وہ مقصد سے دور رہ گئے اور بہت سے لوگوں نے ان کے طریقہ سے زیادہ کا ارادہ کیا وہ غلو میں مبتلا ہو گئے اور یہ حضرات افراط وتفریط اور کوتاہی کے درمیان ایک راہ مستقیم پر تھے۔

سنن أبی داؤد(۲۸۵/۲)

13- اسلاف جو قیل وقال سے بچے ہیں وہ علم کی وجہ سے بچے (نہ کہ عجز وناواقفیت سے) اور مکمل بصیرت پر انہوں نے لوگوں کو قیل وقال سے روکا ہے اور اگر وہ بحث کرنا چاہتے تو وہ سب سے زیادہ اس پر قادر تھے۔

ثمرات الاوراق،ص:۲۱۵

14- اس قیاس کو اختیار کرو جو تم سے پہلے حضرات (صحابہ) کی رائے کے موافق ہو

کیونکہ وہ لوگ تم سے زیادہ علم والے تھے۔

فضل علم السلف لابن رجب، ص: ۲۰

15- مجھے ہرگز یہ پسند نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مسائل فروعیہ کا اختلاف نہ ہوتا کیونکہ اگر ایک ہی قول ہوتا تو لوگ تنگی میں پڑ جاتے۔ یہ حضرات مقتداء اور پیشوا ہیں جو شخص ان میں سے کسی کے مذہب پر عمل کرے، اس کے لئے اس کی گنجائش ہے۔

جامع بیان العلم، ص: ۱۴۳

16- ایک مرتبہ کسی نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی باہمی جنگ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا:

((دماء ظهر الله عنها سيوفنا أفلا نظهر عنها السنتنا))

''یہ وہ خون ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ہماری تلواروں کو محفوظ رکھا ہے تو اب ہم اپنی زبانوں کو اس خون سے آلودہ کرلیں''

حیوۃ الحیوان (۱/۳۸٤)

17- جب عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنا سارا مال بانٹ دیا، لوگوں نے کہا کہ اپنے بچوں کے لئے کچھ نہیں چھوڑا تو فرمایا:

''اگر میرا اولاد صالح ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ'' اللہ تعالیٰ مومنین کا کارساز ہے اور اگر غیر صالح ہے تو میں ان پر اپنے پیسے کو ضائع نہیں کرنا چاہتا''

البدایة والنهایة (۹/۲۰۰)

18- میں نے حاسد سے بڑھ کر کسی ظالم کو مظلوم کے ساتھ زیادہ مشابہ نہیں دیکھا، کیونکہ حاسد کو ہمیشہ غم رہتا ہے۔ الرسالة القشیریة، ص: ۲۱٤

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

(م:110ھ)

1- خدا کی قسم! اگر تم میں سے کوئی شخص اس زمانے کو دیکھ لیتا جسے میں نے دیکھا اور ان لوگوں سے ملاقات کرتا جنہیں میں نے دیکھا ہے تو اس کی صبح شام اس حال میں ہوتی کہ وہ اپنے اعمال کی کمی اور ان کے اعمال واخلاق کے کمال پر پریشان وسرگرداں رہتا، تم میں بہت زیادہ کوشش کرنے والا خود کو کھیل کود میں مصروف خیال کرتا اور تم میں بڑھ چڑھ کر عمل کرنے والا خود کو کوتاہ گردانتا۔

روضة الخطباء،ص:٤٤٤

2- اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جن کے دل آخرت کے غم میں غمگین رہتے ہیں، وہ کسی کے بارے میں بدخواہی نہیں کرتے، ان کے نفوس پاک دامن ہیں اوران کی ضروریات کم ہیں۔ جب ان پر سختی کے دن آتے ہیں تو وہ صبر کرتے ہیں اور آخرت کی آسانیوں کو مدنظر رکھ کر دنیا کی مشکلوں کو برداشت کرتے ہیں۔ جب رات چھا جاتی ہے تو وہ اپنے رب کے دربار میں حاضر ہوکر گریہ وزاری میں لگ جاتے ہیں، اللہ کی خشیت سے ان کے آنسو بہہ بہہ جاتے ہیں اور اللہ کے خوف سے ان کے دل لرز رہے ہوتے ہیں۔ وہ اپنا دن اس حال میں گزارتے ہیں کہ وہ بردباری اور تقویٰ کا پیکر معلوم ہوتے ہیں۔ وہ اپنے حالات کو یوں چھپا کر رکھتے ہیں کہ ان کی عفت کی بنا پر دیکھنے والا انہیں مال دار خیال کرتا ہے۔ خشیت نے ان کا یہ حال کردیا کہ آپ انہیں مریض خیال کریں گے حالانکہ وہ مریض نہیں ہیں بلکہ جہنم کے خوف نے انہیں بیمار کردیا ہے۔ وہ لوگ حلال چیزوں سے بھی اتنا زہد برتتے ہیں جتنا تم حرام چیزوں سے بھی نہیں کرتے۔ جتنا تم اپنی آنکھوں سے اپنی

دنیا کو دیکھتے ہو وہ اس سے زیادہ اپنے دل (کی آنکھ) سے اپنے دین پر نگاہ رکھتے ہیں۔ ان کو اپنی نیکیوں پر سزا ملنے کا اتنا ڈر ہوتا ہے جتنا تمہیں اپنے گناہوں پر بھی نہیں ہوتا۔ یاد رکھو! یہ لوگ اللہ کی جماعت ہیں اور اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہونے والی ہے۔

روضة الخطباء، ص: ٤٤٤

3- اے ابن آدم! اپنی دنیا کو آخرت کے بدلے بیچ دے تجھے دونوں کا نفع حاصل ہوگا۔ اگر تو نے آخرت کو دنیا کے بدلے بیچا تو تجھے دونوں کا نقصان ہوگا۔

روضة الخطباء، ص: ٤١١

4- اے ابن آدم! جب تم لوگوں کو خیر کے اعمال میں مصروف دیکھو تو اس میں ان سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور جب لوگوں کو بدی کا شکار دیکھو تو ان پر رشک مت کرو۔

روضة الخطباء، ص: ٤١١

5- اے ابن آدم! یاد رکھ، جب سے تیری ماں نے تجھے پیدا کیا ہے اس وقت سے تو اپنی عمر کم کر رہا ہے۔

روضة الخطباء، ص: ٤١٢

6- اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو دیکھے اور تفکر کرے، تفکر کرنے کے بعد عبرت حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر بھی رحم کرے جو دیکھے اور صبر کرے، بہت سے لوگ دیکھتے ہیں لیکن صبر نہیں کرتے۔

روضة الخطباء، ص: ٤١٢

7- مؤمن وہ نہیں جو دین کو اپنی رائے سے حاصل کرے بلکہ مؤمن تو وہ ہے جو دین کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے حاصل کرے۔ یعنی دین کے حصول کے لئے انہی ذرائع کو استعمال کرے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں۔

روضة الخطباء، ص: ٤١٢

8- اے ابن آدم! ایمان سجنے سنورنے اور اظہار خواہش کا نام نہیں ہے بلکہ ایمان تو وہ

ہے جو دل میں بیٹھا ہو اور عمل اس کی تصدیق کرے۔

روضة الخطباء، ص: ٤١٣

9- جو شخص مجمع میں اپنی مذمت بیان کرے، اس نے درحقیقت اپنی مدح کی (کیونکہ ظاہر یہی ہے کہ اس وقت لوگ اس کی مدح کریں گے) اور یہ کید نفس ہے کہ لوگوں سے اپنی مدح کرا کے خوش ہونا چاہتا ہے جس کی سبیل یہ نکالی ہے کہ خود اپنی مذمت کرنے لگے، اور یہ علامات ریا میں سے ہے۔

ثمرات الاوراق، ص: ١١٠

10- اہل جنت کا دخول جنت میں اور اہل جہنم کا جہنم میں ان کے اعمال کی وجہ سے ہوگا، ہر فریق کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت یا دوزخ میں رہنا محض نیت پر مبنی ہوگا، کیونکہ اہل جنت کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ ہمیشہ دنیا میں رہتے تو اطاعت کرتے اور اہل دوزخ کی نیت یہ تھی کہ اگر زندہ رہتے تو ہمیشہ کفر وشرک کرتے۔

تنبیه المغترین، ص: ٩

11- ایک مرتبہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جماعت کو دیکھا جو بعض مسائل علمیہ میں بحث ومجادلہ کر رہے تھے تو فرمایا:

((هؤلاء قوم ملوا العبادة وخف عليهم القول وقَلَّ ورعهم فتكلموا))

''یہ لوگ عبادت سے اکتا گئے اور باتیں بنانا انہیں آسان معلوم ہوا اور تقوی ان کا کم ہو گیا اس لئے کلام کو مشغلہ بنالیا''

ثمرات الاوراق، ص: ٢١٥

12- فتنہ جب اول ظاہر ہوتا ہے تو اس کو عالم ہی پہچانتا ہے اور جب ختم ہو جاتا ہے تو ہر جاہل بھی اس کو پہچان لیتا ہے۔

طبقات ابن سعد (١٢١/٧)

13- اہل بدعت اور خواہشات نفسانیہ کی پیروی کرنے والوں کی نہ باتیں سنو، نہ ان سے

مناظرے کرو اور نہ ان کی ہم نشینی اختیار کرو۔

طبقات ابن سعد(۷/۱۲۱)

14- فقیہ وہ شخص ہے جو متقی اور زاہد اور بڑوں سے بڑھنے کی فکر نہ کرے اور چھوٹوں سے تمسخر نہ کرے۔

طبقات ابن سعد(۷/۱۲۹)

15- ایسا دائمی خوف' جو دل کے ساتھ وابستہ ہو چکا ہو' خشوع کہلاتا ہے۔

الرسالة القشيرية،ص ۲۰۰

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ جب خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ انہیں خلیفہ عادل کی صفات سے مطلع کریں۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں لکھا:

امام عادل، کو اللہ تعالیٰ نے ہر ٹیڑھے پن کو سیدھا کرنے والا اور ہر ظلم کا قلع قمع کرنے والا بنایا ہے، وہ ہر فاسد کے لئے صلاح، ہر ضعیف کے لئے قوت، ہر مظلوم کے لئے انصاف اور ہر غمگین کے لئے جائے پناہ بنایا ہے۔

امام عادل، اس مشفق نگران کی طرح ہے جو اپنے اونٹوں کے ساتھ شفقت اور نرمی کا معاملہ کرتا ہے اور ان کے لئے بہترین چراگاہ تلاش کرتا ہے۔ انہیں نقصان دہ چارے اور ہلاک کرنے والے درندوں سے بچاتا ہے۔ انہیں گرمی سردی کی تکلیف سے دور رکھتا ہے۔

امام عادل، اس شفیق باپ کی طرح ہے جو اپنی اولاد کے ساتھ شفقت کا معاملہ کرتا ہے، بچپن میں ان کے لئے محنت و کوشش کرتا ہے اور بڑے ہونے پر انہیں تعلیم دیتا ہے۔ زندگی بھر ان کے لئے کماتا اور محنت کرتا ہے اور اپنے مرنے کے بعد ان کے لئے ذخیرہ چھوڑ جاتا ہے۔

امام عادل، اس شفقت کرنے والی اور مہربان ماں کی طرح ہے جس نے بڑی تکلیف کے ساتھ اپنے بچے کو پیٹ کے اندر رکھا اور اس کو تکلیف کے ساتھ جنا، وہ

اس کو بچپن سے اس طرح پالتی ہے کہ اس کے بیدار رہنے سے خود بھی بیدار رہتی ہے اور اس کے سکون سے ماں کو بھی سکون ملتا ہے۔ کبھی اس کو دودھ پلاتی ہے اور کبھی اس کا دودھ چھڑاتی ہے۔ اس کی عافیت سے خوش ہوتی ہے اور بیماری سے غمگین۔

امام عادل، یتیموں کا نگران ہے، غریبوں کے لئے ذخیرہ کرنے والا ہے، چھوٹوں کی پرورش کرتا ہے اور بڑوں کے نان نفقہ کا بوجھ برداشت کرتا ہے۔

امام عادل، پسلیوں کے درمیان دل کی طرح ہے، تمام اعضاء اس کی درستگی سے ٹھیک ہوجاتے ہیں اور اس کے بگاڑ سے تمام اعضاء میں بگاڑ آجاتا ہے۔

امام عادل، اللہ تعالیٰ اور بندوں کے درمیان واسطہ ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام خود سنتا ہے اور بندوں کو سناتا ہے، اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے اور بندوں کو دکھاتا ہے۔ وہ خود بھی اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار ہوتا ہے اور بندوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کی طرف لاتا ہے۔

اس کے بعد حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کو مزید نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

> ''اے امیر مؤمنین! جن چیزوں کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالک بنایا ہے ان میں اس غلام کی طرح نہ ہوجائیں جس کو اس کے مالک نے امانت دار سمجھ کر اپنے مال کی حفاظت پر مقرر کیا لیکن اس نے مال کو تباہ کردیا اور اس کے اہل وعیال کو مفلسی میں ڈال دیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے اہل وعیال فقیر محتاج ہوگئے اور اس کا مال برباد ہوگیا۔
>
> اے امیر مؤمنین! جان لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے خباثت اور خواہشات سے روکنے کے لئے حدود نازل کی ہیں اور جب حاکم ہی ان برائیوں میں مبتلا ہوجائے تو آپ خود اندازہ کرلیجئے کہ اللہ تعالیٰ اسے کیسی سزا دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قصاص کو اپنے بندوں کی زندگی

بنا کر نازل کیا ہے تو جب وہی شخص لوگوں کو قتل کرنے لگے جسے قصاص لینے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے تو نظام عالم کی بربادی کی کیا انتہا ہوگی۔

اے امیر مؤمنین! موت کو یاد کیجئے، تا کہ موت کے بعد آنے والی پریشانیوں سے نجات حاصل ہو سکے۔

اے امیر مؤمنین! جس جگہ آپ آج ہیں اسے چھوڑ کر ایک دوسرے گھر میں منتقل ہونا ہے، وہ ایک گڑھا ہے جس میں ڈال کر آپ کے دوست احباب رخصت ہو جائیں گے، وہاں آپ کو ایک لمبا عرصہ گزارنا ہے۔ آپ کو اس دن کے لئے توشہ اکٹھا کرنا چاہئے جس دن ہر شخص اپنے ماں باپ، بیوی بچوں اور بھائی بہن سے الگ ہو جائے گا۔ اس وقت کا استحضار کیجئے جب مردوں کو زندہ کر کے قبروں سے نکالا جائے گا۔ جو باتیں دلوں میں تھیں اب ظاہر کر دی جائیں گی اور نامہ اعمال نہ کسی چھوٹے گناہ کو چھوڑے گا نہ کسی بڑے کو۔

اے امیر مؤمنین! امید کے خاتمے اور موت کی آمد سے پہلے رعایا کے ساتھ نرمی کیجئے۔ کسی کے ساتھ خلاف شرع اور ظالمانہ سلوک ہرگز روا نہ رکھیں۔ قوی لوگوں کو ضعیفوں پر مسلط نہ کریں کیونکہ وہ کسی مسلمان کے حق میں نہ قرابت کا لحاظ رکھتے ہیں اور نہ عہد و پیمان کا، اگر آپ نے ایسا کیا تو اپنے گناہوں کے ساتھ دوسروں کا وبال بھی آپ پر ہوگا اور اپنے بوجھ کے ساتھ دوسروں کا بوجھ بھی اٹھانا ہوگا۔ جن چیزوں سے وہ راحت کی زندگی گزارتے ہیں اس سے آپ دھوکہ کا شکار ہرگز نہ ہوں، کیونکہ اس میں آپ کا نقصان ہے۔ اسی طرح ان لوگوں کے دھوکہ میں بھی ہرگز نہ آئیں جو دنیا میں مزے

سے رہتے ہیں۔ اپنی آج کی طاقت کو ملاحظہ نہ کریں بلکہ اپنی اس وقت کی طاقت کو مدنظر رکھیں جب آپ کو فرشتوں، انبیاء اور رسولوں کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا اور اس حیّ وقیوم ذات کے سامنے چہرے جھکے ہوئے ہوں گے۔

اے امیر مؤمنین! اگر چہ میں نے آپ کو اس درجہ کی نصیحت نہیں کی جو ارباب علم و دانش کا خاصہ ہے لیکن میں نے آپ کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی کرنے میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ آپ میرے خط کو اس دوست کی کڑوی دوائی کی طرح سمجھیں جو صرف اس لئے بدذائقہ دوائی کھلاتا ہے تاکہ میرے چاہنے والے کو عافیت اور صحت نصیب ہو جائے۔

اے امیر مؤمنین! آپ پر سلامتی نازل ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت وبرکت ہو۔

نفحة العرب، ص: ۹۷-۱۰۲

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

(م:150ھ)

امام صاحب علم وحکمت میں اپنے معاصرین میں ممتاز مقام رکھتے تھے اور ان کی عقل مندی، حاضر جوابی، معاملہ فہمی کے سب لوگ قائل تھے۔ان کے بہت سے حکیمانہ اقوال کتابوں میں مذکور ہیں، چند اقوال ملاحظہ ہوں:

1- علماء دین کے واقعات بیان کرنا اور ان کی مجلسوں میں بیٹھنا میرے نزدیک بہت سے فقہی مباحث سے بہتر ہے کیونکہ ان کے اقوال ومجالس ان کے آداب واخلاق ہیں۔

2- کوئی شدید ضرورت پیش آجائے تو پوری کیے بغیر کھانا نہ کھاؤ، کیونکہ کھانا عقل میں ثقل پیدا کردیتا ہے۔

3- جوشخص وقت سے پہلے عزت وشرف اور سیادت طلب کرے گا، زندگی بھر ذلیل رہے گا۔

4- جوشخص علم دین دنیا کے لیے حاصل کرے گا، اس کی برکت سے محروم رہے گا، اور علم اس کے دل میں راسخ نہیں ہوگا اور نہ ہی اس سے کسی کو نفع پہنچے گا۔ سب سے بڑی عبادت اللہ پر ایمان ہے اور سب سے بڑا گناہ کفر ہے۔

5- جوشخص بغیر تفقہ کے حدیث پڑھتا ہے وہ اس عطار کے مانند ہے جو دوا فروخت کرتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ کس مرض کے لیے ہے، اس کو طبیب بتاتا ہے، اسی طرح محدث حدیث جانتا ہے مگر فقیہ کا محتاج ہوتا ہے۔

6- جب کوئی عورت اپنی جگہ سے اٹھ جائے تو اس کی جگہ پر جب تک گرم رہے نہ بیٹھو۔

7- میں نے ابتداء میں گناہ کے کام ذلت ورسوائی کے ڈر سے چھوڑے اور آخر میں یہ

عمل دین و دیانت بن گیا۔

8- قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ مجھ کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا تو حضرت علی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما اور ان کے معاملات کے بارے میں سوال نہیں کرے گا، بلکہ جن باتوں کا مجھ کو مکلف کیا ہے، ان ہی کے بارے میں سوال کرے گا۔ میرے لیے انہی میں مشغول رہنا بہتر ہے۔

9- امام صاحب اکثر یہ اشعار پڑھتے تھے:

عطاء ذی العرش خیرٌ من عطائکم
وسیبہ واسعٌ یرجیٰ وینتظر
انتم یکدر ما تعطون منّکم
واللّٰہ یعطی بلا منٍّ ولا کدر

''عرش والے کی عطا تمہاری عطا سے بہتر ہے اور اس کی دَین وسیع ہے جس کی امید کی جاتی ہے، تم جو کچھ دیتے ہو اس کو تمہارا احسان جتانا خراب کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بلا احسان جتائے بلا کسی خرابی کے دیتا ہے''

سیرت ائمہ اربعہ، ص: ۹۵۔۹۷

10- امام ابو یوسف کا بیان ہے کہ ایک دن بارش ہو رہی تھی، ہم لوگ امام صاحب کے حلقہ درس میں ان کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے، حاضرین میں داؤد طائی، قاسم بن معن، عافیہ بن یزید، وکیع بن جراح، مالک بن مغول اور زفر بن ہذیل رحمہم اللہ بھی شامل تھے، امام صاحب نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

''تم لوگ میرے دل کا سرور اور آنکھوں کا نور ہو، میں نے تم لوگوں کو تفقہ فی الدین میں اس قابل بنا دیا ہے کہ لوگ تمہاری اتباع کریں، تم میں سے ہر ایک عہدہ قضاء کی صلاحیت رکھتا ہے، میں اللہ تعالیٰ اور تمہارے علم کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ علم دین کو

اجرت اور مزدوری کی ذلت سے محفوظ رکھنا اور اس کو ذریعہ معاش نہ بنانا۔ اگر تم لوگوں میں سے کوئی عہدہ قضاء میں مبتلا ہو جائے اور اس بارے میں اپنے اندر کوتاہی یا خرابی محسوس کرے جس سے عوام بے خبر ہوں تو اس کے لئے اس منصب میں رہنا جائز نہیں ہے اگر مجبوراً اس منصب پر جانا ہی پڑے تو عوام سے بے تعلق نہ ہو، پانچوں وقت محلّہ کی مسجد میں عام مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھو اور ان کی دینی ضروریات معلوم کرو، اگر درمیان میں بیمار پڑ جاؤ اور مجلس قضاء میں حاضر نہ ہو تو وظیفہ سے غیر حاضری کے دن ساقط کردو اور جو فیصلہ میں ناانصافی کرے گا، اس کا فیصلہ جائز اور قابل قبول نہیں ہوگا''

سیرت ائمہ اربعہ، ص:۷۷بحوالہ تاریخ بغداد، ۱۳/ ۳۶۱

11- جو شخص میرے بارے میں جہالت اور غلط فہمی کی بنیاد پر کوئی نامناسب اور غلط بات کہے وہ سب معاف ہے، لیکن جو باوجود علم کے جان بوجھ کر کچھ کہے تو اس کے نامہ اعمال میں اس کا اثر موجود رہے گا اس لئے کہ علماء کی غیبت ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی باقی رہتی ہے۔

الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان، ص:۹۰

12- ایک مرتبہ کسی نے آپ سے کہا ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو!'' یہ سن کر آپ کانپ اٹھے اور اپنے سر کو جھکالیا پھر فرمایا:

''اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ تجھے بہتر جزا دے، بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اس وقت کسی نصیحت کرنے والے کے محتاج ہوتے ہیں جب ان کے سینوں سے علم کا فیضان برس رہا ہو اور وہ اس بارے میں خوش فہمی میں مبتلا ہو رہے ہو، یہاں تک کہ وہ اپنے اعمال میں صرف اللہ کو ہی راضی کرنے کا ارادہ کرلیں۔ میں جانتا

ہوں کہ اللہ عزوجل یقیناً مجھ سے سوال کرے گا اور میں یقیناً سلامتی کے حصول کا متمنی اور حریص ہوں''

الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفة النعمان، ص:۹۱

13- امام صاحب رحمہ اللہ کی عادت تھی کہ جب کوئی آنے والا آپ کے پاس آتا اور ادھر ادھر کی باتیں شروع کرتا کہ ایسا ہوا اور ویسا ہوا اور اس کو زیادہ کرتا تو فرماتے:

''اس کو چھوڑو! لوگوں کی ایسی بات نقل کرنے سے بچو جس کو وہ پسند نہ کرتے ہوں، جو شخص میرے بارے میں ناپسندیدہ بات کہے اللہ تعالیٰ اسے معاف کرے اور جو اچھی بات کہے اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔ دین میں سمجھ حاصل کرو۔ لوگوں کو ان کے کاموں میں لگا رہنے دو اس چیز کے بارے میں جو انہوں نے اپنے نفس کے بارے میں منتخب کر لی ہے، اگر تم لوگوں کی عزتیں اچھالنے کے پیچھے لگ گئے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ذلیل کر دے گا اور تمہیں لوگوں کا محتاج بنا دے گا''

الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفة النعمان، ص:۹۲

14- ایک مرتبہ آپ نے امیر کوفہ سے فرمایا:

''سلامتی کے ساتھ روٹی کا ایک ٹکڑا، ایک پیالہ پانی، ایک کپڑا پوستین کا بہتر ہے، ایسی نعمتوں میں عیش کرنے سے جس کے بعد ندامت ہو، لوگوں کے بارے میں ایسی باتوں کے کرنے سے پرہیز کرو جنہیں وہ ناپسند کرتے ہوں جو شخص میری برائی بیان کرے اللہ تعالیٰ اسے معاف کرے اور جو شخص میرے حق میں کلمہ خیر کہے اللہ تعالیٰ اسے نیک اجر عطا فرمائے۔ دین میں تفقہ حاصل کرو اور لوگوں کو اس حال پر چھوڑو جو انہوں نے اپنے لئے پسند کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں تمہارا محتاج بنائے گا جس کے نزدیک اس کا نفس

معظم ہوگا دنیا اور اس کی تمام سختیاں اس کے نزدیک ذلیل ہوں گی

جو شخص تمہاری بات کاٹے اسے کسی قابل مت گن اس لئے کہ وہ علم و

ادب کا دوست دار نہیں۔ اپنے دوست (یعنی نفس) کے لئے گناہ

اور اپنے غیر (یعنی وارث) کے لئے مال مت جمع کر"

الخیرات الحسا ن فی مناقب الامام ابی حنیفة النعمان،ص:۱۵۱

15- معافی موصلی فرماتے ہیں "امام صاحب میں دس باتیں ایسی تھیں کہ ایک بھی کسی شخص میں ہوتو وہ اپنے وقت کا رئیس اور اپنے قبیلہ کا سردار ہو، وہ دس باتیں یہ ہیں:

1- پرہیزگاری

2- سچ بولنا

3- عفت

4- لوگوں کی خاطر و مدارت کرنا

5- سچی محبت رکھنا

6- اپنے نفع کی باتوں پر متوجہ نہ ہونا

7- زیادہ تر خاموش رہنا

8- ٹھیک بات کہنا

9- عاجزوں کی مدد کرنا

10- اگرچہ وہ عاجز دشمن ہو

الخیرات الحسا ن فی مناقب الامام ابی حنیفة النعمان،ص:۱٤۲

16- اگر دین میں تنگی ہو جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں کبھی فتوی نہ دیتا، جن چیزوں کی بدولت جہنم میں جانے کا خوف ہوسکتا ہے ان میں سب سے زیادہ خوف ناک چیز فتوی ہے۔

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص:۱۱۱ بحوالہ الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفة النعمانؒ

17- میں نے کبھی کسی کی برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیا اور میں نے کبھی کسی پر لعنت نہیں

کی اور میں نے کسی مسلمان یا ذمی کافر پر کبھی ظلم نہیں کیا اور میں نے کبھی کسی کو دھوکہ دیا نہ کسی سے خیانت کی۔

18- جو وقت سے پہلے بڑا بننے کا خواہشمند ہوتا ہے وہ ذلیل ہو جاتا ہے۔

19- اگر علماء اولیاء اللہ نہیں تو پھر دنیا و آخرت میں کوئی ولی اللہ نہیں۔

20- جسے اس کا علم حرام چیزوں سے نہ روکے وہ خسارہ میں ہے۔

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص:۱۳ بحوالہ الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمانؒ

21- ایک مرتبہ ایک صاحب سے فرمایا جب میں چل رہا ہوں یا لوگوں سے بات کر رہا ہوں یا سو رہا ہوں یا آرام کر رہا ہوں تو ان اوقات میں مجھ سے دین کی بات نہ پوچھا کرو کیونکہ ان اوقات میں آدمی کے خیالات مجتمع نہیں ہوتے۔

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص:۱۴ بحوالہ الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمانؒ

22- تمام طاعات میں سب سے عظیم طاعت ایمان ہے اور تمام گناہوں میں بدترین گناہ کفر ہے۔ جو ایمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا رہا اور بدترین گناہ سے بچتا رہا تو باقی گناہوں کی مغفرت کی امید ہے۔

23- حکمت (یعنی دین کی صحیح سمجھ کی بات) اس شخص کے سامنے مت بیان کرو جو اسے سننا نہ چاہتا ہو اور جو شخص تمہاری بات درمیان میں کاٹ دے اسے خاطر میں نہ لاؤ کیونکہ اسے علم و ادب میں تم سے محبت نہیں ہے۔

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص:۱۳ بحوالہ عقود الجمان فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان للامام شمس الدین محمد بن یوسفؒ الصالحی الدمشقی (م:۹۴۲ھ) ص:۳۰۷

24- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ اس مقام تک کیسے پہنچے؟ تو فرمایا میں نے استفادہ (یعنی علم حاصل کرنے) میں کبھی تکبر سے کام نہیں لیا اور افادہ (علم پہنچانے) میں کبھی بخل نہیں کیا۔

مقدمۃ الدر المختار، ص:۹

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ

(م:161ھ)

1- حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کی وفات کے بعد میں نے ان کو خواب میں دیکھا تو ان سے عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمادیجئے، آپ نے فرمایا:

((أقلّ من معرفة الناس))

''لوگوں سے جان پہچان کم کرو''

منہاج العابدین، ص:١٦

2- ((اسلكوا سبيل الحق ولا تستوحشوا من قلة أهله))

''تم حق کے راستے پر چلو اور اس سے نہ گھبراؤ کہ اہل حق تعداد میں کم ہیں''

کتاب الاعتصام(١/٢٨)

3- اس شخص میں کوئی خیر نہیں جس کو لوگوں سے ایذاء نہ پہنچے، اور بندہ حلاوت ایمان کا ذائقہ اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک کہ چاروں طرف سے اس پر بلائیں نازل نہ ہوں۔

تاریخ ابن عساکر(١/٢٤٥)

4- ایک مرتبہ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ عسقلان تشریف لے گئے۔ تین روز تک ٹھہرے، کوئی شخص کوئی مسئلہ یا دین کی بات پوچھنے کے لئے نہ آیا تو اپنے رفیق سے فرمایا کہ بھائی میرے لئے سواری کرایہ پر لادو کہ میں اس شہر سے نکل جاؤں کیونکہ یہ ایسا شہر ہے کہ اس میں علم مرجائے گا۔

جامع العلم لابن عبد البر، ص:٨٢

5- میں نے ورع سے زیادہ آسان کوئی چیز نہیں دیکھی۔ جو چیز تمہارے دل میں کھٹکے اسے چھوڑ دو۔

الرسالة القشيرية،ص:١٥٦

6- سب سے زیادہ عزت والے پانچ طرح کے لوگ ہیں:

(1) عالم جو زاہد بھی ہو

(2) فقیہ جو صوفی ہو

(3) مالدار جو متواضع بھی ہو

(4) محتاج جو شاکر بھی ہو

(5) سید زادہ جو سخی بھی ہو

الرسالة القشيرية،ص:٢٠٢

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ

(م:894ء/161ھ)

1- ایک مرتبہ ایک شخص نے دریافت کیا کہ حق تعالیٰ نے قرآن کریم میں دعا قبول فرمانے کا وعدہ کیا ہے، فرمایا:

﴿اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾

المومن:٦٠

''تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا''

مگر ہم بعض کاموں کے لئے زمانہ دراز سے دعا کر رہے ہیں، قبول نہیں ہوتی، اس کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ''تمہارے قلوب مردہ ہو چکے ہیں اور مردہ دلوں کی دعا قبول نہیں ہوتی، دل کی موت کے اسباب یہ ہیں:

1- تم نے حق تعالیٰ کو پہچانا مگر اس کا حق ادا نہیں کیا۔
2- تم نے کتاب اللہ کو پڑھا مگر اس پر عمل نہیں کیا۔
3- تم نے محبت رسول ﷺ کا دعویٰ تو کیا مگر آپ کی سنت کو چھوڑ بیٹھے۔
4- شیطان کی دشمنی کا دعویٰ کیا مگر اعمال میں اس کی موافقت کی۔
5- تم کہتے ہو کہ ہم جنت کے طالب ہیں مگر اس کے لئے عمل نہیں کرتے۔

كتاب الاعتصام(١٠٦/١)

2- ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص سے طواف کرتے ہوئے کہا ''جان لو! جب تک تم یہ چھ گھاٹیاں عبور نہ کرلو، صالحین کا درجہ حاصل نہیں کر سکتے:

1- ناز و نعمت کا دروازہ بند کر دو اور سختی کا دروازہ کھول لو
2- عزت کا دروازہ بند کر کے ذلت کا دروازہ کھول لو
3- آرام، راحت و آسانی کا دروازہ بند کر کے محنت کا دروازہ کھول لو
4- سونے کا دروازہ بند کر کے جاگنے کا دروازہ کھول لو
5- مالداری کا دروازہ بند کر کے فقر و فاقہ کا دروازہ کھول لو۔
6- امیدوں کا دروازہ بند کر کے موت کی تیاری کا دروازہ کھول لو۔

الرسالة القشيرية،ص:١٤

3- سمجھدار اور دانش مند انسان دنیا سے نکلنے سے پہلے دنیا سے نکل چکا ہوتا ہے۔

الرسالة القشيرية،ص:٣٠٦

4- ہم نے فقر مانگا تو مالداری نے ہمارا استقبال کیا، لوگوں نے مالداری مانگی تو فقر نے ان کا استقبال کیا۔

الرسالة القشيرية،ص:٣٧٥

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ

(م:179ھ)

1- اہل علم کی کئی قسمیں ہیں ایک وہ جو عالم اپنے علم پر عمل کرتا ہے، اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾

الفاطر:۲۸

''اللہ سے ڈرنے والے تو علماء ہی ہیں''

دوسرے وہ عالم جو علم حاصل کر کے دوسروں کو نہ سکھائے، اس کے متعلق فرمانِ خداوندی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى﴾

البقرۃ:۱۵۹

''جو چھپاتے ہیں اس چیز کو جو ہم نے اتاری بینات اور ہدایت میں سے''

تیسرا وہ عالم جو علم حاصل کر کے دوسروں کو سکھاتا ہے، مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا ہے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

﴿أُولٰٓئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ﴾

الأعراف:۱۷۹

''یہ تو محض جانور ہی ہیں، بلکہ جانوروں سے بھی زیادہ بے راہ ہیں''

2- علامہ زبیری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صاحب سے کہا جب میں لوگوں کو امر بالمعروف کرتا ہوں تو ان میں سے کچھ لوگ میری بات مان لیتے ہیں، اور کچھ لوگ مجھے تکلیف دیتے ہیں، میری برائی کرتے ہیں، اور میرے ساتھ سختی سے پیش

آتے ہیں، ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہئے؟ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"اگر تم کو ڈر ہے اور تم سمجھتے ہو کہ لوگ تمہاری بات نہیں مانیں گے تو ان کو چھوڑ دو، اور دل میں ان کی برائی سے بیزاری رکھو، اس میں تمہارے لیے گنجائش ہے، اور جس شخص سے تم کو گزند کا خطرہ نہ ہو اس کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو، اور اس کو حکم خداوندی پر عمل سمجھ کر کرو، ایسی صورت میں تم خیر ہی دیکھو گے، خاص طور سے جب تم میں اس معاملہ میں نرمی ہو، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو حکم دیا تھا کہ فرعون سے نرم بات کریں، ایسی صورت میں سننے والا تمہاری بات پر دھیان دے گا اور اس کو قبول کرے گا"

ترتیب المدارک (۱/۱۸۷، ۱۹۰)

3- باطل سے قربت ہلاکت ہے، باطل بات میں حق سے دوری ہے، دین اور شرافت میں خرابی کے بعد ملنے والی دنیا میں خیر نہیں۔ اگرچہ کتنی ہی زیادہ ہو۔

4- مجھے معلوم ہوا ہے کہ قیامت میں جن باتوں کا سوال انبیاء علیہم السلام سے کیا جائے گا، ان ہی باتوں کا سوال علماء سے کیا جائے گا۔

5- منافقوں کی مثال مسجد میں ایسی ہی ہے جیسے چڑیا پنجرے میں ہو کہ جوں ہی اس کا دروازہ کھلا چڑیا اڑ گئی۔

6- علم دین کثرت روایت سے نہیں آتا، بلکہ وہ نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ دل میں ڈال دیتا ہے، تحصیل علم بہت خوب ہے، البتہ تم دیکھو کہ اس بارے میں صبح سے شام تک کیا کرنا ہے، اس کو اختیار کرو۔

7- ایک مرتبہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مطرف سے پوچھا کہ میرے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں؟ مطرف نے بتایا کہ دوست تعریف کرتے ہیں اور دشمن برائی کرتے ہیں۔ امام صاحب نے فرمایا کہ لوگوں کا یہی حال ہے کہ دوست اور دشمن دونوں ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم کو لوگوں کی زبان درازی سے محفوظ رکھے۔

8- اس امت کا آخری طبقہ اسی بات سے صلاح وفلاح پا سکتا ہے جس سے اس کا پہلا طبقہ کامیاب ہوا ہے۔

9- معاصی کی ابتداء کبر، حسد اور کنجوسی سے ہوتی ہے۔

10- تم جس چیز سے چاہو نرمی وتسامح کرو، مگر اپنے دین میں نرمی وتسامح نہ کرو۔

11- اللہ تعالیٰ کا عرش پر مستوی ہونا معلوم ہے، اس کی کیفیت مجہول ہے اور اس کے بارے میں بات کرنا بدعت ہے۔

12- اگر تم کو دو باتوں میں شک اور تردد ہو تو جو بات تمہارے زیادہ موافق ہو، اسی کو اختیار کرو۔

13- تم علم سے پہلے حلم حاصل کرو۔

14- جو شخص اپنی باتوں میں سچائی اختیار کرے گا، اپنی عقل سے آخری عمر تک مستفید ہوتا رہے گا، اور دوسرے لوگوں کی طرح بڑھاپے میں اس کو نسیان اور بکواس سے نجات رہے گی۔

15- اللہ کا ادب قرآن میں ہے، اس کے رسول کا ادب سنت اور حدیث میں ہے اور صالحین کا ادب فقہ میں ہے۔

تذكرة الحفاظ (۱/۱۹۷)، ترتيب المدارك (۱/۱۸۸)

16- فتویٰ میں غایت احتیاط کے بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میرے لیے یہ سخت گراں اور مشکل ہے کہ مجھ سے حلال وحرام کے بارے میں پوچھا جائے، میں نے اپنے شہر مدینہ میں ایسے علماء وفقہاء کو دیکھا ہے جن کے نزدیک موت فتویٰ دینے سے بہتر تھی۔ اب میں اپنے زمانہ والوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ فقہ وفتویٰ کے بارے میں خواہش ظاہر کرتے ہیں، اگر ان کو یقین ہو جائے کہ کل اس کا انجام کیا ہوگا تو اس سے باز آجائیں، حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بڑے صحابہ میں سے تھے، ان کے سامنے جب مسائل آتے تو صحابہ کو جمع کر کے ان سے مشورہ کر کے فتویٰ دیا کرتے تھے اور

ہمارے زمانہ والوں کے لیے فتویٰ دینا فخر کا سبب ہے، اس لیے ان کو اسی کے مطابق علم دیا جاتا ہے اور وہ حقیقی علم سے محروم رہتے ہیں، ہمارے اسلاف کا یہ طریقہ نہیں تھا کہ وہ کہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، بلکہ وہ کہتے تھے میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں اور اس بات کو پسند کرتا ہوں، کیونکہ حلال وحرام وہ چیزیں ہیں جن کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حلال وحرام بتایا ہے"

سیرت ائمہ اربعہ، ص: ۱۱۸، بحوالہ ابن خلکان (۲/۱۱)

17- چار آدمیوں سے علم حاصل نہیں کرنا چاہیے:

1- بے وقوف سے

2- گمراہ شخص سے جو اپنی بدعت کی طرف دعوت دیتا ہو

3- جھوٹے شخص سے جو عام گفتگو میں جھوٹ بولتا ہو خواہ حدیث میں اس کا جھوٹ ثابت نہ ہو

4- ایسے شخص سے جو بظاہر فاضل نیک اور عبادت گزار ہو لیکن اسے یہ سمجھ نہ ہو کہ وہ کونسی حدیث لے رہا اور آگے کیا بیان کر رہا ہے۔

یعنی اس میں روایت کی اہلیت تو ہو مگر اس میں درایت یعنی سمجھ اور تفقہ نہ ہو۔

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص: ۴۴ بحوالہ الانتقاء فی فضائل الائمۃ الثلاثۃ الفقہاء ص: ۷٤

18- جو شخص سچ بولتا رہے گا اور جھوٹ سے مکمل پرہیز کرے گا اس کی عقل درست رہے گی اور بڑھاپے میں اس کی عقل خراب نہ ہوگی۔

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص: ۴۶ بحوالہ الانتقاء فی فضائل الائمۃ الثلاثۃ الفقہائص: ۷۹

19- علم نور ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے، علم اقوال بیان کرنے کا نام نہیں ہے۔

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص: ۵۳، بحوالہ الانتقاء فی فضائل الائمۃ الثلاثۃ الفقہاء ص۔ ۱۲۰

20- ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے شرمندگی ہو۔

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص: ۵٦ بحوالہ الانتقاء فی فضائل الائمۃ الثلاثۃ الفقہاء ص۔ ۱۵۵

21- نئی انوکھی باتوں کا علم برا علم ہے اور بہترین علم وہ ظاہر دین ہے جسے پوری امت نے نقل کیا ہے۔

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص:۶۱، بحوالہ ترتیب المدارك للقاضی عیاض الدین، ص: ۱۹۱

22- بے مقصد باتیں دریافت مت کرو ورنہ با مقصد باتیں بھول جاؤ گے اور جو شخص بے کار چیزیں خریدنے لگتا ہے اسے ایک دن ضروری اشیاء بیچنی پڑتی ہیں۔

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص:۷۱، بحوالہ ترتیب المدارك للقاضی عیاض الدین، ص: ۱۹۱

23- ناتجربہ کاری فقر و فاقہ سے بھی زیادہ بری چیز ہے۔

24- جب کوئی شخص خود اپنی تعریف کرے تو اس کا وقار ختم ہو جاتا ہے۔

25- زیادہ گفتگو کی عادت یا تو عورتوں میں ہوتی ہے یا کمزور مردوں میں۔

26- یہ علم فقر و فاقہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔

27- ہر چیز سیکھو یہاں تک کہ جوتے پہننا بھی سیکھو۔

28- مسجد میں آواز بلند کرنے میں کوئی خیر نہیں، میں نے جتنے اساتذہ کو پایا وہ سب اسے برا سمجھتے تھے، علم کی بات ہو یا کوئی اور بات۔

29- جب بات حد سے نکلتی ہے بری ہو جاتی ہے۔

30- تمہارے ظالم ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑا کرتے رہو۔

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص:۷۳، بحوالہ ترتیب المدارك للقاضی عیاض الدین، ص: ۱۹۱

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ

(م:187ھ)

1- تم راہ ہدایت کا اتباع کرو اگر اس پر چلنے والے کم ہوں تو وہ تمہارے لئے مضر نہیں، گمراہی کے راستہ سے بچو اور ہلاکت میں پڑنے والوں کی کثرت سے دھوکہ مت کھاؤ۔

کتاب الاعتصام للشاطبی(۲/۹٦)

2- جو شخص کسی بدعتی کے پاس بیٹھتا ہے اس کو حکمت نصیب نہیں ہوتی۔

کتاب الاعتصام(۱/۱۰٦)

3- جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کے غم کو زیادہ کر دیتا ہے اور جب کسی سے نفرت کرتا ہے تو اس کے لئے دنیا کشادہ کر دیتا ہے۔

الرسالۃ القشیریۃ،ص:۱۷

4- لوگوں کے لئے کوئی کام چھوڑنا ریا کاری اور لوگوں کے لئے کوئی کام کرنا شرک ہے۔

الرسالۃ القشیریۃ،ص:۱۷

5- اگر ساری کی ساری دنیا مجھ پر پیش کر دی جائے اور مجھ سے اس کا حساب بھی نہ لیا جائے تو میں اس سے اس طرح بچوں گا جس طرح تم مردار سے گذرتے ہوئے بچتے ہو کہ کہیں وہ کپڑوں کے ساتھ نہ لگ جائے۔

الرسالۃ القشیریۃ،ص:۱۷

6- اللہ تعالیٰ سے دراصل وہی لوگ پورے پورے راضی ہیں جو اللہ عزوجل کی معرفت حاصل کر چکے ہیں۔

7- سچ اور طلب حلال سے زیادہ کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو آدمی کے لئے زینت، خوشنمائی، عزت، سجاوٹ اور اس کی خوبصورتی کا ذریعہ ہو۔

8- اصل زہد یہ ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلہ پر راضی رہے۔

9- جس نے لوگوں کو پہچان لیا وہ راحت پا گیا۔

مذکورہ اقوال کے لئے دیکھئے:طبقات الصوفية،ص:١٠

10- تم میں جہالت کے باعث دو خصلتیں پائی جائیں گی، بے بات ہنسنا اور صبح صبح سو جانا۔

11- مشہور ہے کہ سارا شر ایک گھر میں رکھ دیا گیا اور دنیا کی رغبت اس کی کنجی بنادی گئی اور سارا دنیا خیر ایک گھر میں رکھ دیا گیا اور دنیا میں بے رغبتی اس کی کنجی بنادی گئی۔

12- تین خصلتیں دل کو سخت کرتی ہیں، خوراک کی کثرت، نیند کی کثرت اور باتوں کی کثرت۔

13- بہترین عمل وہ ہے جو سب سے پوشیدہ ہو، شیطان سے زیادہ محفوظ اور ریا سے زیادہ دور ہو۔

مذکورہ اقوال کے لئے دیکھئے:طبقات الصوفية،ص:١٣

14- خلوتوں میں یعنی تنہائیوں میں اللہ عزوجل کے ساتھ اپنا معاملہ سچا رکھو، کیونکہ عزت ورتبہ والا وہ آدمی ہے جسے اللہ تعالیٰ عزت اور سربلندی دے دے، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے یعنی اسے محبوب بنالیتا ہے تو مخلوق کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے۔

حلية الأولياء(/٨٨)

15- یہ بالکل سچی بات ہے کہ مخلوق تجھ سے اتنا ہی ڈرے گی جتنا تو اللہ سے ڈرے گا۔

حلية الأولياء(/١١٠)

16- پانچ چیزیں بدبختی کی علامت ہیں:

1- سنگ دلی 2- آنکھوں کا آنسو نہ بہانا 3- بے حیائی

4- دنیا کی رغبت 5- لمبی آرزوئیں کرنا

الرسالة القشيرية،ص:٣٠٢

17- ایک فاجر اچھے اخلاق والے کی صحبت کو میں ایک عابد برے اخلاق والے کی صحبت سے بہتر سمجھتا ہوں۔

الرسالة القشيرية،ص:٣٣٧

18- اگر انسان چالیس سال کی عمر تک پہنچ کر بھی گناہ نہ چھوڑے اور اپنی سرکشی سے تائب نہ ہو تو شیطان اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتا ہے کہ نجات نہ پانے والے چہرے پر میں فدا ہوں۔

19- منافق کی علامت غیر موجود صفت کی تعریف پر خوش ہونا اور موجود عیوب کی مذمت پر خفا ہونا ہے۔

20- جس کا غصہ زیادہ ہے اس کے دوست کم ہیں، جس نے بدمعاش پر انعام کیا اس نے بدمعاشی کی مدد کی۔ جس نے کسی سے سوال کیا اس نے ذلت اٹھائی، جس نے بے عمل سے علم سیکھا اس نے جہالت کی ترقی دی۔ جس نے بے وقوف کو علم پڑھایا اس نے بے فائدہ عمر ضائع کی۔ جس نے ناشکرگزار پر احسان کیا اس نے اپنی نیکی ضائع کی۔

21- انجام کی خرابی ابتدا کی برائی سے ہوتی ہے لہٰذا ابتدا کو اچھا بناؤ۔

22- تین چیزوں کی تلاش مت کرو کیونکہ تمہیں یہ نہ مل سکیں گے، ایسا عالم جس کا علم میزان عمل میں پورا ہو نہ پاؤ گے اور بلا علم کے رہو گے۔ ایسا عامل جس کا اخلاص عمل کے موافق ہو نہ پاؤ گے اور بلا عمل رہو گے۔ تیسرے بھائی مت ڈھونڈو جو بے عیب ہو کیونکہ یہ بھی نہ پا سکو گے اور بغیر بھائی کے رہو گے۔

23- جو شخص جانور پر لعنت کرتا ہے تو جانور کہتا ہے کہ میری اور تیری طرف سے آمین ہو اور جو مجھ اور تجھ میں سے اللہ تعالیٰ کا زیادہ نافرمان ہے اس پر لعنت ہو۔

24- جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنا دوست بناتا ہے تو اس کو بہت سی تکالیف دیتا ہے اور جب اپنا دشمن بناتا ہے تو اس پر دنیا فراخ کر دیتا ہے۔

25- ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ نے پوچھا کیا تیرا والد فوت ہو گیا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا جو شخص والد کی وفات کے بعد بھی وعظ کا محتاج ہو اس کو کوئی نصیحت کارگر نہیں ہو سکتی۔

مخزن اخلاق، ص: ۱۱۹ تا ۱۲۲

امام محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

(م:204ھ)

امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ علم وفضل، عقل وفہم، حدیث وفقہ، شعر وادب اور انتساب وایام میں امتیازی مقام ومرتبہ کے مالک تھے، ان کو شعر وادب اور لغت وعربیت کا خاص ذوق تھا، اشعار کہتے تھے مگر چونکہ علماء کے لیے شاعری کو مناسب نہیں سمجھتے تھے اس لیے دینی علوم کے مقابلہ میں اس کی طرف توجہ نہیں کی۔

نیز فرماتے ہیں کہ میں نے عربی شعر وادب اور لغت کو دین میں تعاون کے لیے حاصل کیا ہے۔ امام شافعی کے حکیمانہ اقوال میں عربی ادب وانشاء کی حلاوت ہے اور ان میں حکمت ودانش کے ساتھ فصاحت وبلاغت کی چاشنی ہے۔

1- ایک آدمی نے ان سے کہا کہ فرمایئے کیا حال ہے، آپ نے جواب دیا:

"اس کی حالت کیا ہوگی جس سے اللہ تعالیٰ قرآن کا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنت کا، شیطان گناہوں کا، زمانہ اپنے مصائب کا، نفس اپنی خواہشوں کا، اہل وعیال روزی کا، اور ملک الموت قبض روح کا مطالبہ کرتا ہے"

2- یہ علم دین کوئی شخص مالداری اور عزت نفس سے حاصل کر کے کامیاب نہیں ہوسکتا، البتہ جو شخص نفس کی ذلت، فقر ومحتاجی اور علم کے احترام کے ساتھ اس کو حاصل کرے گا، وہ کامیاب ہوگا۔

3- جو عالم فتویٰ دے گا اجر پائے گا، البتہ دین میں غلطی پر اجر نہیں ملے گا اس کی اجازت کسی کو نہیں ہے اور ثواب اس لیے ملے گا کہ جو غلطی اس نے کی ہے اس میں اس کی نیت برحق تھی۔

4- طبیعت زمین ہے اور علم بیج ہے، اور علم طلب سے ملتا ہے، جب طبیعت قابل ہو گی تو علم کی کھیتی لہلہائے گی اور اس کے معانی اور مطالب شاخ در شاخ پھیلیں گے۔

5- بہترین استدلال وہ ہے جس کے معانی روشن اور اصول مضبوط ہوں اور سننے والوں کے دل خوش ہو جائیں۔

6- طلب حاجت کے لیے امام شافعی رحمہ اللہ کی یہ دعاء علماء کے درمیان مجرب ہے اور اس کی قبولیت مشہور ہے:

((اللّٰھُمَّ یالَطیفُ اَسأَلُکَ اللُّطْفَ فیما جَرَتْ بِہِ المقادیرُ))

اس دعاء کے پڑھنے سے گمشدہ چیز مل جاتی ہے۔

سیرت ائمہ اربعہ: ص ۱۸۰، ۱۸۳

7- یونس مدنی کہتے ہیں "میں نے امام شافعی سے زیادہ سمجھ دار اور عقل مند انسان نہیں دیکھا، ایک دن میں نے ان سے کسی مسئلہ کے بارے میں مناظرہ کیا پھر ہم اپنی مصروفیات میں مشغول ہو گئے، چند دن کے بعد مجھ سے ملے، میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

((یا ابو موسیٰ! الا یستقیم ان نکون اخوانا و ان لم نتفق فی مسألة))

"اے ابو موسیٰ! کیا یہ درست روش نہیں ہے کہ ہم کسی مسئلہ میں اختلاف کے باوجود آپس میں بھائیوں کی طرح رہیں"

سیر اعلام النبلاء (۱۷/۱۰)

8- یہ فقہ قرآن و سنت اور علماء کے اقوال پر مشتمل ہے، علم کلام جیسے مشکل علم میں کیا پڑنا جس میں بے شمار مواقع ایسے ہیں کہ انسان گمراہی کے رستہ پر چل پڑتا ہے۔

سیر اعلام النبلاء (۲۶/۱۰)

9- جو شخص مصیبت پر صبر نہیں کر سکتا تو موت کے علاوہ کوئی چیز اسے نفع نہیں دے سکتی۔

دیوان الامام الشافعی: ص ۵۷

10- جوتمہارے سامنے کسی کی چغل خوری کرے گا وہ تمہاری بھی چغل خوری کرے گا اور جو تمہارے سامنے دوسروں کی باتیں نقل کرے گا وہ دوسروں کے سامنے تمہاری باتیں بھی ضرور نقل کرے گا۔ جو شخص تم سے خوش ہو کر تمہاری ایسی باتوں کی تعریف کرے گا جو تم میں نہیں تو وہ ناراض ہو کر تم میں ایسے عیوب ضرور نکالے گا جو تم میں نہیں۔

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص:۸۰، بحوالہ توالی التاسیس لمعالی محمد بن ادریس ص:۱۳۶

11- تین کام بہت سخت ہیں:

1- پیسہ کی کمی کے وقت سخاوت کرنا

2- تنہائی میں پرہیزگار رہنا

3- جن سے خوف یا امید ہو ان کے سامنے حق بات کہنا

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص:۸۰، بحوالہ توالی التاسیس لمعالی محمد بن ادریس ص:۱۳۷

12- انسانوں کو قابو میں رکھنا جانوروں کو قابو میں رکھنے سے کہیں زیادہ سخت ہے۔

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص:۸۸، بحوالہ آداب الشافعی ومناقبہ لابی حاتم الرازی (م:۳۲۷ھ)، ص:۳۱٤

13- تم سارے لوگوں کو درست نہیں کر سکتے اس لئے وہی کام کرو جس میں تمہاری اپنی خیر ہو۔

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص:۸۹، بحوالہ آداب الشافعی ومناقبہ لابی حاتم الرازی (م:۳۲۷ھ)، ص:۳۱٤

14- عقل مند وہ ہے جس کی عقل ہر (برے) کام سے اسے روک دے۔

15- شرافت کے چار ستون ہیں:

1- حسن اخلاق، 2- تواضع، 3- سخاوت، 4- عبادت گزاری۔

16- لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنے سے برے لوگوں کی صحبت ملتی ہے اور میل جول بالکل ختم کردینے سے دشمنیاں پیدا ہوتی ہیں لہٰذا دونوں کے درمیان اعتدال پیدا کرو۔

17- ہوشیار اور عقل مند وہ ہے جو ہوش مندی کے ساتھ تغافل بھی اختیار کرے۔ یعنی لوگوں کی کمزوریوں اور غلطیوں سے چشم پوشی کرتا رہے۔

18- جو اپنے بھائی کو خاموشی سے نصیحت کرے اس نے (حقیقی) نصیحت کی اور جس نے

سب کے سامنے نصیحت جھاڑی اس نے اسے رسوا کیا۔

19- اگر کوئی شخص اپنے آپ کو تیر کی طرح بالکل سیدھا بھی کر لے تب بھی کوئی نہ کوئی اس کا دشمن ضرور ہوگا۔

20- تفریح میں باوقار رہنا بے وقوفی کی علامت ہے۔

21- جو شخص چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے حکمت کا نور عطا کرے اسے حتی الامکان خلوت اختیار کرنی چاہیئے، کھانا کم کھانا چاہیئے، بے وقوفوں کے ساتھ میل جول نہ رکھے اور ان علماء سے دور رہے جو نا انصاف اور بے ادب ہوں۔

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص:۹۱، بحوالہ مناقب الامام الشافعی للامام فخر الدین الرازی، ص:۳٤۱

22- اے ربیع! فضول بات مت کرو اور یاد رکھو جب بات تم نے منہ سے نکال دی تو وہ تمہاری مملوکہ نہیں رہی بلکہ تم اس کے مملوک بن ہوگئے (یعنی اس بات کے تمام نتائج کے ذمہ دار تم ہوگے)

23- ایک عالم سے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے تمہیں علم کا نور عطا کیا ہے اسے گناہوں کی ظلمت سے مت بجھانا''

24- عام لوگوں کا فقر مجبوری کا ہوتا ہے جبکہ علماء کا فقر ان کے اپنے اختیار سے ہوتا ہے (یعنی اگر وہ دنیا کمانا چاہیں تو کما سکتے ہیں لیکن علم کی مشغولیت کو دنیا پر ترجیح دے کر قناعت کی زندگی اختیار کر لیتے ہیں)

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص:۹۱، بحوالہ مناقب الامام الشافعی للامام فخر الدین الرازی، ص:۳٤۲

حضرت ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ

(م:215ھ)

1- دنیا اپنے بھاگنے والے کا پیچھا کرتی ہے، اگر وہ بھاگنے والے کو پکڑ لے تو زخمی کر کے چھوڑتی ہے اور اگر طالب دنیا اسے پکڑ لے تو اسے قتل ہی کر ڈالتی ہے۔

2- وسوسوں اور خوابوں کی کثرت کمزور آدمی کو ہوتی ہے، اگر مکمل اخلاص پیدا ہو جائے تو خواب اور وسوسے دونوں بند ہو جائیں۔

اس کے بعد پھر اپنے بارے میں فرمایا:

''بعض اوقات مجھے کئی کئی سال گزر جاتے ہیں اور کوئی خواب نہیں آتا''

3- اگر تم سے کوئی نفلی عبادت فوت ہو جائے تو اس کو بھی قضا کر لیا کرو، اس سے امید ہے کہ وہ آئندہ بھی تم سے نہیں چھوٹے گی۔

4- بعض اوقات مجھے قرآن مجید کی صرف ایک آیت پر غور کرتے ہوئے پانچ پانچ راتیں گزر جاتیں ہیں، اگر میں خود سے اس پر سوچنا نہ چھوڑ دوں تو اس سے آگے نہ بڑھ سکوں۔

5- ایک شاگرد نے ایک مرتبہ آپ سے کہا ''مجھے بنی اسرائیل پر رشک آتا ہے کہ ان کی عمر بہت لمبی ہوتی تھیں اور وہ اتنی عبادت کرتے تھے کہ ان کی کھالیں سکڑ کر پرانے مشکیزہ کی طرح ہو جاتی تھی'' حضرت دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''خدا کی قسم! اللہ جل جلالہ ہم سے یہ نہیں چاہتے کہ ہماری کھالیں ہڈیوں پر خشک ہو جائیں، اللہ جل جلالہ ہم سے صدق نیت کے سوا کچھ نہیں چاہتے، اگر ہم میں سے کوئی شخص دس ہی دن میں یہ صدق

پیدا کر لے تو اسے وہ درجہ مل سکتا ہے جو بنی اسرائیل کے کسی شخص نے پوری عمر میں حاصل کیا ہو''

6- عبادت یہ نہیں کہ تم تو قدم جوڑے نماز میں کھڑے رہو اور کوئی دوسرا شخص تمہارے لئے روٹیاں پکاتا رہے، بلکہ پہلے اپنی دو روٹی کا انتظام کر لو، پھر عبادت کرو۔

حلیۃ الاولیاء لابی نعیم (۹/۲۵۴، ۲۶۴ ملخصاً)

7- بسا اوقات میرے قلب میں معارف وحقائق اور علوم صوفیاء میں سے کوئی خاص نکتہ عجیبہ وارد ہوتا ہے اور ایک زمانہ دراز تک وارد ہوتا رہتا ہے، مگر میں اس کو دو عادل گواہوں کی شہادت کے بغیر قبول نہیں کرتا اور وہ دو عادل گواہ کتاب وسنت ہیں۔

ثمرات الاوراق، ص:۷٦

8- جس نے دن کے وقت کوئی نیک کام کیا، اسے اسی رات جزا دی جاتی ہے اور جس نے رات کو کوئی نیک عمل کیا، اسے دن میں جزا دی جاتی ہے اور جس نے صدق دل سے خواہشات کو چھوڑا، اللہ تعالیٰ ان خواہشات کو اس کے دل سے نکال دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ مہربان ہیں کہ وہ کسی دل کو اس کی اس خواہش کی وجہ سے عذاب دیں' جو اللہ کی خاطر ترک کی گئی ہو۔

الرسالۃ القشیریۃ، ص:۳۲

9- جس دل میں دنیا سکونت پذیر ہو جاتی ہے، آخرت وہاں سے کوچ کر جاتی ہے۔

10- بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ میرے دل پر صوفیاء کے نکات معرفت وارد ہوتے ہیں، اور کئی دنوں تک رہتے ہیں۔ مگر جب تک کتاب وسنت کے دونوں عادل گواہ اس کی تائید نہ کریں، انہیں قبول نہیں کرتا۔

11- ہر چیز کی علامت ہے اور رسوائی و ذلت کی علامت یہ ہے کہ ہم بارگاہ رب العزت میں آہ وزاری کرنا چھوڑ دیں۔

12- ہر وہ چیز جو تجھے اللہ سے غافل کر دے خواہ وہ گھر بار ہو یا اولاد وہ تمہارے لئے منحوس ہے۔

الرسالۃ القشیریۃ، ص:۳۳

13- ہر اس چیز کو ترک کر دینے کا نام زہد ہے، جو اللہ کی طرف مشغولیت سے روکے۔

الرسالة القشيرية، ص:١٦٢

14- سیر ہو کر کھانا دنیا کی کنجی ہے اور بھوک آخرت کی کنجی۔

15- میرے نزدیک رات بھر قیام میں گزارنے سے بہتر یہ ہے کہ میں رات کو ایک لقمہ کم کھاؤں۔

الرسالة القشيرية، ص:١٩٦

16- اگر سب لوگ اس بات پر اکھٹے ہو جائیں کہ وہ میری عزت کو (میری نظروں میں) اس قدر گھٹا دیں، جس قدر کہ میں نے خود اسے گھٹا رکھا ہے تو وہ یہ نہ کر سکیں گے۔

الرسالة القشيرية، ص:٢٠١

17- جس شخص نے یہ خیال کیا کہ اس کی کوئی قیمت ہے تو وہ خدمت کی مٹھاس کا ذائقہ نہیں چکھ سکتا۔

الرسالة القشيرية، ص:٢٠٤

18- جس شخص نے رات کے وقت کوئی نیک کام کیا، اسے اسی دن اس کی جزا مل جاتی ہے اور جس نے دن کے وقت نیک کام کیا، اسے اسی رات کو بدلہ مل جاتا ہے اور جس نے اپنی خواہشات کو صدق دل سے ترک کیا، اللہ تعالیٰ اسے ان خواہشات کی تکلیف سے کفایت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بہت زیادہ کریم ہے کہ وہ اس دل کو سزا دے جس نے اپنی خواہشوں کو اللہ تعالیٰ کی خاطر ترک کیا۔

الرسالة القشيرية، ص:٢١١

19- رضا کا اعلیٰ ترین درجہ یہ ہے کہ نہ تو اللہ تعالیٰ سے جنت مانگے اور نہ دوزخ سے پناہ طلب کرے۔

الرسالة القشيرية، ص:٢٧٠

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ

(م:227ھ)

1- جب حق تعالیٰ کو کسی بندہ کی بھلائی منظور ہوتی ہے تو اس پر ایسے آدمی مسلط کر دیتا ہے جو اس کو ایذا پہنچائیں۔

تاریخ ابن عساکر(۲۴۵/۳)

2- جو شخص یہ چاہے کہ اس کو دنیا میں عزت اور آخرت میں شرف حاصل ہو تو اس کو چاہئے کہ تین خصلتیں اپنے اندر پیدا کرے۔ ایک یہ کہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کرے دوسرے یہ کہ کسی کو برائی سے یاد نہ کرے۔ تیسرے یہ کہ کسی کی ناجائز دعوت قبول نہ کرے۔

تاریخ ابن عساکر(۲۴۵/۳)

جو شخص اخلاص کے ساتھ حلال مال سے دعوت کرتا ہے اس کی دعوت قبول کرنا سنت ہے جو عین عزت و شرف ہے، مگر اس زمانہ میں عموماً دعوتوں میں اخلاص غائب ہے، اس لئے حضرت بشر کا یہ ارشاد اسی دعوت کے بارے میں ہے۔

3- ایک مرتبہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ راستہ میں ایک کاغذ پڑا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہے اور وہ پامال ہو رہا ہے۔ آپ نے اس کو اٹھا کر صاف کیا۔ ایک درہم پاس تھا اس کی خوشبو خریدی اور اس پر لگا کر ایک دیوار کے اندر حفاظت سے رکھ دیا۔ خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اے بشر! تم نے ہمارے نام کو خوشبو سے معطر کیا ہم تمہارے نام کو دنیا و آخرت میں معطر کریں گے۔

تاریخ ابن عساکر(۲۴۵/۳)

امام حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ

(م:237ھ)

1- ہر چیز کی زینت ہوتی ہے اور خوف عبادت کی زینت ہے۔ خوف کی علامت امید کو کم کرنا ہے۔

الرسالۃ القشیریۃ، ص:۱۷٦

2- حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا، کیا انسان ہر کسی کی خطا کو برداشت کرے؟ فرمایا "ہاں سوائے اپنی خطا کے کہ اسے برداشت نہ کرے، بلکہ اسے درست کرے"

الرسالۃ القشیریۃ، ص:۲۳۰

ایک دن شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شاگرد حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا "تم کتنے دنوں سے میرے ساتھ ہو؟" عرض کیا "33 سال سے" پوچھا "تم نے اس مدت میں مجھ سے کیا سیکھا؟" عرض کیا "آٹھ مسئلے" فرمایا "انا للہ وانا الیہ راجعون! میرے اوقات تمہارے اوپر ضائع ہو گئے کہ تم نے صرف آٹھ مسئلے سیکھے" حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "اے استاذ! میں نے زیادہ نہیں سیکھے اور نہ میں جھوٹ بولنے کو پسند کرتا ہوں" شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "اچھا بتاؤ وہ کون سے آٹھ مسئلے ہیں کہ میں بھی سنوں" حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

1- پہلا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے مخلوق کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہر شخص کا ایک محبوب ہوتا ہے جو قبر تک اس کے ساتھ رہتا ہے جب وہ قبر میں چلا جاتا ہے تو اپنے محبوب سے جدا ہو جاتا ہے، اس لئے میں نے اپنا محبوب حسنات (نیکیوں) کو ٹھہرایا کہ جب میں قبر میں جاؤں تو میرا محبوب بھی میرے ساتھ رہے۔

2- دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے اس آیت میں غور کیا:

﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى﴾

النازعات: ٤٠۔٤١

''جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکا تو جنت اس کا ٹھکانہ ہے''

پھر میں نے یقین کر لیا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمانا درست ہے، اس لئے میں نے اپنے نفس پر خواہشات دور کرنے کی محنت کی، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر جم گیا۔

3- تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے اس دنیا کو دیکھا تو یہ پایا کہ جس کسی کے پاس کوئی چیز قدر و قیمت کی ہے وہ اس کو اٹھا کر رکھ چھوڑتا ہے اور حفاظت کرتا ہے، پھر جو دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ﴾

النحل: ٩٦

''جو کچھ تمہارے پاس ہے ختم ہو جانے والا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ باقی رہے گا''

پس جو چیز قدر و قیمت کی میرے ہاتھ لگی وہ میں نے حق تعالیٰ کی طرف پھیر دی تا کہ اس کے پاس موجود رہے۔

4- چوتھا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا تو ہر ایک کا میلانِ خاطر مال، حسب ونسب اور شرافت میں پایا۔ پھر ان چیزوں پر غور کیا تو سب ہیچ معلوم ہوئیں، پھر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو سوچا:

﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ﴾

الحجرات: ١٣

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ تقویٰ والا ہے''

اس لئے میں نے تقویٰ اختیار کیا تاکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والا بن جاؤں۔

5- میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ایک دوسرے کے بارے میں بدگمانی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو برا کہتے ہیں، اور اس کی وجہ حسد ہے:

((ماخلا جسد عن حسد))

''کوئی شخص حسد سے خالی نہیں''

پھر اللہ تعالیٰ کے اس کلام میں غور کیا:

﴿نَحۡنُ قَسَمۡنَا بَيۡنَهُم مَّعِيشَتَهُمۡ فِي ٱلۡحَيَاةِ ٱلدُّنۡيَا﴾

الزخرف:۳۲

''ہم نے تقسیم کیا ہے لوگوں میں ان کی ضروریات معاش کو دنیا کی زندگی میں''

اس لئے میں نے حسد کو چھوڑ کر مخلوق سے کنارہ کیا اور جان لیا کہ قسمت اللہ تعالیٰ کے یہاں سے ہے، اس لئے میں نے مخلوق کی عداوت چھوڑ دی۔

6- میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ایک دوسرے سے سرکشی اور کشت وخون کرتے ہیں، میں نے اللہ تعالیٰ کے قول کی طرف رجوع کیا تو اس نے یہ فرمایا ہے:

﴿إِنَّ ٱلشَّيۡطَانَ لَكُمۡ عَدُوٌّ فَٱتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدۡعُو حِزۡبَهُ لِيَكُونُوا مِنۡ أَصۡحَابِ ٱلسَّعِيرِ﴾

فاطر:٦

''شیطان تمہارا دشمن ہے اس کو دشمن سمجھو، وہ اپنی جماعت کو اس طرف بلاتا ہے کہ وہ دوزخی ہو جائیں''

اس بنیاد پر میں نے اسی اکیلے شیطان کو اپنا دشمن ٹھہرالیا کہ اس سے بچتا رہوں باقی ساری مخلوق کی عداوت چھوڑ دی۔

7- میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ہر ایک شخص روٹی کے ایک ٹکڑے کا طالب ہے اور اس کی طلب میں اپنے نفس کو ذلیل کرتا ہے اور ایسے کاموں میں گھستا ہے جو اس کے

لئے جائز نہیں ہیں، میں نے اللہ تعالیٰ کے کلام میں غور کیا تو اس نے فرمایا ہے:

﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾

ھود:٦

''کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ نہ ہو''

میں نے سمجھا کہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے ان جانداروں میں سے ہوں جن کا رزق اس کے اوپر ہے اس لئے طلب رزق چھوڑ کر ادائے حقوق خدا میں مشغول ہوا۔

8- میں نے لوگوں کو دیکھا تو سب کو کسی پر بھروسہ کرتے ہوئے پایا کوئی زمین پر بھروسہ کرتا ہے کوئی تجارت پر کوئی کسی پیشہ پر کوئی بدن کی تندرستی پر، پھر میں نے اللہ تعالیٰ کو یہ فرماتے ہوئے دیکھا:

﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾

الطلاق:٣

''جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے تو اللہ اس کے لئے کافی ہے''

اس لئے میں نے اکیلے اللہ پر بھروسہ کیا کہ وہی مجھے کافی ہے۔

یہ آٹھ مسئلے سن کر شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا ''اے حاتم! اللہ تجھ کو توفیق دے، میں نے جو علوم قرآن، توریت، انجیل اور زبور پر نظر کی تو ان سب کی اصل انہی مسائل ہشتگانہ کو پایا، وہ سب علوم ان میں آجاتے ہیں۔

ثمرات الأوراق، ص: ۲۱، ۲۲

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

(م:241ھ)

1- علم کلام کا عالم کبھی دینی فہم میں کامیاب نہیں ہو سکا ہے، تم جس شخص کو دیکھو کہ علم کلام سے دلچسپی رکھتا ہے سمجھ لو کہ اس کے دل میں شک و شبہ اور فساد ضرور ہو گا۔

2- ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کے باہمی تشاجرات و قضایا میں نہیں پڑتے، اور ان کے معاملات اللہ کے حوالہ کرتے ہیں۔

3- اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آخر میں لوگوں کی ہدایت کے لیے ایسے شخص کو پیدا کرتا ہے جو سنت کی تعلیم دیتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے کذب و افتراء دور کرتا ہے، ہم نے غور کیا تو پہلی صدی کے آخر میں عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اور دوسری صدی کے آخر میں امام شافعی رحمہ اللہ نظر آئے۔

4- وہ شخص کتنا خوش نصیب ہے جس کے حصہ میں اللہ تعالیٰ گم نامی لکھ دے۔ اگر کسی انسان میں ایک سو نیک خصلتیں ہیں لیکن وہ شراب خور ہے تو ایک خصلت ان سب کو ختم کر دے گی۔

5- ایسے شخص سے علم نہ حاصل کرو، جو علم کے بدلے دنیا کا طالب ہے۔

6- ابو حاتم رازی رحمہ اللہ نے امام صاحب رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ آپ واثق کی تلوار اور معتصم کی سزا سے کیسے بچ گئے؟ فرمایا:

''ابو حاتم! سچائی اگر زخم پر رکھ دی جائے تو فوراً اچھا ہو جائے گا''

7- ایک مرتبہ ایک صاحب نے امام صاحب رحمہ اللہ کو متفکر بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا، بھتیجے! کیوں غمگین ہو؟ آپ نے کہا:

''چچا خوشی اس شخص کے لیے ہے جس کا ذکر جمیل اللہ تعالیٰ دنیا میں

باقی رکھے"

8- اسحاق بن منصور کا بیان ہے کہ میں نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس قول میں کون سا علم مراد ہے:

((تذاکر العلم بعض لیلة احب الی من احیاء ھا))

"رات کے ایک حصے میں علم کا مذاکرہ میرے نزدیک پوری رات کی عبادت سے زیادہ پسندیدہ ہے"

امام صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا "اس سے مراد وہ علم ہے جس سے لوگ دینی فائدہ اٹھائیں" میں نے کہا دینی فوائد میں وضو، نماز، روزہ، حج اور طلاق وغیرہ داخل ہیں؟ فرمایا کہ "ہاں" اس کے بعد ابن راہویہ نے اس کی تصدیق کی۔

9- اہل بدعت سے صاف صاف کہہ دو کہ ہمارے تمہارے درمیان کوئی تعلق نہیں ہے۔

10- جو شخص حدیث کو اس کے کثرت طرق اور اختلاف کے ساتھ جمع نہ کرے، اس کو کسی حدیث کے بارے میں حکم لگانا، یا حدیث سے فتویٰ دینا جائز اور حلال نہیں ہے۔

11- جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حلال وحرام اور سنن واحکام میں احادیث کی روایت کرتے ہیں تو سندوں اور راویوں کے بارے میں شدت سے کام لیتے ہیں اور جب فضائل اعمال کی حدیثیں یا ایسی حدیثیں جن سے کوئی حکم ثابت نہ ہوتا ہو تو سندوں میں نرمی سے کام لیتے ہیں۔

12- ایک مرتبہ آپ کے سامنے دنیا کا ذکر آیا تو فرمایا کہ دنیا کا کم حصہ کافی اور زیادہ حصہ ناکافی ہوتا ہے۔

13- جو آدمی محدثین کی تعظیم کرے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں بڑا ہو گا اور جو اُن کی تحقیر کرے گا حقیر ہو جائے گا، کیونکہ محدثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابدال و احبار ہیں، اگر محدثین ابدال نہیں ہیں تو کون لوگ ابدال ہیں؟

14- امام صاحب کے سامنے ایک عالم کا تذکرہ ہوا جنہوں نے اپنی غلطی پر توبہ کر لی تھی، آپ نے فرمایا کہ اس عالم کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں ہوگی جب تک وہ علی الاعلان توبہ اور اپنے قول سے رجوع نہ کرے اور صاف طور سے نہ کہے کہ میں نے اس طرح کہا تھا اور اب میں اپنے قول سے اللہ کی جانب میں توبہ کر کے رجوع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ﴾

البقرة: ١٦٠

''مگر وہ لوگ جو توبہ کر لیں اور خیر خواہی کریں اور حق کی وضاحت کریں تو میں ان لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہوں''

15- خلق قرآن کے بارے میں لوگوں کے چھیڑنے سے پہلے ہم خاموشی بہتر سمجھتے تھے مگر جب لوگوں نے اسے چھیڑ دیا تو ہمارے لیے اس کی مخالفت کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

سیرت ائمہ اربعہ: ص ۲۴۵۔۲۴۷

16- میں نے جو حدیث لکھی اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ جب مجھے یہ حدیث معلوم ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور ابوطیبہ نامی حجام کو ایک دینار عنایت فرمایا تو میں نے بھی پچھنے لگوا کر حجام کو ایک دینار دیا۔

مناقب الامام احمد: ص ۱۷۹

حدیث پر عمل کرنے کا سب سے آسان نسخہ یہی ہے کہ انسان جب بھی کوئی حدیث سنے اس پر فوراً عمل شروع کر دے۔

17- دو خصلتیں ایسی ہیں کہ ان کا علاج بہت دشوار ہے، ایک لوگوں سے طمع کا قطع کرنا، دوسرے اللہ تعالیٰ کے لئے عمل میں اخلاص پیدا کرنا۔

صفوة الصفوة، ص: ٢٢٧

18- جس کی عقل بڑھائی جاتی ہے اس کا رزق کم کر دیا جاتا ہے۔
19- بقدر ضرورت دنیا کا طلب کرنا حب دنیا میں داخل نہیں۔
20- حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نصیحت فرمائی تھی کہ کسی گناہ گار کو اس کے گناہ پر کبھی عار مت دلاؤ اور اسے حقیر مت سمجھو۔
21- اگر علم تمہیں نفع نہ پہنچائے تو وہ تمہیں ضرر پہنچائے گا۔
22- طالب حق اس وقت تک عقل مند نہیں کہلا سکتا جب تک اپنے نفس کو تمام مسلمانوں سے کم تر نہ سمجھے۔
23- اگر کوئی شخص تمہارا حق غصب کر لے اور بغیر مقدمہ بازی کے اس کی وصولی کی توقع نہ ہو تو اس حق کو چھوڑ دو، کیونکہ تمہارے دین کی اس میں حفاظت ہے۔
24- قرن اول میں جو لوگ بدعمل سمجھے جاتے تھے وہ اس زمانہ کے صلحاء و اتقیاء سے بہتر ہیں۔
25- نیکی کے ہر کام کو جلدی اختیار کرو۔

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص:۱۰۳، بحوالہ مناقب الامام أحمد بن حنبل للامام ابن الجوزیؒ، ص:۱۹۲

26- ہر چیز کی ایک عزت ہے اور دل کی عزت یہ ہے کہ وہ اپنے رب سے راضی ہو۔

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص:۱۰۵، بحوالہ مناقب الامام أحمد بن حنبل ص:۲۰۵

27- مجھے ایسی چیز کی خواہش ہے جو ہونے والی نہیں، میں چاہتا ہوں ایسی جگہ ہو جہاں کوئی نہ ہو۔
28- تنہائی میں میرے دل کو راحت ملتی ہے، میں چاہتا ہوں کہ نہ کوئی مجھے دیکھے اور نہ میں کسی کو دیکھوں۔ مکہ مکرمہ کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں جا بیٹھوں جہاں کوئی جان پہچان والا نہ ہو۔

ائمہ اربعہ کے دربار میں، ص:۱۱۵، بحوالہ مناقب الامام أحمد بن حنبل، ص:۲۸۱

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ

(م:245ھ)

1- لوگوں کے فساد کا سبب چھ چیزیں ہیں:
1- عمل آخرت کے متعلق ان کی ہمتیں اور نیتیں ضعیف ہوگئی ہیں۔
2- ان کے اجسام ان کی خواہشات کا گہوارہ بن گئے۔
3- ان پر لمبی امیدیں غالب ہوگئیں کہ دنیوی سامان میں قرنوں اور زمانوں کے انتظام کرنے کی فکر میں لگے رہے، حالانکہ ان کی عمر قلیل ہے۔
4- انہوں نے مخلوق کی رضا کو حق تعالیٰ کی رضا پر ترجیح دے رکھی ہے۔
5- وہ اپنی ایجاد کردہ چیزوں کے تابع ہوگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ بیٹھے۔
6- مشائخ سلف اور بزرگان متقدمین میں سے اگر کسی سے کوئی لغزش صادر ہوگئی تو ان لوگوں نے اسی کو اپنا مذہب بنالیا اور اس فعل کو اپنے لئے فضیلت سمجھا اور ان کے باقی تمام فضائل ومناقب کو دفن کردیا۔

ثمرات الأوراق،ص:۷۰، کتاب الاعتصام(۱/۱۰۶)

2- حق تعالیٰ کی محبت کی علامت یہ ہے کہ اخلاق واعمال اور تمام امور وسنن میں حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کیا جائے۔

ثمرات الأوراق،ص:۷۰، کتاب الاعتصام(۱/۱۰۶)

3- سب سے زیادہ اہتمام اللہ تعالیٰ کے فرائض وواجبات کو سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کا کرو اور جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع کیا ہے ان کے پاس نہ جاؤ، کیونکہ حق تعالیٰ کی عبادت کا وہ طریقہ جو اس نے خود تعلیم فرمایا ہے اس طریقہ سے بہتر ہے جو

تم خود اپنے لئے بناتے ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ ہمارے لئے اس میں زیادہ اجر وثواب ہے، جیسے بعض لوگ خلاف سنت رہبانیت کا طریقہ اختیار کر لیتے ہیں۔

ثمرات الأوراق، ص: ۷۰، کتاب الاعتصام (۱/۱۰۷)

4- بندہ کا فرض یہ ہے کہ ہمیشہ اپنے آقا کے حکم پر نظر رکھے اور اسی کو اپنے تمام معاملات میں فیصلہ کرنے والا بنائے اور جس چیز سے اس نے روک دیا ہے اس سے بچتا رہے۔

ثمرات الأوراق، ص: ۷۰، کتاب الاعتصام (۱/۱۰۷)

5- آج کل لوگوں کو حلاوت ایمان اور طہارت باطن سے صرف اس چیز نے روک رکھا ہے کہ وہ فرائض اور واجبات کو معمولی چیزیں سمجھ کر ان کا اہتمام نہیں کرتے جتنا کرنا چاہیئے۔ ثمرات الأوراق، ص: ۷۱، کتاب الاعتصام (۱/۱۰۷)

6- ایک شخص نے حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ میرے لئے اللہ سے دعا کیجیئے۔ فرمانے لگے: اگر تم نے اللہ کے علم غیب کی تائید توحید کی صداقت سے کی ہے تو بہت سی دعائیں تیرے حق میں مقبول ہو چکی ہیں۔ ورنہ صرف پکار ڈوبتے کو سہارا نہیں دے سکتی۔

الرسالة القشيرية، ص: ٦

7- کمینہ وہ ہے جو اللہ تک پہنچنے کا طریقہ نہ جانتا ہو اور نہ ہی جاننے کی کوشش کرتا ہو۔

الرسالة القشيرية، ص: ١٦

8- توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ زمین باوجود اپنی فراخی کے تمہارے لئے اس قدر تنگ معلوم ہو کہ تمہیں قرار حاصل نہ ہو، بلکہ تمہارا نفس بھی تمہارے لئے تنگ ہو جائے۔

الرسالة القشيرية، ص: ١٣٤

9- حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ وہ کون سا شخص ہے جو سب سے زیادہ اپنے نفس کی حفاظت کرتا ہے؟ فرمایا: وہ شخص جو اپنی زبان پر سب سے زیادہ قابو رکھتا ہے۔

الرسالة القشيرية، ص: ١٧٠

10- جب تک لوگوں کے (دلوں سے) خوف زائل نہیں ہوتا وہ درست راستہ پر رہتے ہیں۔ جونہی خوف زائل ہوا بھٹک گئے۔

الرسالة القشيرية،ص:۱۷٦

11- توکل یہ ہے کہ تو نفس کی تدبیر کرنا چھوڑ دے اور اپنی طاقت وقوت سے بیزاری کا اظہار کرے، بندہ توکل کی طاقت اس وقت رکھ سکتا ہے جب اسے معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کاموں کو جن میں وہ لگا ہوا ہے جانتا اور دیکھتا ہے۔ الرسالة القشيرية، ص:۲۲۷

12- رضاء کی تین علامات ہیں:

(1) تقدیر سے پہلے اختیار کو چھوڑ دینا

(2) تقدیر کے نازل ہونے کے بعد اس کی تلخی کو محسوس کرنا

(3) عین مصیبت میں محبت کا بھڑکنا

الرسالة القشيرية،ص:۲۷۰

13- عبودیت یہ ہے کہ تو ہر حال میں اس کا بندہ بنا رہے، جس طرح کہ ہر حالت میں وہ تمہارا رب ہے۔

الرسالة القشيرية،ص:۲۷۵

14- تین چیزیں اخلاص کی نشانیاں ہیں:

(1) عوام کی مدح یا مذمت بندے کے نزدیک یکساں ہو

(2) اعمال میں اپنے اعمال کو دیکھنا بھول جائے

(3) یہ بھی بھول جائے کہ وہ آخرت میں اپنے اعمال کا ثواب چاہتا ہے

الرسالة القشيرية،ص:۲۹۰

15- ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا لوگوں میں سب سے زیادہ غمزدہ کون شخص ہے؟ فرمایا "جو لوگوں میں سب سے زیادہ بداخلاق ہے"

الرسالة القشيرية،ص:۳۳۵

16- بندے پر اللہ کی ناراضگی کی علامت یہ ہے کہ بندہ فقر سے ڈرتا ہو۔

الرسالة القشيرية،ص:۳۷٦

17- کسی نے ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ نے اپنے رب کو کیسے پہچانا؟ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کو اپنے رب کے ذریعہ اور اس کی مدد سے پہچانا ہے اور اگر میرا رب نہ ہوتا تو میں اپنے رب کو نہ پہچان سکتا۔

الرسالة القشيرية، ص: ٤٣٩

حضرت ابوتراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ

(م: 245ھ)

1- جب بندہ صدق دل سے کوئی کام کرتا ہے تو اسے کرنے سے پہلے ہی اس کی حلاوت محسوس ہو جاتی ہے اور جب خلوص سے وہ کام شروع کرتا ہے تو کام کرتے ہوئے اسے اس کی حلاوت اور لذت محسوس ہوتی ہے۔

الرسالة القشيرية، ص: ٣٨

2- بندوں کو اللہ کی بندگی میں لگائے رکھنا اور دل کا تعلق رب کے ساتھ ہونا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت پر مطمئن ہونا۔ لہٰذا اگر اسے کوئی چیز مل جائے تو وہ اس کا شکریہ ادا کرے اور اگر کوئی چیز نہ ملے تو صبر کرے۔

الرسالة القشيرية، ص: ٢٢٧

3- جب کسی کا دل اللہ سے اعراض کرنے کا عادی ہو جائے تو وہ اولیاء اللہ پر نکتہ چینی شروع کر دیتا ہے۔

الرسالة القشيرية، ص: ٣٦١

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ

(م:258ھ)

1- تمام اختلافات کی اصل تین چیزیں ہیں اور ان تینوں کی تین ضدیں ہیں، جو شخص ایک اصل سے علیحدہ ہوتا ہے وہ اس کی ضد میں مبتلا ہو جاتا ہے، وہ تین اصل یہ ہیں ایک توحید اور اس کی ضد شرک ہے، دوسرے سنت اور اس کی ضد بدعت ہے، تیسری اطاعت اور اس کی ضد معصیت ہے۔

ثمرات الاوراق، ص:۹۹

2- جس شخص میں ورع نہیں وہ زاہد کیسے ہو سکتا ہے؟ جو چیز تمہاری نہیں اس سے پرہیز کرو۔ پھر جو چیز تمہاری ہے اس سے زہد اختیار کرو۔

الرسالة القشيرية، ص:۳۵

3- وقت کا فوت ہو جانا موت سے بھی زیادہ سخت ہے۔ کیونکہ وقت کے فوت ہو جانے سے اللہ سے تعلق ٹوٹتا ہے اور موت سے مخلوق سے قطع تعلق ہوتا ہے۔

4- زہد تین چیزوں کا نام ہے"1- قلت،2- خلوت،3- بھوک"

5- برے لوگوں کا تمہیں یہ کہنا کہ تو پاک وصاف ہے تمہارے لئے معیوب ہے اور ان کا تم سے محبت کرنا تمہارے لئے عیب کا سبب ہے اور جو تمہارا محتاج ہو وہ تمہارے نزدیک حقیر ہے۔

الرسالة القشيرية، ص:۳٦

6- زہد، زاہد کے اندر یہ کیفیت پیدا کرتا ہے کہ وہ اپنی ملکیت کی اشیاء کی سخاوت کرتا ہے اور محبت سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ محبّ اپنی جان کی سخاوت کرتا ہے۔

الرسالة القشيرية، ص:١٦١

7- جب تک کسی میں تین خصلتیں نہ پائی جائیں، اس وقت تک وہ زہد کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا:

(1) عمل کرے تو اس کے دل میں اللہ کی خوشنودی کے سوا کوئی اور خواہش نہ ہو۔

(2) بات کہے تو بغیر کسی لالچ کے۔

(3) اور بغیر ریاست کے اپنے آپ کو ذی عزت بنائے رکھے۔

الرسالة القشيرية، ص:۱۶۳

8- ابن آدم بے چارہ اگر دوزخ سے اس طرح ڈرتا رہتا جس طرح وہ تنگ دستی سے ڈرتا ہے تو جنت میں چلا جاتا۔ الرسالة القشيرية، ص:۱۷۵

9- اگر بھوک ایسی چیز ہوتی جو بازار میں خریدی جا سکتی تو آخرت کے طالبین کے لئے جب بھی بازار میں داخل ہوتے یہ مناسب نہ ہوتا کہ کسی اور چیز کو خریدتے۔

الرسالة القشيرية، ص:۱۹۵

10- تواضع ہر شخص کے لئے اچھی چیز ہے مگر مالدار کے لئے اور بھی اچھی چیز ہے اور تکبر ہر شخص میں بدنما معلوم ہوتا ہے مگر محتاج میں اور بھی زیادہ برا لگتا ہے۔

11- جو شخص تمہارے ساتھ اپنے مال و دولت کی وجہ سے تکبر کرے تو اس کے ساتھ تکبر کرنا تواضع ہے۔ الرسالة القشيرية، ص:۲۰۳

12- کسی مومن کے لئے تجھ سے تین قسم کا حصہ ہونا چاہئے:

(1) اگر تو اسے فائدہ نہیں پہنچا سکتا تو اسے نقصان بھی نہ پہنچا

(2) اگر تو اسے خوش نہیں کر سکتا تو اسے مغموم بھی نہ کر

(3) اگر اس کی مدح نہیں کر سکتا تو مذمت بھی نہ کر

الرسالة القشيرية، ص:۲۱٤

13- ولی نہ تو ریا کار ہوتا ہے اور نہ منافق لہٰذا جس کا یہ خلق ہو، اس کے دوست کس قدر کم ہوں گے؟ الرسالة القشيرية، ص:۳۵۹

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

(م:261ھ)

1- میں نے تیس سال مجاہدات کئے، مگر مجھے کوئی مجاہدہ علم اور اتباع علم سے زیادہ شدید نہیں معلوم ہوا، اور اگر علماء کا اختلاف نہ ہوتا تو میں مصیبت میں پڑ جاتا، بلاشبہ علماء کا اختلاف رحمت ہے (مگر وہ اختلاف جو تجرید توحید میں ہو کہ وہ رحمت نہیں) اور اتباع صرف اتباع سنت کا نام ہے (کیونکہ علم سنت کے علاوہ دوسری چیز علم کہلانے کی مستحق نہیں)

ثمرات الاوراق، ص:٧٤

2- اگر تم کسی شخص کی کھلی کھلی کرامات دیکھو، یہاں تک کہ ہوا میں اڑنے لگے تو اس سے ہرگز دھوکہ نہ کھاؤ اور اس کی بزرگی ولایت کے اس وقت تک معتقد نہ ہو، جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ امر و نہی، جائز ناجائز، حفاظت حدود اور آداب شریعت کے معاملے میں اس کا کیا حال ہے۔

ثمرات الاوراق، ص:٧٥

3- ایک مرتبہ ایک بزرگ حضرت بسطامی کے وطن میں تشریف لائے، شہر میں ان کی ولایت و بزرگی کا چرچا ہوا۔ حضرت ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ نے بھی زیارت کا قصد کیا اور اپنے ایک رفیق سے کہا چلو ان کی زیارت کر آئیں۔ ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ اپنے رفیق کے ساتھ ان کے مکان پر تشریف لے گئے، یہ بزرگ گھر سے نماز کے لئے نکلے، جب مسجد میں داخل ہوئے تو جانب قبلہ تھوک دیا، ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ یہ دیکھتے ہی واپس آ گئے اور ان کو سلام بھی نہ کیا اور فرمایا:

"یہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب میں سے ایک ادب پر

مامون نہیں کہ اس کو ادا کر سکے اس لئے کیا توقع رکھی جائے کہ یہ
کوئی ولی اللہ ہے“

ثمرات الاوراق، ص: ۷٤

4- اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر جنت میں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے دیدار سے محروم رکھے تو وہ جنت سے نکلنے کی اسی طرح فریاد کریں گے، جس طرح دوزخی دوزخ سے نکلنے کی کریں گے۔

الرسالة القشيرية، ص: ٤٦١

5- اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مقبول وہ شخص ہے جو بارِ خلق کھینچے اور خوئے خوش رکھے۔

6- کسی نے دریافت کیا کہ آپ بھوک کی اس قدر تعریف کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا اگر فرعون بھوکا ہوتا تو أنا ربكم الأعلىٰ (میں معبود ہوں) ہرگز نہ کہتا۔

7- کسی نے پوچھا متکبر کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا کہ جو شخص تمام دنیا میں اپنے سے زیادہ کوئی چیز خبیث سمجھے۔

8- برے اعمال اللہ تعالیٰ کے ساتھ کھلم کھلا دشمنی کے مترادف ہیں۔

9- ایک مرید نے کہا میں بتیس سال سے آپ کے پاس رہتا ہوں، آپ ہر روز میرا نام دریافت فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں ہنسی نہیں کرتا جب سے اس کا نام دل میں آ گیا ہے کچھ یاد نہیں رہتا۔

10- جو نیکی فی الفور کسی نور یا علم کا پھل نہ دے اس کو نیکی نہ گن اور جس گناہ کے بعد فوراً اللہ تعالیٰ کا خوف اور توبہ میسر آ جائے اس کو گناہ نہ گن۔

11- اپنے آپ کو اتنا ہی ظاہر کر جتنا کہ تو ہے یا ویسا ہو جا جیسا اپنے آپ کو ظاہر کرے۔

12- تواضع یہ ہے کہ درویشوں سے تواضع رکھے اور امیروں سے تکبر۔

13- توکل یہ ہے کہ زندگانی کو ایک دن کے لئے جانے اور کل کی فکر نہ کرے۔

14- ایک شخص نے آپ سے کہا کہ میرے اہل وعیال زیادہ ہیں اور معاش کم ہے۔ فرمایا

اپنے گھر جا، جس کو تو دیکھے کہ اس کا رزق مجھ پر ہے اس کو نکال دے اور جس کو تو دیکھے کہ اس کا رزق اللہ پر ہے اس کو رہنے دے۔

15- نیک بخت وہ ہے جو نیکی کرے اور ڈرے اور بد بخت وہ ہے جو بدی کرے اور اللہ کے ہاں مقبولیت کی امید بھی رکھے۔

16- ذکر الٰہی کثرت عدد سے نہیں ہے بلکہ حضور بے غفلت کا نام ہے۔

17- اللہ تعالیٰ کی محبت یہ ہے کہ دنیا و آخرت میں سے کسی کو نہ چاہے۔

18- جس کو اللہ تعالیٰ مقبول کرتا ہے اس پر ظالم کو مسلط کرتا ہے جو اس کو رنج دیتا ہے۔

مخزن اخلاق، ص:۱۲۲۔۱۲۳

حضرت حمدون بن احمد بن قصار رحمۃ اللہ علیہ

(م:271ھ)

1- جس نے یہ خیال کیا کہ وہ فرعون سے بہتر ہے تو اس نے تکبر کیا۔

2- جہاں تک ہو سکے کسی دنیاوی چیز کی خاطر غصہ میں نہ آؤ۔

3- جب تم کسی کو شراب کے نشہ میں سرشار دیکھو تو تم بھی بناوٹی طور پر ادھر ادھر جھکنے لگ جاؤ، تاکہ کہیں تم اس پر زیادتی نہ کر بیٹھو اور پھر کہیں تم بھی اس میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔

4- اپنی جس قسم کی باتیں تم چاہتے ہو کہ لوگوں پر ظاہر نہ ہوں اس قسم کی لوگوں کی باتیں بھی ظاہر نہ کرو۔ الرسالة القشيرية، ص:٤٣

5- جب شیطان اور اس کی فوج اکٹھی ہوتی ہے تو انہیں کسی بات پر اتنی خوشی نہیں ہوتی جتنی کہ تین چیزوں پر ہوتی ہے:

(1) اس مومن پر جو مومن کو قتل کرے

(2) اس شخص پر جو کفر کی حالت میں مرے

(3) اور اس دل پر جسے فقر کا ڈر ہو

الرسالة القشيرية، ص:٣٧٤

حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ

(م:283ھ)

1- بندہ جو فعل اقتداء رسول ﷺ کے بغیر کرتا ہے خواہ وہ بصورت اطاعت ہو یا معصیت، وہ عیش نفس ہے اور جو فعل اقتداء واتباع سے کرتا ہے وہ نفس پر عتاب اور مشقت ہے کیونکہ نفس کی خواہش کبھی اقتداء واتباع میں نہیں ہو سکتی اور اصل مقصود ہمارے طریق یعنی سلوک کا یہی ہے کہ اتباع خواہش سے بچیں۔

ثمرات الاوراق،ص:۷۵، کتاب الاعتصام(۱۰۸/۱)

2- ہمارے صوفیہ کے سات اصول ہیں، ایک کتاب اللہ کے ساتھ تمسک، دوسرے سنت رسول اللہ ﷺ کی اقتداء، تیسرے اکل حلال (یعنی کھانے پینے اور استعمال کرنے میں اس کا لحاظ کہ کوئی چیز حرام و ناجائز نہ ہو)، چوتھے لوگوں کو تکلیف سے بچانا، پانچویں گناہوں سے بچنا، چھٹے توبہ، ساتویں ادائے حقوق۔

ثمرات الاوراق،ص:۷۵، کتاب الاعتصام(۱۰۸/۱)

3- تین چیزوں سے مخلوق مایوس ہوگئی، توبہ کا التزام، سنت رسول ﷺ کا اتباع اور مخلوق کو اپنی ایذا سے بچانا۔

ثمرات الاوراق،ص:۷۶، کتاب الاعتصام(۱۰۸/۱)

4- کسی نے آپ سے دریافت کیا ''عالی ظرفی کیا چیز ہے؟'' فرمایا ''اتباع سنت''

ثمرات الاوراق،ص:۷۶، کتاب الاعتصام(۱۰۸/۱)

5- ہر وہ فعل جسے انسان آنحضرت ﷺ کی اقتداء کے بغیر کرے خواہ وہ عبادت ہو یا معصیت وہ نفس کی زندگی ہے اور ہر وہ فعل جسے وہ آنحضرت ﷺ کی اقتداء میں کرے وہ نفس کیلئے عذاب ہے۔ الرسالۃ القشیریۃ،ص:۳۲

6- متوکل کی تین علامتیں ہیں:

(1) وہ نہ تو کسی سے مانگے

(2) نہ کسی چیز کو رد کرے

(3) نہ اپنے پاس کچھ روکے

الرسالة القشيرية، ص:٢٢٦

7- پانچ باتیں نفس کے جوہر ہیں:

(1) محتاج جو اظہار مالداری کرتا ہو

(2) بھوکا جو ظاہر کرتا ہو کہ وہ سیر شکم ہے

(3) غمزدہ جو خوشی کا اظہار کرتا ہو

(4) وہ شخص جس کی کسی سے عداوت ہے، مگر اس سے محبت کا اظہار کرتا ہو

(5) وہ شخص جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور نماز میں کھڑے رات گذار دیتا ہے، مگر کمزوری ظاہر نہیں ہونے دیتا۔

الرسالة القشيرية، ص:٣٧٦

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ

(م:291ھ)

1- دلوں کی دوا پانچ چیزیں ہیں:

(1) قرآن مجید کی تلاوت تدبر یعنی معنی فہمی کے ساتھ کرنا

(2) باطن کا زائد از ضرورت کھانے سے خالی ہونا

(3) تہجد پڑھنا

(4) آخر شب میں تضرع وزاری کرنا

(5) صالحین کی صحبت اختیار کرنا

ثمرات الاوراق،ص:۲٤۸ بحوالہ الخشوع فی الصلوۃ لابن الجوزی

2- کثرت روایت کا نام علم نہیں، علم تو اس شخص کا ہے جو علم کے مطابق عمل کرے اور اسے استعمال میں لائے اور سنت کی اقتداء کرے خواہ وہ کم علم والا ہی کیوں نہ ہو۔

الرسالۃ القشیریۃ،ص:۵۹

3- جس شخص نے کوئی خواہش ترک کی۔ پھر اس کے دل کو کوئی چیز اس کے بدلے میں نہیں ملی تو سمجھ لو کہ وہ اسے ترک کرنے میں جھوٹا ہے۔

الرسالۃ القشیریۃ،ص:۲۱۱

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

(م:297ھ)

سید الطائفہ حضرت جنید بن محمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات کا نام سن کر ایک مقدس ومحترم شخصیت کا تصور ذہن میں گردش کرنے لگتا ہے۔ سلوک وتصوف کے حوالہ سے آپ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے بھی ہیں اور خلیفہ بھی۔ آپ کے آباؤ واجداد نہاوند (ہمدان) کے باشندے تھے لیکن آپ کی ولادت اور نشوونما عراق میں ہوئی۔ آپ صوفیاء کرام کے سرخیل ہونے کے ساتھ ساتھ علوم ظاہرہ پر بھی دسترس کامل رکھتے تھے۔ فقہ میں عموماً امام ابوثور رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر فتوی دیتے تھے جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔ تصوف اور علم میں امامت کا درجہ رکھنے کے بسبب آپ کو ''سید الطائفتین'' یعنی شریعت وطریقت کا سردار کہا جاتا ہے۔

آپ کے بے شمار ملفوظات اولیاء کرام نے محفوظ کر کے ہم تک پہنچائے ہیں جن میں علم وحکمت اور فراست ایمانی کے موتی پنہاں ہیں۔ امام ابونعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے حلیۃ الاولیاء کی دسویں جلد میں آپ کا مفصل ذکر کیا ہے اور آپ کے بے شمار قیمتی اور پراثر ملفوظات ذکر فرمائے ہیں، جن میں کچھ یہاں ذکر کیے جاتے ہیں:

1- جو شخص یہ سمجھتا ہو کہ وہ اپنی کوشش سے اللہ جل جلالہ تک پہنچ جائے گا، وہ خواہ مخواہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈال رہا ہے۔ جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ بغیر محنت اور کوشش کے اللہ جل جلالہ تک پہنچ جائے گا، وہ خواہ مخواہ آرزوئیں باندھ رہا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ بے عملی کے ساتھ آرزوئیں لگانا بھی غلط ہے اور محنت وکوشش کر کے اس پر ناز کرنا بھی غلط ہے۔ صحیح راستہ یہ ہے کہ کوشش میں لگا رہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل اور رحمت کا طلب گار رہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم ورحمت ہی سے

وصول الی اللہ ہوتا ہے۔

2- جب تک تم اپنے گناہوں سے خائف ہو اور اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس پر ندامت محسوس کرتے ہو، اس وقت تک اپنے آپ سے مایوس نہ ہو۔

3- آپ کے شیخ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے پوچھا ''شکر کی حقیقت کیا ہے؟'' آپ نے جواب دیا:

((الایستعان بشیء من نعمه علی معاصیه))

''شکر یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ کی کسی نعمت کو اس کی معصیتوں میں استعمال نہ کیا جائے''

حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ نے اس جواب کو بے حد پسند فرمایا۔

4- جو شخص حافظ قرآن نہ ہو، اس نے کتابت احادیث کا مشغلہ نہ رکھا ہو اور علم فقہ حاصل نہ کیا ہو، وہ اقتداء کے قابل نہیں ہے۔

5- جب تک کوئی بری بات انسان کی طبیعت (دل) میں رہے، اس وقت تک وہ کوئی عیب نہیں، ہاں جب وہ طبیعت کی اس بات پر عمل کرنے لگے تو یہ عیب کی بات ہے۔

یہی بات حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ میں ملتی ہے کہ جب تک رزائل کے مقتضا پر عمل نہ کیا جائے، اس وقت تک وہ رزائل مضر نہیں ہوتے۔

6- مجھے دنیا میں پیش آنے والا کوئی واقعہ ناگوار نہیں اس لئے کہ میں نے یہ اصول دل میں طے کر رکھا ہے کہ یہ دنیا رنج وغم، بلاء اور فتنہ کا گھر ہے، لہٰذا اس کو تو میرے پاس برائی ہی لے کر آنا چاہیے۔ لہٰذا اگر کبھی وہ کوئی پسندیدہ بات لے کر آئے تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ورنہ اصل وہی پہلی بات ہے۔

7- ایک مرتبہ کسی نے آپ سے سوال کیا ''دنیا (جس سے پرہیز کی تاکید کی جاتی ہے) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:

((مادنا من القلب، وشغل عن اللّٰہ))

''جو دل کے قریب آ جائے اور اللہ ﷻ سے غافل کر دے''

8- ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا:

((متی تصیر النفس داء ھا دواء ھا))

''ایسا کب ہوتا ہے کہ نفس کے امراض خود اس نفس کا علاج بن جائیں؟''

آپ نے برجستہ جواب دیا:

((اذا خالفت ھواء ھا صار داء ھا دواء ھا))

''جب تم نفس کی مخالفت کرو تو اس کی بیماری ہی اس کا علاج بن جاتی ہے''

حلیۃ الاولیاء(۱۰/۲۵۵۔۲۷۴ ملخصاً)

9- میں اگر ہزار سال بھی زندہ رہوں تو اپنے اختیار سے طاعات وعبادات میں سے ایک ذرہ بھی کم نہ کروں، ہاں مغلوب ومجبور ہو جاؤں تو دوسری بات ہے۔

ثمرات الاوراق،ص:۷۸، کتاب الاعتصام(۱/۱۰۹)

10- وصول الی اللہ کے جتنے راستے عقلاً ہو سکتے ہیں وہ سب کے سب بجز اتباع سنت کے مخلوق پر بند کر دیئے گئے ہیں (یعنی بغیر اقتداء رسول ﷺ کے کوئی شخص ہرگز تقرب حاصل نہیں کر سکتا) اور جو دعوی کرے وہ کاذب ہے۔

ثمرات الاوراق،ص:۷۸، کتاب الاعتصام(۱/۱۱۰)

11- حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے توحید کے بارے سوال کیا گیا تو فرمایا ''موحد کا وحدانیت کی حقیقت اور کمال احدیت کے ساتھ اس بات کو جاننا کہ وہ ذات باری تعالیٰ واحد و یکتا ہے، نہ اس نے کسی کو جنا، نہ وہ جنا گیا، اس کا نہ تو کوئی مدمقابل ہے نہ نظیر نہ تو اس کی صورت بیان ہو سکتی ہے' نہ تشبیہ' نہ کیفیت' نہ تمثیل۔

الرسالۃ القشیریۃ،ص:۲

12- تمام مخلوق کے لئے اللہ تک پہنچنے کے راستے بند ہیں۔ ماسوائے ان لوگوں کے جو رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلیں۔

الرسالة القشيرية، ص: ٤٤

13- جن چیزوں سے تمہارا ہاتھ خالی ہے، ان سے دل کے خالی ہونے کا نام زہد ہے۔

14- دنیا کو حقیر جاننے اور اس کے آثار کو دل سے محو کر دینے کا نام زہد ہے۔

الرسالة القشيرية، ص: ١٦٢

15- صدق کی حقیقت یہ ہے کہ تو ان مواقع پر بھی سچ بولے جن میں جھوٹ کے بغیر تمہاری نجات نہیں ہوسکتی۔

الرسالة القشيرية، ص: ٢٩٥

16- ہر وہ محبت جو کسی غرض کے لئے ہے، جب وہ غرض جاتی رہے گی تو محبت بھی جاتی رہے گی۔

الرسالة القشيرية، ص: ٤٥١

حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ

(م: 300ھ)

1- تقویٰ کی علامت پرہیزگاری ہے اور پرہیزگاری کی علامت یہ ہے کہ کسی بات میں شک وشبہ ہو تو انسان ٹھہر جائے۔

2- جس شخص نے محرمات سے اپنی نگاہ کو پست کر رکھا۔ اپنے نفس کو شہوات سے روکے رکھا۔ اپنے باطن کو خوفِ خدا کے مراقبہ سے اور ظاہر کو سنت سے معمور رکھا اور اپنے آپ کو رزقِ حلال کا عادی بنا رکھا ہو تو اس کی فراست غلط نہ ہوگی۔

الرسالة القشيرية، ص: ٥٤

3- لوگوں کی ایذاء رسانی سے اپنے آپ کو روکنا اور لوگوں کی تکالیف برداشت کرنا حسن خلق کی علامت ہے۔

الرسالة القشيرية، ص: ٣٣٤

حضرت ابو عثمان جبری رحمۃ اللہ علیہ

(م:298ھ)

1- اللہ کی صحبت میں حسن ادب، دوام ہیبت اور مراقبہ کو مدنظر رکھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں اتباع سنت اور ظاہری علم کی پابندی کا خیال رکھو۔ اولیاء اللہ کی صحبت میں احترام اور خدمت کا خیال رکھو۔ گھر والوں کی صحبت میں حسن خلق مدنظر رکھو۔ برادری کی صحبت میں ہمیشہ خندہ پیشانی کے ساتھ رہو بشرطیکہ کوئی گناہ کی بات نہ ہو۔ اور جاہلوں کی صحبت میں ان کے لئے دعا کرتے رہو اور ان پر رحم کیا کرو۔

2- چالیس سال مجھے اسی حال میں گذر گئے کہ اللہ نے مجھے جس حال میں رکھا، میں نے اسے برا نہیں جانا یا اگر کسی اور حالت کی طرف منتقل کر دیا، تب بھی ناراض نہیں ہوا۔

3- ظاہر میں سنت کے خلاف کرنا باطن میں ریاکاری کی علامت ہے۔

الرسالة القشيرية، ص: ٤٦

4- زہد یہ ہے کہ تو دنیا کو چھوڑ دے اور اس کی پرواہ نہ کرے کہ اسے کون لیتا ہے۔

الرسالة القشيرية، ص: ١٦١

5- اللہ تعالیٰ زاہد کو اس کی خواہش سے زیادہ عطاء کرتا ہے اور دنیا کی رغبت کرنے والے کو اس کی خواہش سے کم دیتا ہے اور قانع شخص کو اسی قدر عطاء کرتا ہے، جتنا وہ چاہتا ہے۔

الرسالة القشيرية، ص: ١٦٣

6- خالق کی طرف ہمیشہ نگاہ رکھنے کی وجہ سے مخلوق کی رویت کو بھلانے کا نام اخلاص ہے۔

الرسالة القشيرية، ص: ٢٩٦

شیخ ابو عبداللہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ

(م:319ھ)

1- بد بختی کی تین علامتیں ہیں:

(1) کسی انسان کو علم دیا گیا ہو مگر عمل سے محروم ہو

(2) اگر عمل عطا کیا گیا ہو تو اخلاص سے محروم ہو

(3) کسی کو صالحین کی صحبت نصیب ہو مگر وہ ان کا احترام نہ کرتا ہو

2- قید خانہ (دنیا) میں رہتے ہوئے آرام کی امید رکھنا آرزو کی خام خیالی ہے۔

3- چار قسم کے لوگ اسلام سے محروم ہو جاتے ہیں:

(۱) جو اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتے

(۲) جو ایسے کام کرتے ہیں جن کا انہیں علم نہیں

(۳) نہ ان باتوں کو سیکھتے ہیں جن کا ان کو علم نہیں

(۴) لوگوں کو سیکھنے سے روکتے ہیں۔

4- تعجب ہے اس شخص پر جو جنگل کو اس خیال سے طے کرتا ہے کہ وہ اللہ کے گھر پہنچ جائے اور نبوت کے آثار دیکھے۔ وہ اپنے نفس اور خواہشات کو طے کر کے کیوں نہیں چلا آتا، تاکہ اپنے دل تک پہنچ کر اپنے رب عزوجل کے آثار دیکھے۔

5- زہد یہ ہے کہ تو دنیا کی طرف دیکھے اور اسے ناقص خیال کرے اور اپنے آپ کو بلند ظریف اور شریف سمجھتے ہوئے اس سے اعراض کرے۔

الرسالة القشيرية، ص: ۵۰۔۵۱

حضرت ابوبکر محمد بن موسیٰ واسطی رحمۃ اللہ علیہ

(م:320ھ)

1- امید اور بیم دو ایسی باتیں ہیں جو بے ادبی سے روکتی ہیں۔

2- عبادت کرنے کے بعد اس کے عوض کا منتظر رہنا اللہ کے فضل کو بھول جانے کی علامت ہے۔

3- جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اسے مرداروں اور بدبو میں پھینک دیتے ہیں۔ اس سے ان کی مراد نوعمروں کی صحبت ہے۔

4- لوگوں نے سوءِ ادب کا نام اخلاص رکھا ہے، نفس کی طمع کو انبساط قرار دیتے ہیں اور کم ہمتی کو استقلال، لہٰذا یہ لوگ راستہ سے اندھے ہیں اور تنگ راستوں پر چلتے ہیں۔ اسی لئے تو ان کی موجودگی کی وجہ سے نہ کوئی زندگی نشو ونما پا سکتی ہے اور نہ ان سے گفتگو کرنے میں کوئی عبادت پاک ہو سکتی ہے۔ یہ جب بولیں گے تو غصے میں اور ایک دوسرے کو خطاب کریں گے تو تکبر کے ساتھ، ان کے نفوس کا اچھلنا ان کے باطن کو ظاہر کر رہا ہے اور کھانے کی طمع یہ ظاہر کر رہی ہے کہ ان کے دل میں کیا ہے۔ خدا انہیں ہلاک کرے یہ کہاں بہکے جا رہے ہیں؟

الرسالة القشيرية، ص:٦١

5- خلوص والی توبہ، توبہ کرنے والے پر معصیت کا کوئی نشان باقی نہیں چھوڑتی نہ باطن میں نہ ظاہر میں اور جس کی توبہ خالص ہو اسے اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ صبح کیسے گذاری اور شام کیسے؟

الرسالة القشيرية، ص:١٣٣

6) فراست وہ اٹھتے ہوئے انوار ہیں، جو دلوں میں چمکتے ہیں اور ایسی متمکن معرفت

ہے، جو غیبوں میں سے ایک غیب سے دوسرے غیب تک کے رازوں کو اٹھائے ہوئی ہے، یہاں تک کہ صاحب فراست اشیاء کو اس طرح دیکھتا ہے، جس طرح حق تعالیٰ اسے دکھاتا ہے۔ اس طرح وہ مخلوق کے ضمیر کی باتیں بتانے لگتا ہے۔

الرسالة القشيرية، ص: ۳۲۱

حضرت ابو علی احمد روذباری رحمۃ اللہ علیہ

(م: 322ھ)

1- دھوکا کھانے کی علامت یہ ہے کہ تو برا کام کرے اور اللہ تعالیٰ تجھ پر مہربانی فرماتے جائیں اور تم یہ خیال کرتے ہوئے کہ تمہاری طرف سے تساہل کی وجہ سے غلطی ہو گئی ہے نہ توبہ کرتے ہو نہ اللہ کی طرف رجوع اور سمجھتے ہو کہ اللہ نے تمہیں فراخی دے رکھی ہے۔

الرسالة القشيرية، ص: ۱٤۰

2- تین چیزوں سے مخلوق پر آفت آتی ہے:

(1) طبیعت کی بیماری سے (2) عادت پر قائم رہنے سے (3) فسادِ صحبت سے

طبیعت کی بیماری سے مراد حرام کا مال کھانا عادت پر قائم رہنے سے مراد ہے حرام کی طرف دیکھنا، حرام سننا اور غیبت کرنا، فسادِ صحبت سے مراد یہ ہے کہ جب کبھی نفس میں کوئی خواہش جوش مارے انسان اس کے پیچھے ہو جائے۔

3- تمہارا نفس ہی تمہارا قید خانہ ہے، جب تم اس سے نکل آئے تو تم نے ابدی راحت حاصل کر لی۔

الرسالة القشيرية، ص: ۱٤۱

4- تقویٰ یہ ہے کہ تو ان تمام چیزوں سے اجتناب کرے جو اللہ سے دور رکھیں۔

الرسالة القشيرية، ص: ۱٤۹

امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

(م:505ھ)

1- خود کو بڑا نہ سمجھنا چاہئے، حقیقت میں یہ اللہ تعالیٰ کی خصوصیت ہے، کیونکہ دراصل بڑائی اسی کو سزاوار ہے۔

2- جب تک آنکھوں کی حفاظت نہ کی جائے فسق و فجور سے بچنا دشوار ہے۔

3- تمسخر اکثر قطع دوستی، دل شکنی اور دشمنی کا باعث ہوتا ہے۔ اس سے دل میں حسد پیدا ہوتا ہے۔

4- بعض لوگ توکل کے یہ معنی لیتے ہیں کہ حصول معاش کی کوشش اور تدبیر نہ کریں مگر یہ خیال جاہلوں کا ہے۔ کیونکہ یہ شریعت میں حرام ہے۔

5- تین چیزیں خباثت قلب کو ظاہر کرتی ہیں (۱) حسد (۲) ریا (۳) عجب، عقل مند کو ان سے بچنا چاہئے، جو شخص ان سے محفوظ رہے گا، وہ دوسری مصیبتوں سے بھی محفوظ رہے گا۔

6- حاسد اس شخص کی طرح ہے جو اپنے دشمن کو مارنے کے لئے پتھر پھینکے اور پتھر دشمن کو لگنے کے بجائے اس کی اپنی داہنی آنکھ پر لگے اور آنکھ پھوٹ جائے۔ اس سے اس شخص کو اور غصہ آئے، اور وہ پھر زور سے پتھر مارے اور وہ اسی طرح اس کی دوسری آنکھ بھی پھوڑ دے۔ پھر پتھر مارے اور اپنا سر توڑ ڈالے۔ اسی طرح دشمن کی طرف پتھر پھینک پھینک کر خود زخمی ہو اور دشمن صحیح وسالم رہے اور مخالف دیکھ دیکھ کر ہنسیں۔

7- دوست جو صرف تمہاری اچھی حالت کا دوست ہو اور مشکل وقت میں کام نہ آئے اس سے بچنا چاہئے کیونکہ وہ سب سے بڑا دشمن ہے۔

8- علم دین وہ ہے جو اللہ کا خوف زیادہ کرے۔ ذاتی برائیوں سے واقف کرے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا شوق دل میں پیدا کرے، دنیا کی طرف سے ہٹائے، دین کی طرف لگائے اور برے افعال سے روک کر رکھے۔
9- ریاکاری گویا اللہ تعالیٰ کی نسبت لوگوں کو زیادہ عزیز رکھنا ہے۔
10- اپنے آپ کو سب سے بہتر سمجھ لینا جہالت ہے بلکہ ہر شخص کو اپنے سے بہتر سمجھنا چاہئے۔
11- صبح سویرے اٹھ جانا چاہئے اور سب سے پہلے جو خیال دل میں آئے یا زبان سے نکلے وہ اللہ پاک کا ذکر ہونا چاہئے۔
12- بلند آواز سے رونا بے صبری اور قہقہہ مار کا ہنسنا سفاہت کی دلیل ہے۔
13- بدخلقی نجاست باطنی کی دلیل ہے۔
14- کلام میں نرمی اختیار کر، کیونکہ الفاظ کی نسبت لہجے کا زیادہ اثر پڑتا ہے۔
15- خاموشی بغیر محنت کے عبادت، بغیر سلطنت کے ہیبت، بغیر دیوار کے قلعہ، بغیر ہتھیار کے فتح، کراماً کاتبین کا آرام، مومنین کا قلعہ، عاجزوں کا شیوہ اور دبدبہ ہے۔
16- دنیا کا طالب سمندر کا پانی پینے والے کی طرح ہے کہ جس قدر پیتا ہے زیادہ پیاس لگتی جاتی ہے۔
17- قرض کی ادائیگی کی طاقت رکھتے ہوئے ایک ساعت بھی دیر کرنا ظلم ہے البتہ اگر قرض خواہ کی اجازت ہو تو جائز ہے۔
18- گری ہوئی چیز کا بغیر اطلاع قبضے میں کر لینا، لوٹنے کی مانند ہے۔
19- جو شخص صدقہ کے ثواب کا فقیر کی حاجت کی نسبت اپنے آپ کو زیادہ محتاج نہ جانے اس کا صدقہ قبول نہیں ہوتا۔
20- خواہش پر غالب آنا فرشتوں کی صفت ہے اور خواہش سے مغلوب ہونا جانوروں کی۔
21- اکثر تاخیر نکاح بھی سبب زنا بن جاتی ہے اور وبال والدین پر ہوتا ہے۔
22- نماز میں حضور قلب کی تدبیر یہ ہے کہ الفاظ کے معانی پر خیال رکھے۔

23- جو کام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف ہو اگرچہ بشکل عبادت ہو گناہ ہے۔

24- بچوں کی اصلاح مکتب میں ہے اور عورتوں کی گھر میں۔

25- عبادت میں تشدد سے بچو، میانہ روی اور مداومت کو لازم پکڑو۔

26- السلام علیکم کے کہنے سے ترک کلام کے گناہ سے نکل جاتا ہے۔

27- مخلوق سے ایسا معاملہ کرو جو ان سے اپنے حق میں پسند کرتے ہو۔

28- خالق سے ایسا معاملہ کرو جیسا کہ تم اپنے غلام سے اپنے لئے کرانا چاہتے ہو۔

29- خوراک بھوک سے کم کھاؤ، تاکہ قوتِ عبادت اور صحت میسر آئے۔ زیادہ کھائے گا تو خواہش نفس کے لئے ہو جائے گا۔ کیونکہ عبادت سے غافل ہوگا اور یہی نفس کی خواہش ہے۔ کھانے میں عیب نہ نکالو، ناپسند ہو تو مت کھاؤ۔

30- تکلف کی زیادتی محبت کی کمی کا باعث بن جاتی ہے۔

31- اگر کوئی شخص قرض لے اور دینے کی نیت نہ ہو تو چور ہے۔

32- عابد کو کھانا کھلانا عبادت میں مدد کرنا ہے اور فاسق کو کھلانا فسق میں مدد کرنا ہے۔

33- مجلس کے اندر بیٹھ کر قریب تر لوگوں کی مزاج پرسی کرو، میزبان کو انتظار میں نہ ڈالو، وقت مقررہ پر جلد پہنچا کرو۔

34- بیوی کی بد اخلاقی پر صبر کرنا، اس کی ضروریات کا انتظام کرنا اور راہ شرع پر قائم رہنا بہترین عبادت ہے۔

35- عورت کے ساتھ نیک خو رہنا چاہئے، اس کو رنج نہ دے بلکہ اس کا رنج سہے۔

36- نکاح نہ کرنے والا گو شرم گاہ کو بچا لے مگر نظر اور دل کا بچانا اس کو محال ہے۔

37- عورتوں کو ضعف اور ستر سے پیدا کیا ہے، ضعف کا علاج خاموشی اور ستر کا علاج پردہ میں رکھنا ہے۔

38- جو شخص مال کافی رکھتا ہو، اس کے لئے کسب کرنے سے عبادت بہتر ہے۔

39- بادشاہ کے کارندوں کے ظلم کی باز پرس بادشاہ سے بھی ہوگی اور کارندوں سے علیحدہ

بھی ہوگی۔

40- مال حرام سے صدقہ کرنے والا ناپاک کپڑا پیشاب سے دھونے والے کی مثل ہے۔

41- جو شخص حرام کھاتا ہے اس کے تمام اعضا گناہ میں پڑ جاتے ہیں۔

42- محتاجوں سے مہنگا مال خریدنا احسان میں ہے اور صدقہ سے بہتر ہے۔

43- جو ایمان رکھتا ہے کہ آخرت دنیا سے بہتر ہے وہ سب احتیاطیں کرسکتا ہے۔

مذکورہ اقوال کے لئے دیکھئے: مخزن اخلاق، ص: ۱۳۰ تا ۱۳۴

44- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مقصد عظیم کے لئے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجا گیا، اگر اس کام کو بالائے طاق رکھ دیا جائے اور اس کے علم و عمل کو چھوڑ دیا جائے تو العیاذ باللہ نبوت کا بے کار ہونا لازم آئے گا۔ دیانت مضمحل ہو جائے گی، ضلالت عام ہو جائے گی، جہالت کا غلبہ ہو جائے گا، ہر طرف فساد پھیل جائے گا، آبادیاں ویران ہو جائیں گی، انسان ہلاک ہو جائیں گے لیکن انہیں اپنی ہلاکت کا علم قیامت سے پہلے نہ ہو سکے گا۔ افسوس یہ ہے کہ ہمیں جس بات کا اندیشہ تھا وہ رونما ہو چکی ہے، اس قطب اعظم کا علم اور عمل ختم ہو کر رہ گیا ہے اس کی حقیقت مٹ گئی ہے، دلوں پر مخلوق کی محبت اور خوف چھا گیا ہے خالق کی طرف توجہ نہیں رہی، لوگ نفسانی خواہشات اور شہوات کی اتباع میں حیوانوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں، روئے زمین پر ایسے صادق مومن کا ملنا دشوار ہو گیا جو راہ حق میں ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرے۔

احیاء علوم الدین (۲/۳۰۶)

45- لوگوں کے دلوں میں عزت و منزلت پیدا کرنے کے لئے دکھاوے کے طور پر نیک خصلتیں اختیار کرنا ریا ہے۔

احیاء علوم الدین (۳/۲۹۷)

علامہ عبدالرحمٰن ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ

(م:597ھ)

1- جس نے ہر کام کے شروع میں اپنی نگاہ بصیرت سے اس کا انجام دیکھ لیا وہ ان کاموں کے خیر کو پا گیا اور ان کے شر سے محفوظ رہا۔ اور جس نے انجام کو نہیں سوچا اس پر طبیعت غالب رہی۔ پھر وہ ان چیزوں سے رنج اٹھاتا ہے جن سے سستی کا طالب ہوتا ہے۔ اور ان چیزوں سے مشقت پاتا ہے جن سے راحت کا امیدوار ہوتا ہے۔

صید الخاطر(۱/۱۵)

2- سب سے بڑی سزا یہ ہے کہ سزا پانے والے کو اس سزا کا احساس نہ ہو۔ اور اس سے سخت یہ ہے کہ ایسے امور پر مسرور ہو جو درحقیقت سزا ہوں جیسے مال حرام کما کر خوش ہو اور گناہوں پر قابو پا کر اترائے اور جس کی یہ حالت ہو جائے وہ کبھی طاعت میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔

صید الخاطر(۱/۱۷)

3- عقل کے کامل ہونے کی علامت یہ ہے کہ انسان بلند ہمت ہو اور جو پستی پر راضی و مطمئن ہو وہ پست حوصلہ ہے۔

صید الخاطر(۱/۱۸)

4- میں نے علماء کے درمیان پائے جانے والے عام مرض حسد کے بارے میں غور کیا تو مجھے اس کا منشاء حب دنیا معلوم ہوئی کیونکہ علماء آخرت تو آپس میں محبت اور مودت کا برتاؤ رکھتے ہیں ایک دوسرے سے حسد نہیں کرتے۔

صید الخاطر(۱/۲۱)

5- میں نے شیطان کا بڑا مکر اور اس کی چالبازی یہ دیکھی کہ وہ ارباب دولت کو طرح

طرح کی آرزوؤں میں گھیرے رہتا ہے اور ایسی لذات میں مشغول کئے رہتا ہے جو انہیں آخرت کی یاد اور اس کے اعمال سے پھیرے رہیں۔ پھر جب مال جمع کرنے پر آمادہ کر کے مال سے ان کا تعلق جوڑ دیتا ہے تو ان میں بخل پیدا کرنے کے لئے مشورہ دیتا ہے کہ اس کو بچا بچا کر خرچ کرو۔ یہ اس کا مضبوط حیلہ اور قوی مکر ہے۔

صید الخاطر(۱/ ۲۸)

6- ایک دن اس پر غور کیا کہ انسان کو جس چیز سے روکا جاتا ہے اس کے اندر اس کے کرنے کی حرص پیدا ہو جاتی ہے اور یہ بھی اندازہ ہوا کہ اسے جتنی قوت سے منع کیا جاتا ہے اسی قدر حرص بھی بڑھتی جاتی ہے۔ جب اس کے سبب کو تلاش کیا تو دو سبب معلوم ہوئے ایک یہ کہ نفس قید پر صبر نہیں کر پاتا وہ تو یونہی جسم کی قید میں ہے پھر جب کسی رکاوٹ کے سبب معنوی قید میں پھنستا ہے تو اس کا طیش بڑھتا ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ نفس کو کسی حکم کے تحت آنا بڑا شاق ہوتا ہے اسی لئے اسے حرام چیزوں میں بہت لذت ملتی ہے اور مباح میں وہ لذت نہیں پاتا۔

صید الخاطر(۱/ ۵٦)

7- میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف راہ نمائی کرنے والے دلائل پر نظر ڈالی تو انہیں تعداد میں ریت سے زیادہ پایا ان میں ایک دلچسپ دلیل یہ نظر آئی کہ انسان اپنی غلط حرکتوں کو چھپانا چاہتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اسے ظاہر فرما دیتے ہیں اگر چہ کچھ مدت بعد سہی اور لوگوں کی زبانوں پر اس کا تذکرہ آجاتا ہے اگر چہ سب نے ان کا مشاہدہ نہیں کیا ہوتا۔

صید الخاطر(۱/ ۷۷)

8- جو شخص کسی مصیبت اور بلاء میں گرفتار ہو اور اسے ختم کرنا چاہتا ہو وہ اس مصیبت کو اس قدر بڑھا کر تصور میں لائے کہ پیش آمدہ مصیبت ہلکی معلوم ہونے لگے۔ اسی طرح اس کے ثواب کو سوچے اور اس سے بڑی کسی مصیبت کے آجانے کا تصور کرے تب اسے در پیش مصیبت غنیمت معلوم ہونے لگے گی اور اس کے جلد ہی ختم

ہو جانے کے وقت پر نگاہ رکھے۔

صید الخاطر(۱/۱۰۱)

9- ساری موجودات میں علم سے اشرف کوئی چیز نہیں۔ اور کیوں نہ ہو جبکہ وہی رہبر ہے اور جب نہ ہوگا تو لوگ بھٹک جائیں گے۔

صید الخاطر(۱/۱٤۰)

10- مؤمن گناہوں پر اصرار نہیں کرسکتا ہاں کبھی خواہش غالب ہو جاتی ہے اور شہوت کی آگ بھڑک جاتی ہے تو ذرا اپنے مرتبہ سے نیچے اتر آتا ہے۔ کیونکہ اس کے پاس ایسا ایمان ہے جو گناہوں سے بغض پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا نہ اس سے گناہوں کا پختہ ارادہ ہوسکتا ہے اور نہ فراغت کے بعد دوبارہ کرنے کا عزم ہوسکتا ہے۔ وہ اگر کسی سے ناراض ہوتا ہے تو زیادہ انتقام نہیں لیتا اور لغزشوں سے پہلے ہی توبہ کی نیت رکھتا ہے۔

صید الخاطر(۱/۱٦۰)

11- سب سے افضل مشغلہ علم میں اضافہ کرنا ہے کیونکہ جو شخص اپنے علم پر اکتفاء کر لیتا ہے اور اس کو کافی سمجھ لیتا ہے وہ خود رائے ہو جاتا ہے اور اپنی تعظیم اس کے لئے استفادہ سے مانع ہو جاتی ہے۔ پھر مذاکرہ و بیان کے وقت اس کی خطائیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اب اگر وہ لوگوں کے نزدیک معزز بھی ہو تو دوسروں کو اس کی غلطی پر ٹوکنے کی جرأت نہیں ہو پاتی (لہٰذا وہ جاہل ہی رہ جاتا ہے)

صید الخاطر(۱/۱٦۱)

12- میں نے ایک عجیب حالت پر غور کیا وہ یہ کہ مؤمن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ دعاء کرتا ہے پھر مزید الحاح کے ساتھ دعا کرتا ہے لیکن قبولیت کا کچھ اثر نہیں دیکھتا۔ پھر جب مایوسی کے قریب ہونے لگتا ہے تو اس کے دل کی طرف دیکھا جاتا ہے اگر وہ تقدیر کے فیصلوں پر راضی ہوا اور اللہ عزوجل کے فضل سے ناامید نہیں ہوا ہوتا تو اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے اس لئے کہ یہی وہ موقع ہے جہاں ایمان شیطان کو

دبادے اور ایسے ہی موقع پر لوگوں کے مرتبے ظاہر ہوتے ہیں۔

صید الخاطر(۱/۱۸۰)

13- سمجھدار شخص کو ہر حال میں اپنے مولی کا دامن تھامے رہنا چاہئے۔ اور اس کے فضل کے دامن سے لپٹا رہنا چاہئے خواہ کسی نافرمانی کا صدور ہو جائے خواہ کوئی طاعت ہو۔ خلوت میں اس سے انس حاصل کرنے کی کوشش کرے اور اگر وحشت معلوم ہو تو اس کے سبب کے ختم کرنے کی کوشش کرے۔

صید الخاطر(۱/۱۸٤)

14- جس شخص پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں زیادہ ہوں اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ ان میں سے اتنی ہی نعمتوں کا اظہار ہونے دے جتنی خود سے ظاہر ہو جائیں ساری نعمتیں نہ کھول کر رکھ دے۔ اگرچہ نعمت و دولت کے اظہار میں بڑی لذت ہے لیکن حزم واحتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ ظاہر نہ کیا جائے کیونکہ نظر بد کا لگنا حق ہے۔

صید الخاطر(۱/۱۸۵)

15- گناہوں کی سچی لذت تو غفلت میں مدہوش شخص ہی پا سکتا ہے۔ مؤمن کو سچی لذت نہیں مل پاتی کیونکہ معصیت سے لطف اندوزی کے وقت ساتھ ساتھ اس کی حرمت کا علم اور سزا سے بچنے کا خیال بھی تصور میں آجاتا ہے۔

صید الخاطر(۱/۱۹۰)

16- ہر سمجھدار شخص کے لئے ضروری ہے کہ گناہوں کے انجام سے بچنے کی کوشش کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور انسان کے درمیان کوئی قرابت اور رشتہ داری نہیں ہے۔ وہ تو انصاف کی ترازو لگانے والا اور ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرنے والا ہے اگرچہ اس کا حلم گناہوں سے بڑھ کر ہے مگر وہ قادر مطلق ہے جب چاہے گا بڑے سے بڑے گناہ معاف کردے گا اور اگر آفت کرنا چاہے گا تو معمولی گناہ پر گرفت فرمالے گا۔ لہٰذا اس سے ڈرتے رہو۔

17- میں نے بہت سے مال داروں کو دیکھا کہ وہ ظلم اور ظاہری و باطنی ہر طرح کے گناہ

میں مبتلا رہتے ہیں پھر ایسے طریقوں سے برباد کردیئے جاتے ہیں جن کا انہیں تصور بھی نہیں ہوتا، ان کی جڑیں تک اکھڑ گئیں اور وہ تعمیریں ٹوٹ پھوٹ گئیں جن کو انہوں نے اپنی آل اولاد کے لئے بنایا اور مضبوط کیا تھا۔

صید الخاطر(۱/۱۹۵)

18- جوان مرد وہ نہیں ہے جس نے امن وسلامتی کے زمانے میں اللہ عزوجل کے ساتھ حسن معاملہ کے ساتھ زندگی گزاری ہاں اگر اس پر مصیبتوں کے ایام میں زمانہ کی گردشیں سہل ہوجائیں تو یہ ہے کسوٹی! بادشاہ مطلق ایک چیز بناتا ہے اور اسے توڑ دیتا ہے کچھ دیتا ہے اور اسے چھین لیتا ہے ایسے وقت میں اس کے ساتھ حسن معاملہ اور اس کے فیصلہ پر رضامندی سے انسان کا مرتبہ ظاہر ہوگا۔ کیونکہ جس پر مسلسل نعمتیں ہی برستی رہتی ہوں وہ نعمتوں کے تسلسل کی وجہ سے راضی اور خوش عیش ہے۔ اور اگر بلا وآزمائش کا اسے ایک جھونکا بھی پہنچ جائے تو وہ اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکتا۔

صید الخاطر(۱/۲۰۲)

19- علم اور اس کی طرف رغبت اور اس کے شغل کے متعلق سوچا تو اندازہ ہوا کہ اس سے قلب کو ایسی تقویت ملتی ہے جو اسے قساوت کی طرف لے جاتی ہے اور واقعی اگر دل کے اندر وہ قوت اور لمبی آرزوئیں نہ ہوتیں تو علم کا شغل نہایت دشوار ہوتا کیونکہ میں حدیث اس امید پر لکھتا ہوں کہ اس کی روایت کروں گا اور تصنیف اس توقع پر شروع کرتا ہوں کہ اس کو مکمل کرلوں گا۔ اس کے برخلاف جب عبادت وریاضت کے باب میں غور کرتا ہوں تو آرزوئیں کم ہونے لگتی ہیں دل نرم ہوجاتا ہے آنسو جاری ہوجاتے ہیں مناجات بھلی معلوم ہونے لگتی ہیں سکینہ چھا جاتی ہے گویا میں خدا کے مراقبہ میں پہنچ جاتا ہوں۔

صید الخاطر(۱/۲۱٤)

20- مصیبت اور آلام کے ختم ہونے کی مدت اللہ تعالیٰ کے نزدیک متعین ہے۔ لہٰذا مبتلائے مصیبت وآلام کو مصیبت کا وقت ختم ہونے تک صبر کرنا چاہئے اگر وقت سے

پہلے چیخنا چلانا شروع کرے گا تو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

صید الخاطر(۲۲۹/۱)

21- تمام موجودات میں سب سے مشکل چیز صبر ہے جو کبھی محبوب وپسندیدہ چیزوں کے چھوٹنے پر کرنا پڑتا ہے اور کبھی ناپسندیدہ اور تکلیف دہ حالات کے پیش آنے پر، خصوصاً جبکہ تکلیف دہ حالات کا زمانہ طویل ہو جائے۔ اور کشادگی وفراخی سے ناامیدی ہونے لگے۔ ایسے وقت میں مصیبت زدہ کو ایسے توشہ کی ضرورت ہوتی ہے جس سے اس کا سفر قطع ہو سکے۔

صید الخاطر(۲۳۱/۱)

22- اس شخص کے لئے جس نے کسی تنگی میں مبتلا ہو کر دعا کی ہو مناسب یہ ہے کہ قبولیت اور عدم قبولیت کے متعلق زیادہ خلجان نہ کرے۔ اس لئے کہ اس کے ذمہ صرف دعا کرنا تھا اب جس سے دعا کی گئی ہے وہ مالک ہے اور حکیم ہے۔ اگر اس نے دعا قبول نہیں کی تو اپنی ملکیت میں جو چاہا کیا اور اگر تاخیر سے قبول کی تو اپنی حکمت کے تقاضا پر عمل کیا۔ لہٰذا اس کے اسرار کے متعلق اس پر اعتراض کرنے والا بندگی کی صفت سے خارج ہے اور حق دار کے مرتبہ سے ٹکرانے والا ہے۔

صید الخاطر(۲۳۲/۱)

23- جو اپنی صاف ستھری فکر کو استعمال کرے گا اس کی فکر اسے اعلیٰ مرتبوں کے حاصل کرنے پر ابھارے گی اور کسی بھی حالت میں نقص یعنی کمی پر راضی ہونے سے باز رکھے گی۔

صید الخاطر(۲۳۶/۱)

24- ہر طرح کے لوگوں پر اعتماد اور ہر طرح کے دوستوں سے بے تکلفی سب سے بڑی حماقت ہے کیونکہ سب سے سخت اور سب سے تکلیف دہ وہ دوست ہوتا ہے جو دشمن ہو گیا ہو اس لئے کہ وہ پوشیدہ رازوں سے واقف ہوتا ہے۔

صید الخاطر(۲۴۵/۱)

25- خوب سمجھ لو کہ لوگوں کے اندر دوسروں کی نعمت پر حسد کا جذبہ رکھا گیا ہے یا کم از کم رشک اور اپنی رفعت کی خواہش، لہٰذا جب وہ شخص جو تمہیں اپنے برابر سمجھتا ہے دیکھے گا کہ تم اس سے اوپر پہنچ گئے ہو تو لامحالہ متاثر ہوگا اور ممکن ہے کہ حسد شروع کر دے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا جو واقعہ ہوا وہ اسی قبیل کا ہے۔

صيد الخاطر (۱/۲٤٦)

26- بعض لوگ ایسے ہیں جو کتابیں اکٹھی کرتے ہیں، انہیں سنتے ہیں لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ ان کتابوں میں کیا ہے نہ ان کی صحت کی خبر رکھتے ہیں اور نہ ان کے معانی سمجھتے ہیں۔ تم انہیں دیکھو گے کہ وہ کہتے ہیں ''فلاں کتاب میری سنی ہوئی ہے اور میرے پاس اس کا نسخہ موجود ہے اور فلاں فلاں کتاب میرے پاس ہے'' لیکن جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا ہے ان میں صحیح و سقیم کے امتیاز کے اعتبار سے ان کو کچھ خبر نہیں ہوتی اور ان کتابوں کی مشغولی انہیں اہم علوم کی طرف توجہ سے روکے رہتی ہے۔

صيد الخاطر (۱/۲٥۱)

27- جس شخص کو یہ پتہ نہ ہو کہ اسے کب موت آجائے گی اس کو موت کے لئے تیاری کئے رہنا ضروری ہے۔ جوانی اور صحت سے دھوکہ نہ کھائے کیونکہ بوڑھے ہوکر مرنے والوں کی تعداد کم ہے اور جوانی میں مرجانے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اسی لئے بوڑھے لوگ کم ہوتے ہیں۔

صيد الخاطر (۱/۲۸۸)

28- زمانے کے تجربات نے مجھے بتلایا کہ حتی الامکان کسی سے دشمنی کا اظہار نہ کرنا چاہئے کیونکہ کبھی اس شخص سے ضرورت پیش آسکتی ہے خواہ وہ کسی درجہ کا آدمی ہو۔

صيد الخاطر (۱/۳۲٥)

29- ہمارے اس دین کے اندر علم اور عمل دونوں طرف سے داخل ہونے والی بدعتوں پر میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ایسے راستوں سے داخل ہوئی ہیں جو اس دین سے پہلے موجود تھے اور لوگوں کے دل ان سے مانوس تھے، چنانچہ علم اور اعتقاد میں آنے والی

بدعتیں فلسفہ کے راستہ سے آئی ہیں اور عمل کے باب میں داخل ہونے والی بدعتیں رہبانیت کے راستے سے آئی ہیں۔

صید الخاطر(۲/۱)

30- میں اس رائے کو درست سمجھتا ہوں کہ تصانیف کا نفع تدریس کے نفع سے زیادہ ہے کیونکہ میں پوری زندگی میں چند ہی طلبہ کو پڑھا سکتا ہوں جبکہ اپنی تصنیفات کے ذریعہ بے شمار مخلوقات کو تعلیم دوں گا جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئیں۔اس کی دلیل یہ ہے کہ لوگ جتنا علم اسلاف کی کتابوں سے پاتے ہیں اتنا اپنے اساتذہ اور مشائخ سے نہیں حاصل کر سکتے، لہٰذا عالم کے لئے مناسب ہے کہ اگر اسے مفید تصنیف کی توفیق ملے تو تصنیف کا کام خوب کرے۔مفید کی قید اس لئے زیادہ کر دی کیونکہ ہر لکھنے والا شخص مصنف نہیں ہو جاتا کیونکہ مقصود کسی چیز کو صرف جمع کر دینا نہیں ہے خواہ کچھ بھی ہو کسی طرح بھی ہو بلکہ مضامین درحقیقت اللہ تعالیٰ کے راز ہوتے ہیں جن پر وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے مطلع کرتا ہے اور اس کو ان کے بیان کرنے کی توفیق دیتا ہے۔

صید الخاطر(۲/٤)

31- تصنیف وتالیف کے لئے درمیانی عمر کو غنیمت سمجھنا چاہئے کیونکہ ابتدائی عمر طلب علم کا زمانہ ہے اور آخر عمر حواس کے بے کار ہو جانے کا وقت ہے۔

صید الخاطر(۲/٤)

32- میں نے اچھے اور برے لوگوں کے حالات میں غور کیا تو اندازہ ہوا کہ اچھے لوگوں کی نیکی کا سبب عقل ونظر کا استعمال ہے جبکہ برے لوگوں کے بگاڑ کی وجہ عقل کا استعمال نہ کرنا ہے۔

صید الخاطر(۲/۳۵)

33- عقل مند وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حق کا خیال رکھتا ہے اگرچہ مخلوق ناراض ہی ہو جائے، کیونکہ جو شخص بھی مخلوق کے حق کا خیال رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا حق ضائع

کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کے دل کو جس کی رضا وخوشنودی کے لئے ایسا کیا گیا ہے پلٹ دیتے ہیں لہٰذا وہ خوش ہونے کے بجائے ناراض ہو جاتا ہے۔

صید الخاطر(٢/٤٢)

34- سمجھ دار آدمی جو کسی کو اپنا دوست، اپنا ساتھی یا اپنا شریک بنانا چاہتا ہو یا کسی سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ پہلے اس کے خاندان اور حسب نسب کو دیکھ لے اس کے بعد اس کی شکل وصورت بھی دیکھے۔ کیونکہ اچھی صورت باطن کی درستگی پر دلالت کرتی ہے۔ نسب اور خاندان کا معاملہ تو یہ ہے کہ ہر چیز اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے اور جس کی کوئی اصل نہ ہو اس سے کسی خوبی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

صید الخاطر(٢/٤٦)

35- ضروری ہے کہ سمجھ دار آدمی انجام پر نظر رکھنا نہ چھوڑے اور جن چیزوں سے بچنا ممکن ہو ان سے بچنے کی کوشش کرے۔ یہ بڑی بھول ہے کہ آدمی اپنے جسم کی صحت اور اپنے معاش کی موافقت کو دیکھ کر اسی حالت میں مست ہو جائے کیونکہ یہ چیزیں ہمیشہ نہیں رہ سکتیں اس لئے ان کے ختم ہو جانے کا اندیشہ بھی رکھنا چاہئے اور احوال کے بدلنے کے لئے تیار بھی رہنا چاہئے۔

صید الخاطر(٢/٤٨)

36- میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے راز کے اظہار پر قابو نہیں رکھتے، اور جب لوگوں پر ظاہر ہو جاتا ہے تو پھر ان لوگوں پر خفا ہوتے ہیں جن سے اظہار کیا تھا۔ کیسی عجیب بات ہے کہ خود تو اس کے روکنے پر قادر نہیں ہو سکے اور ان کو ملامت کرتے ہیں جنہوں نے اس کو پھیلایا۔ حدیث شریف میں ہے:

((استعينوا على قضاء أموركم بالكتمان))

''اپنے امور کی انجام دہی میں اخفاء اور پوشیدگی کے ذریعہ مدد حاصل کرو''

سچی بات یہ ہے کہ نفس پر کسی راز کو چھپائے رکھنا بڑا شاق ہوتا ہے اس لئے وہ اس کے

ظاہر کردینے کو راحت خیال کرتا ہے خصوصاً جب کہ بیماری، غم یا عشق کا معاملہ ہو۔

صید الخاطر(۵۱/۲)

37- طالبان دنیا، دنیا کی سچی لذت سے غافل ہیں کیونکہ سچی لذت تو علم کے شرف میں ہے، عفت کی خوبی میں ہے، پرہیز کی خودداری میں ہے، قناعت کی عزت میں ہے اور مخلوق پر احسان و کرم کرنے کی شیرینی میں ہے۔ رہا کھانے اور نکاح سے لذت کا حصول تو یہ لذت سے ناواقف شخص کا کام ہے کیونکہ نکاح اور کھانا خود مقصود نہیں ہوتے (یعنی ان میں کوئی ذاتی خوبی نہیں ہوتی) بلکہ یہ بدن میں طاقت اور اولاد کے لئے ہوتے ہیں۔

صید الخاطر(۶۱/۲)

38- لوگوں کے ساتھ اجتماع وہی پسند کر سکتا ہے جو خالی ہو کیونکہ جس کا دل حق تعالیٰ میں مشغول ہوتا ہے وہ مخلوق سے بھاگتا ہے۔ جب دل اللہ تعالیٰ کی معرفت سے خالی ہو جاتا ہے تو مخلوق کے خیال سے بھر جاتا ہے پھر آدمی مخلوق ہی کے لئے عمل کرتا ہے مخلوق ہی کی وجہ سے کرتا ہے اور ریا کے ذریعہ ہلاک ہو جاتا ہے اس حال میں کہ اسے اپنی ہلاکت کی خبر بھی نہیں ہوتی۔

صید الخاطر(۸۰/۲)

39- جب تم اپنے ساتھی کو دیکھو کہ غصہ میں نامناسب باتیں بکنے لگا ہے تو تم کو چاہئے کہ اس کی باتوں کا کچھ لحاظ نہ کرو اور ان باتوں کی وجہ سے اس کا مؤاخذہ بھی نہ کرو۔ کیونکہ اس کی حالت نشہ میں مست آدمی کی طرح ہوگئی ہے اب جو کچھ اس کی زبان پر آرہا ہے اس کو اس کی خبر نہیں ہے بلکہ تم اس کے ابال پر صبر سے کام لو اور اس کو کچھ اہمیت مت دو۔ کیونکہ اس پر شیطان غالب آگیا ہے طبیعت میں ہیجان پیدا ہوگیا ہے اور عقل روپوش ہوگئی ہے۔ اگر تم بھی اس پر غصہ کرنے لگے یا اس کے برتاؤ کے مطابق جواب دینے لگے تو تمہاری مثال اس ذی ہوش کی طرح ہو جائے گی جو کسی پاگل کے منہ لگے یا اس صحت مند کی طرح ہوگی جو کسی بے ہوش پر غصہ

کرے لہٰذا قصور تمہارا ہی ہوگا۔

صید الخاطر(۲/۸۷)

40- دنیا میں اس سے بڑا بے وقوف کوئی شخص نہیں ہے جو کسی کے ساتھ کوئی ایسا برا سلوک کرے جس کے بارے میں جانتا ہو کہ اس کی تکلیف اس شخص کے دل میں اتر گئی ہے پھر دونوں بظاہر صلح کرلیں تو یہ شخص دل میں یہ سوچے کہ صلح کی وجہ سے اس بدسلوکی کا اثر مٹ گیا۔ خصوصاً بادشاہوں کے معاملہ میں یہ سوچ کر مطمئن ہو جانا اول درجہ کی بے وقوفی ہے کیونکہ ان کی سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ کوئی شخص ان سے بلند نہ ہوسکے اور ان کی غرض اور خواہش ٹوٹنے نہ پائے۔ لہٰذا جب اس طرح کا کوئی معاملہ ہوتا ہے تو جب تک وہ بدلہ نہ لے لیں ختم نہیں ہوتا۔

صید الخاطر(۲/۸۸)

41- اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ انسانی طبیعت میں مال کی محبت داخل ہے کیونکہ مال ہی ان جسموں کے باقی رہنے کا ذریعہ ہے لیکن بعض لوگوں میں مال کی محبت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ وسیلہ کے بجائے بذات خود مقصد بن کر رہ جاتا ہے۔ چنانچہ تم بخیل کو دیکھتے ہو کہ اپنی ذات پر طرح طرح کی مشقتیں جھیل جاتا ہے لیکن اپنے نفس کو لذتوں سے محروم کیے رہتا ہے بلکہ اس کو ساری لذت مال جمع کرنے میں ملنے لگتی ہے اور یہ صفت بہت سے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔

صید الخاطر(۲/۱۰۰)

42- میں نے دیکھا کہ تمام فکر و غم کا سبب اللہ تعالیٰ سے بے رخی اور دنیا کی طرف میلان ہے کیونکہ جب بھی دنیا کا کوئی مقصد فوت ہوتا ہے تو اس پر غم ہونے لگتا ہے۔ لیکن جو شخص اللہ کی معرفت سے حصہ پائے ہوئے ہے وہ ہر حالت میں راحت میں رہتا ہے کیونکہ وہ تقدیر پر راضی رہنے کی وجہ سے دنیا سے بے نیاز ہو جاتا ہے لہٰذا جب بھی کوئی فیصلہ نافذ ہوا وہ اس پر راضی ہوگیا۔ اگر دعا کی قبولیت کا اثر نہیں پایا تو اس کے دل میں اعتراض نہیں کھٹکتا، اس لئے کہ وہ ایک مدبر مالک کا غلام ہے لہٰذا اس

کی توجہ خالق کی خدمت اور طاعت ہی میں رہتی ہے۔

صید الخاطر(۲/۱٦٤)

43- وہ شخص سب سے بڑا احمق ہے جو صرف موجودہ حالت پر نظر رکھے کہ نہ اس کے بدلنے کا تصور کرے نہ آئندہ پیش آنے والے حالات کو دل میں جگہ دے۔

صید الخاطر(۲/۱۷٤)

44- کسی شخص سے اگر تم کسی وجہ سے نفرت کرتے ہو تو اپنی نفرت کو ظاہر نہ ہونے دو کیونکہ پھر تم اس کو اپنے سے محتاط کر دو گے اور مقابلہ کی دعوت دے دو گے پھر وہ تم سے جنگ اور تمہارے خلاف سازش شروع کر دے گا۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ اگر تم سے ہو سکے تو اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور جہاں تک ہو سکے اس کو سابقہ تعلقات پر واپس لانے کی کوشش کرو یہاں تک کہ تمہاری دشمنی سے شرمندہ ہو کر اس کی مخالفت اور دشمنی ٹوٹ جائے اور اگر تم سے نہ ہو سکے تو خوش اسلوبی سے علیحدہ ہو جاؤ یعنی کوئی ایسی بات نہ کرو جس سے اس کو تکلیف ہو۔

صید الخاطر(۲/۱۹۳)

45- جب میں نے غور کیا کہ باوجود اس کے کہ عقیدہ درست ہے اور پھر عمل کیوں سست ہے؟ تو اس کے تین اسباب معلوم ہوئے (1) ایک تو فوری لذت اور خواہش کی طرف نظر کرنا، کیونکہ لذت پر نظر غلطی کو سوچنے سے روک دیتی ہے (2) دوسرا سبب توبہ میں ٹال مٹول ہے۔ حالانکہ اگر عقل سے کام لے تو تاخیر کے نقصانات سے بچ جائے۔ کیونکہ موت اچانک آپڑتی ہے اور توبہ حاصل نہیں ہوتی (3) تیسرا سبب رحمت کی امید ہے۔ چنانچہ گناہ گار سوچتا ہے کہ میرا رب رحیم ہے اور یہ بھول جاتا ہے کہ وہ سخت عذاب والا ہے۔

صید الخاطر(۲/۲۰۱)

46- جو شخص چاہتا ہو کہ فکر میں انتشار نہ ہو اور اپنے دل کی اصلاح کرے اس کو زمانہ میں

لوگوں کے میل جول سے سخت پرہیز کرنا چاہئے۔ کیونکہ پہلے لوگ جو اکٹھا ہوتے تھے تو ایسی چیزوں کا تذکرہ کرتے تھے جو مفید ہوں۔ لیکن اب صرف وہی باتیں ہوتی ہیں جو نقصان دہ ہوں۔

صید الخاطر(۲/۲۰۳)

47- تعجب ہے اس شخص پر جو یہ کہتا ہے کہ میں قبروں میں جا کر گل سڑ جانے والے جسموں سے عبرت حاصل کرتا ہوں۔ حالانکہ اگر سمجھ سے کام لیتا تو اس کو معلوم ہو جاتا کہ وہ خود ایک قبر ہے اور خود اپنے اندر جو عبرت کے مواقع موجود ہیں وہ دوسری چیزوں سے عبرت حاصل کرنے سے بے نیاز کرنے والے ہیں۔ خاص کر وہ شخص جس کی عمر زیادہ ہو چکی ہو۔ کیونکہ ابھی شہوت کمزور ہوگئی ہے طاقت اور قوت گھٹ گئی ہے، حواس سست پڑ چکے ہیں، نشاط ختم ہو چکا ہے اور بال سفید ہو چکے ہیں، لہٰذا اس کو چاہئے کہ خود اپنی ہی کھوئی ہوئی چیزوں سے عبرت پکڑے اور کھو جانے اور ختم ہو جانے والے افراد سے بے نیاز ہو جائے۔ کیونکہ جو کچھ اس کے پاس موجود ہے اس کے ہوتے ہوئے دوسروں پر نظر ڈالنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

صید الخاطر(۲/۲۲۱)

48- جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو دنیاوی لذتیں ختم ہو کر رہ جاتی ہیں۔ پھر جسم لاغر ہو جاتا ہے۔ بیماری بڑھ جاتی ہے اور غم زیادہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے عقل جب نتائج کو دیکھتی ہے تو دنیا سے رخ پھیر لیتی ہے اور نظر آنے والے منظر کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے اس کو وقتی کسی بھی چیز سے لذت نہیں ملتی۔ لذت تو وہ لوگ اٹھاتے ہیں جو آخرت سے غافل ہیں۔ بھلا ان کو کیا لذت جن کی عقل کامل ہے؟ یہی وجہ ہے کہ عقل مند آدمی لوگوں سے میل جول کی سکت نہیں رکھتا کیونکہ عام لوگ اس کو غیر جنس معلوم ہوتے ہیں۔

صید الخاطر(۲/۲۲۲)

49- سمجھ دار آدمی کو حتی الامکان احتیاط کرنا چاہئے۔ پھر اگر احتیاط کے باوجود تقدیر کا فیصلہ

غالب آجائے تو کوئی ملامت کی بات نہیں ہے۔ اور احتیاط ہر ایسے خطرہ سے کرے جس کا واقع ہو جانا ممکن ہو۔ بلکہ اس کے لئے پہلے سے تیاری رکھنا ضروری ہے۔

صید الخاطر (۲/ ۲۳۰)

50- جب کوئی اہم معاملہ پیش آئے تو مہلت کے ساتھ غور وفکر سے زیادہ قابل اعتماد کوئی چیز نہیں ہے۔ کیونکہ آدمی جب کسی معاملہ میں بغیر انجام کو سوچے سمجھے عمل کرتا ہے عام طور پر شرمندگی پیش آتی ہے۔ اسی لئے مشورہ کا حکم دیا گیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ انسان کو ٹھہر کر کام کرنے کی وجہ سے زیادہ سوچنے کا موقع مل جاتا ہے، جس میں وہ تمام پہلوؤں کو سامنے لاسکتا ہے تو گویا اس نے خود ہی مشورہ کرلیا۔

صید الخاطر (۲/ ۲۳۳)

51- میں نے زیادہ تر لوگوں کی عبادتوں کو غور سے دیکھا تو اندازہ ہوا کہ وہ عبادت کے بجائے عادت ہیں، جبکہ بیدار طبیعت لوگوں کی عادتیں بھی عبادت ہوجاتی ہیں، چنانچہ غافل عادۃً ''سبحان اللہ'' کہتا ہے اور ہوش مند عجیب عجیب مخلوقات اور خالق کی عظمت کو سوچتا رہتا ہے، یہاں تک کہ متحیر ہو کر بول اٹھتا ہے ''سبحان اللہ''

صید الخاطر (۲/ ۲۶۷)

52- جو شخص بادشاہوں اور حکمرانوں کو نصیحت کرنا چاہے اس کو بے حد نرمی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کے سامنے کوئی ایسی بات نہ کہہ دے، جس سے ان کا ظالم ہونا ظاہر ہو۔ کیونکہ بادشاہوں کو اپنے دبدبہ اور غلبہ کا بڑا خیال ہوتا ہے، اس لئے اگر ڈانٹ اور توبیخ سے کام لے گا تو اس میں ان کی ذلت ہے اور وہ لوگ ذلت کو برداشت نہیں کرسکتے ہیں۔

صید الخاطر (۲/ ۲۷۵)

53- ایک حدیث میں آیا ہے ((أللهم أرنا الأشياء كما هي)) ''اے اللہ! ہم کو تمام چیزوں کی حقیقت دکھادے'' یہ جملہ نہایت عمدہ ہے اور یہ دعا بہت اہم ہے کیونکہ اکثر لوگ چیزوں کی حقیقت اور ان کی صحیح معرفت نہیں رکھتے۔ جو چیز فنا ہوجانے والی ہے

اس کے ساتھ ایسا معاملہ کرتے ہیں جیسے وہ باقی رہنے والی ہے۔ اور یہ خیال بھی نہیں لاتے کہ جن دنیاوی نعمتوں میں وہ پل رہے ہیں وہ کبھی زائل بھی ہو جائیں گی۔ اگرچہ اس کا علم رکھتے ہوں مگر محسوسات کو دیکھنے والی نگاہ موجود کو دیکھنے میں مشغول رہتی ہے۔

صيد الخاطر(۲/۲۹۵)

-54 کسی کی بڑبڑاہٹ سن کر یا اس کو نماز، روزہ اور صدقہ وخیرات کرتے ہوئے اور مخلوق سے کنارہ کش دیکھ کر دھوکہ نہ کھانا چاہیے۔ ''مرد کامل'' وہی ہے جو دو باتوں کی رعایت کرتا ہو۔ ایک تو ''حدود کی حفاظت'' دوسرے عمل میں ''اخلاص''

صيد الخاطر(۲/۳۰۳)

-55 مومن کا ایمان آزمائش کے وقت ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اس وقت خوب دعائیں کرتا ہے لیکن قبولیت کا اثر نہیں دیکھتا تو اس یقین کی وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ مصلحتوں سے زیادہ واقف ہیں نہ اس کی امید ختم ہوتی ہے اور نہ تمنا میں فرق آتا ہے اگرچہ مایوسی کے اسباب بہت قوی ہوں۔ یا یہ سوچتا ہے کہ مجھ سے صبر یا ایمان کا امتحان مقصود ہے جس ذات نے اس آزمائش کا فیصلہ کیا ہے وہ مجھ سے یا تو صبر کا امتحان کرنے کے لئے تسلیم ورضا دیکھنا چاہتا ہے یا ایمان کا امتحان لینے کے لئے اپنے دربار میں دعا اور فریاد کی کثرت دیکھنا چاہتا ہے۔

صيد الخاطر(۲/۳۱۱)

-56 علم کی طلب میں آگے وہی بڑھتا ہے جسے علم سے عشق ہو اور عاشق کو محبوب کی راہ میں پیش آنے والی تکالیف پر صبر ہی کرنا چاہیے۔ صیدالخاطر (۲/۳۴۲)

-57 کسی شخص کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ اپنے بدن کے ساتھ ناقابل برداشت سلوک کرے۔ بدن کی مثال تو ایک سواری کے جانور جیسی ہے کہ اگر اس کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا جائے تو سوار کو منزل تک نہیں پہنچاتی۔

صيد الخاطر(۲/۳٤۷)

58- مخلوق سے الگ ہو کر گوشہ نشین ہو جانا خوشگوار زندگی کا ذریعہ ہے مگر چونکہ میل جول کے بغیر چارہ نہیں ہے اس لئے دشمن کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو بلکہ اس سے معافی کی درخواست بھی کرتے رہو کیونکہ کبھی تمہارے خلاف سازش کر کے تمہیں ہلاک بھی کرسکتا ہے جو تم سے بدسلوکی کرے اس سے حسن سلوک سے پیش آؤ، اپنے ارادوں کی تکمیل میں راز داری سے کام لو اور لوگوں کو صرف جان پہچان والے لوگوں کے درجہ میں رکھو کسی کو سچا دوست بنانے کی آرزومت کرو کیونکہ سچے دوست کا وجود سب سے زیادہ نادر ہے۔ صید الخاطر (۲/۳۵۳)

59- جس کے پاس تھوڑی سی عقل یا دین داری ہو اس پر حیرت ہوتی ہے کہ کیا سوچ کر حاکموں سے میل جول کو اختیار کرتا ہے؟ کیونکہ ان کے میل جول یا ان کے ساتھ رہ کر حکومت میں حصہ لینے سے ہمیشہ معزولی یا قتل یا کھانے میں زہر کا خطرہ لگا رہتا ہے اور یہ ممکن نہیں ہوتا کہ ان کے حکم اور مرضی کے خلاف کوئی کام کیا جا سکے چنانچہ اگر وہ کوئی ناجائز کام کرنے کو کہیں تو اس سے پہلوتہی کی قدرت نہیں ہوتی۔

صید الخاطر (۲/۳٦۰)

60- سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ آدمی اپنی ذات سے خوش رہے اور اپنے علم پر اکتفاء کئے رہے، جبکہ یہ مصیبت اکثر لوگوں میں پائی جاتی ہے۔

صید الخاطر (۲/۳٦۷)

61- خوب سمجھ لو کہ خواہ نیکی ہو یا برائی بدلہ گھات میں ہے۔ یہ دھوکہ کی بات ہے کہ گناہ گار اگر گناہ کے بعد سزا کا اثر نہ دیکھے تو سمجھ لے کہ اس کو معاف کر دیا گیا جبکہ سزا کبھی کچھ مدت بعد بھی آجاتی ہے اور کم ہی ایسا ہوا ہے کہ کسی نے گناہ کیا ہو اور اسے اس کے عوض سزا نہ ملی ہو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿من یعمل سوء ا یجز بہ﴾ ''جس نے بھی کوئی برائی کی اس کا بدلہ دیا جائے گا''

صید الخاطر (۲/۳٦۹)

62- عقل کو جو فضیلت حاصل ہے وہ صرف اسی وجہ سے ہے کہ انجام پر نگاہ رکھتی ہے

کیونکہ بے وقوف کم عقل صرف موجودہ حالت کو دیکھتا ہے اور انجام کو نہیں سوچتا۔ مثلاً چور چوری کرتے وقت یہ دیکھتا ہے کہ اتنا مال ملے گا اور یہ بھول جاتا ہے کہ ہاتھ بھی کٹ سکتا ہے۔ صید الخاطر (۲/۳۹۵)

63- امام ابن الجوزیؒ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے لکھا:

((واعلم یا بنی ان الأیام تبسط ساعات والساعات تبسط أنفاسا وکل نفس خزانة فاحذر أن یذھب نفس بغیر شیء فتری فی القیامة خزانة فارغة فتندم، وانظر کل ساعة من ساعاتک بماذا تذھب، فلا تودعھا الا الی أشرف مایمکن ولا تھمل نفسک، وعودھا أشرف مایکون من العمل وأحسنه، وابعث الی صندوق القبر ما یسرک یوم الوصول الیه))

''بیٹے! زندگی کے دن چند گھنٹوں اور گھنٹے چند گھڑیوں سے عبارت ہیں، زندگی کا ہر سانس گنجینۂ ایزدی ہے، ایک ایک سانس کی قدر کیجئے کہ کہیں بغیر فائدہ کے نہ گذرے تاکہ کل قیامت میں زندگی کا دفینہ خالی پاکر اشک ندامت نہ بہانے پڑیں، ایک ایک لمحہ کا حساب کریں کہ کہاں صرف ہو رہا ہے اور اس کوشش میں رہیں کہ ہر گھڑی کسی مفید کام میں صرف ہو، بے کار زندگی گزارنے سے بچیں اور کام کرنے کی عادت ڈالیں تاکہ آگے چل کر آپ وہ کچھ پاسکیں جو آپ کے لئے باعث مسرت ہو''

متاع وقت اور کاروان علم، ص:۵۶ بحوالہ'' لفتہ الکبد فی نصیحة الولد''

شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

(م:973ھ)

1- طلبہ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اپنے نفس کو عمل سے فارغ رکھیں اور یہ سمجھیں کہ پہلے علم حاصل کرلیں، فارغ ہوکر عمل کی طرف متوجہ ہوں گے، یہ شیطانی وسوسہ ہے جس کے ذریعہ شیطان ان کو زائد علوم میں جن کی ضرورت دین میں شاذ و نادر واقع ہوتی ہے، مشغول رکھتا ہے اور عمل کی توفیق نہیں ہوتی۔

لطائف المنن والاخلاق للشعرانی، ص:۳۷٤

2- میں چاہتا ہوں کہ علماء و طلبہ کوئی ہنر اور صنعت ضرور سیکھیں جس سے ان کا معاش حاصل ہو، تا کہ وہ دنیا کے بدلے دین کو فروخت نہ کریں اور لوگوں کے صدقات وخیرات پر ان کی نظریں نہ جائیں کیونکہ (بلا ضرورت شدیدہ ناجائز طور پر) صدقات کے کھانے سے ان کی عقل کا نور مٹ جاتا ہے بخلاف طعام حلال کے کہ اس سے نور عقل بڑھتا ہے۔

لطائف المنن والاخلاق للشعرانی، ص:۳۷٤

3- ایک مرتبہ میں ایسے حکماء کی ایک مجلس میں پہنچ گیا جو اپنے کھانے پینے کی چیزوں میں احتیاط نہ کرتے تھے، میں نے دیکھا کہ ان کے تمام علمی سوالات و مذاکرات ایسے واہی اور بے کار امور کے متعلق تھے جو علماء کی شان سے بہت گرے ہوئے تھے۔ میں نے سمجھ لیا کہ یہ سب اسی مشتبہ کھانے کا وبال ہے۔

لطائف المنن والاخلاق للشعرانی، ص:۳۷٤

شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے بیٹے عبدالرحمٰن کو ابتداء میں علم

کا شوق نہ تھا، میں اس کی وجہ سے بہت تنگ دل اور پریشان رہتا تھا۔ حق تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں اس معاملہ کو حق تعالیٰ کے سپرد کردوں میں نے ایسا ہی کیا۔ اسی رات بفضل ایزدی اس کو علم کا شوق پیدا ہوگیا اور بغیر میرے کہنے کے خود تحصیل علم میں محنت کرنے لگا اور اپنے ہم سبقوں سے آگے بڑھ گیا۔ حق تعالیٰ نے مجھے ایک بڑی تکلیف سے راحت عطا فرمادی۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ علی خواص رحمۃ اللہ علیہ سے سنا:

((ماثم أنفع لاولاد العلماء والصالحين من الدعاء لهم بظهر الغيب مع تفويض أمرهم الى الله تعالىٰ))[1]

''معاملہ تربیت میں علماء وصالحین کی اولاد کے لئے کوئی چیز ایسی نافع نہیں جیسی پس پشت ان کے لئے دعا کرنا اور ان کے معاملہ کو حق تعالیٰ کے سپرد کرنا ہے''

[1] تنبیہ المغترین، ص:۸

مجدد الف ثانی امام ربانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(م:1624ء)

1- جب تک وہ موت جو معروف موت سے پہلے ہے اور اہل اللہ اس کو فنا سے تعبیر کرتے ہیں ثابت نہ ہو جائے اللہ تعالیٰ کی جناب میں پہنچنا محال ہے۔ بلکہ جھوٹے آفاقی خداؤں کی پرستش سے نجات نہیں مل سکتی۔ اس کے سوا نہ تو اسلام کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے اور نہ ہی کمال ایمان میسر آتا ہے۔

ارشادات مجدد الف ثانی ،دفتر اول ،مکتوب ۲۱ ،ص:۲۴

2- مستحب کی رعایت کرنا اور مکروہ سے بچنا اگرچہ تنزیہی ہو ذکر وفکر، مراقبہ اور توجہ سے کئی درجہ بہتر ہے۔

ارشادات مجدد الف ثانی ،دفتر اول ،مکتوب ۲۹ ،ص:۲۶

3- علم دو مجاہدوں کے درمیان ہے۔ ایک وہ مجاہدہ جو علم کے حاصل ہونے سے پہلے اس کی طلب میں ہوتا ہے۔ دوسرا وہ مجاہدہ جو علم حاصل ہونے کے بعد اس کے استعمال میں ہوتا ہے۔

ارشادات مجدد الف ثانی ،دفتر اول ،مکتوب: ۲۹ ص:۲۷

4- سیر وسلوک سے مقصود نفس امارہ کا تزکیہ اور پاک کرنا ہے تا کہ جھوٹے خداؤں کی عبادت سے جو نفسانی خواہشات کے وجود سے پیدا ہوتی ہیں نجات حاصل ہو جائے اور حقیقت میں خدائے واحد وبرحق کے سوا کوئی توجہ کا قبلہ نہ رہے۔

ارشادات مجدد الف ثانی ،دفتر اول ،مکتوب :۳۵ ،ص ۳۲

5- شریعت کے تین جز ہیں: علم، عمل اور اخلاص۔ جب تک یہ تینوں جز متحقق نہ ہوں شریعت متحقق نہیں ہوتی اور جب شریعت حاصل ہو گئی تو گویا حق تعالیٰ کی رضامندی

حاصل ہوگئی جو دنیا اور آخرت کی تمام سعادتوں سے بڑھ کر ہے۔ شریعت دنیا اور آخرت کی تمام سعادتوں کی ضامن ہے اور کوئی ایسا مطلب باقی نہیں جس کے حاصل کرنے کے لئے شریعت کے سوا کسی اور چیز کی طرف حاجت پڑے۔ طریقت اور حقیقت جن سے صوفیاء ممتاز ہیں شریعت کے تیسرے جزو یعنی اخلاص کے کامل کرنے میں شریعت کی خادم ہیں۔ پس ان دونوں کی تکمیل سے مقصود شریعت کی تکمیل ہے۔

ارشادات مجدد الف ثانی ،دفتر اول ،مکتوب : ۳٦،ص: ۳۲

6- بدنی نیک عملوں کے بجالانے کے بغیر دل کی سلامتی کا دعوی کرنا باطل ہے۔ جس طرح اس جہان میں بدن کے بغیر روح کا ہونا ناممکن ہے ویسے ہی دل کے احوال بدنی نیک اعمال کے بغیر محال ہیں۔ اس زمانے میں اکثر ملحد اس قسم کے دعوے کئے بیٹھے ہیں۔

ارشادات مجدد الف ثانی ،دفتر اول ،مکتوب : ۳۹،ص: ۳۸

7- دنیا ظاہر میں میٹھی ہے اور صورت میں تازگی رکھتی ہے۔ لیکن حقیقت میں زہر قاتل جھوٹا سبب اور بے ہودہ گرفتاری ہے۔ اس کا مقبول خوار اور اس کا عاشق مجنون ہے۔ اس کا حکم اس نجاست کا سا ہے جو سونے منڈھی ہو۔ اس کی مثال اس زہر کی سی ہے جو شکر میں ملا ہوا ہو۔ عقل مند وہ ہے جو ایسے کھوٹے متاع پر فریفتہ نہ ہو اور ایسے خراب اسباب کا گرفتار نہ ہو۔ داناؤں نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ میرا مال زمانہ میں سے کسی عقل مند کو دیں تو زاہد کو دینا چاہئے جو دنیا سے بے رغبت ہے۔

ارشادات مجدد الف ثانی ،دفتر اول ،مکتوب : ۵۰، ص: ۴۲

8- بزرگی، سنت کی تابعداری پر منحصر ہے اور زیادتی شریعت کی آوری پر منحصر ہے۔ مثلاً دوپہر کا سونا جو اس تابعداری کے باعث واقع ہو، کروڑہا کروز شب بیداریوں سے جو اس تابعداری کے موافق نہ ہوں اولیٰ وافضل ہے۔ اسی طرح عید الفطر کا کھانا

جس کا شریعت نے حکم دیا ہے خلاف شریعت دائمی روزہ رکھنے سے بہتر ہے۔ شارع علیہ السلام کے حکم پر پیتل کا دینا اپنی خواہش سے سونے کا پہاڑ خرچ کرنے سے برتر ہے۔

ارشادات مجدد الف ثانی ،دفتر اول ،مکتوب :۱۱۴،ص:۸۴

9- گمراہ لوگوں یعنی ہنود نے بہت ریاضات اور مجاہدے کئے ہیں لیکن جب شریعت کے موافق نہیں ہے سب بے اعتبار اور خوار ہیں۔ اگر ان سخت اعمال پر کچھ اجر ثابت ہو بھی جائے تو کسی دنیاوی نفع پر ہی منحصر ہے اور تمام دنیا ہے ہی کیا کہ اس کے نفع کا اعتبار کیا جائے۔ ان کی مثال خاکروبوں کی سی ہے جن کا کام سب سے زیادہ ہے اور مزدوری سب سے کم ہے۔

ارشادات مجدد الف ثانی ،دفتر اول ،مکتوب :۱۱۴،ص:۸۴

10- لوگوں کے کہنے سننے سے آزردہ نہ ہوں۔ وہ باتیں جو آپ کی طرف منسوب کرتے ہیں جب آپ میں نہ ہوں تو کچھ غم نہیں۔ یہ کس قدر بڑی دولت ہے کہ لوگ کسی کو برا جانیں اور وہ حقیقت میں نیک ہو۔ ہاں اگر اس قضیہ کا عکس ثابت ہو تو پھر سراسر خطرے کا مقام ہے (یعنی لوگ کسی کو نیک جانیں اور وہ حقیقت میں بد ہو)

ارشادات مجدد الف ثانی ،دفتر اول ،مکتوب :۱۴۹،ص:۸۴

11- سعادت مند آدمی وہ ہے جس کا دل دنیا کی محبت سے سرد ہو گیا ہو اور حق سبحانہ کی محبت کی گرمی سے گرم ہو گیا ہو۔ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے اور اس کا ترک کرنا تمام عبادتوں کا سردار۔ کیونکہ دنیا حق تعالیٰ کی مغضوبہ ہے اور جب سے اس کو پیدا کیا ہے اس کی طرف نہیں دیکھا۔

ارشادات مجدد الف ثانی ،دفتر اول ،مکتوب :۱۹۷،ص:۱۲۱

12- دنیا کے ترک کی حقیقت سے مراد اس میں رغبت کا ترک کرنا ہے اور رغبت کا ترک کرنا اس وقت ثابت ہوتا ہے جبکہ اس کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہو جائے اور اس مطلب کا حاصل ہونا جمعیت والے لوگوں کی صحبت کے بغیر مشکل ہے۔ ان

بزرگوں کی صحبت اگر حاصل ہو جائے تو غنیمت جاننا چاہئے اور اپنے آپ کو ان کے سپرد کرنا چاہئے۔

ارشادات مجدد الف ثانی ،دفتر اول ،مکتوب :۱۹۷،ص: ۱۲۲

13- آپ خوب سمجھ لیں کہ اس گروہ یعنی اہل اللہ کا انکار زہر قاتل ہے اور بزرگوں کے اقوال وافعال پر اعتراض کرنا زہر افعی ہے جو ہمیشہ کی موت اور دائمی ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ خاص کر جب یہ اعتراض وانکار پیر کی طرف عائد ہو اور پیر کی ایذاء کا سبب ہو۔

ارشادات مجدد الف ثانی ،دفتر اول ،مکتوب :۳۱۳،ص: ۲۰۹

14- خدا کی معرفت اس شخص پر حرام ہے جس کے باطن میں دنیا کی محبت رائی کے دانہ جتنی بھی ہو۔ باقی رہا ظاہر اس کا ظاہر جو باطن سے کئی منزلیں دور پڑا ہے اور آخرت سے دنیا میں آیا ہے اور اس نے لوگوں کے ساتھ اختلاط پیدا کیا ہے تاکہ وہ مناسبت حاصل ہو جو افادہ اور استفادہ سے مشروط ہے۔

ارشادات مجدد الف ثانی ،دفتر دوم ،مکتوب :۳۸،ص: ۲۵۹

15- کمال محبت کی علامت شریعت کی کمال اطاعت ہے اور شریعت کی کمال اطاعت علم وعمل واخلاص پر منحصر ہے۔

ارشادات مجدد الف ثانی ،دفتر دوم ،مکتوب :۴۲،ص: ۲۶۶

16- بلاتعصب وتکلف کہا جاسکتا ہے کہ اس مذہب حنفی کی نورانیت کشفی نظر میں دریائے عظیم کی طرح دکھائی دیتی ہے اور دوسرے تمام مذاہب حوضوں اور نہروں کی طرح نظر آتے ہیں اور ظاہر میں بھی جب ملاحظہ کیا جاتا ہے تو اہل اسلام سے سواد اعظم یعنی بہت زیادہ لوگ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تابعدار ہیں۔ یہ مذہب باوجود بہت سے تابع داروں کے اصول وفروع میں تمام مذہبوں سے الگ ہے اور استنباط میں اس کا طریق علیحدہ ہے اور یہ معنی اس کی حقیقت یعنی حق ہونے کا پتہ بتاتے ہیں۔

ارشادات مجدد الف ثانی ،دفتر دوم ،مکتوب :۵۵،ص: ۲۸۴

17- اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال کرم سے اپنے بندوں پر مباحات کا دائرہ وسیع کیا ہے، وہ شخص بہت ہی بد بخت ہے جو اپنی تنگ دلی کے باعث اس وسعت کو تنگ خیال کر کے اس دائرہ وسیع کے باہر قدم رکھے اور حدود شرعیہ سے نکل کر مشتبہ اور محرم میں جا پڑے۔ حدود شرعیہ کو لازم پکڑنا چاہئے اور ان حدود سے سرمو تجاوز نہ کرنا چاہئے۔ رسم وعادت کے طور پر نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے بہت ہیں لیکن پرہیز گار جو حدود شرعیہ کی محافظت کریں بہت کم ہیں۔ وہ فرق کرنے والی شے جو حق کو باطل سے اور جھوٹے کو سچے سے جدا کرے یہی پرہیز گاری ہے کیونکہ روزہ تو سچا اور جھوٹا دونوں رکھتے ہیں۔

ارشادات مجدد الف ثانی ،دفتر دوم ،مکتوب : ۸۱،ص: ۳۱۴

18- جوانی کے زمانہ کا آغاز جس طرح ہوئی وہوس کا وقت ہے اسی طرح علم وعمل کے حاصل کرنے کا بھی یہی وقت ہے۔ وہ عمل جو اس وقت میں نفس کی غضبی اور شہوانی رکاوٹوں کے غالب ہونے کے باوجود شریعت مطہرہ کے مطابق کیا جائے اس عمل سے جو جوانی کے سوا اور وقت میں ادا کیا جائے کئی گنا زیادہ اور اعتبار واعتماد رکھتا ہے۔ کیونکہ رکاوٹ کا ہونا جو رنج ومحنت کا باعث ہے عمل کی شان کو آسمان تک بلند کر دیتا ہے اور مانع کا نہ ہونا جس میں کسی قسم کی کوشش وتکلیف نہیں عمل کے معاملہ کو زمین پر ڈال دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خواص انسان خواص فرشتوں سے افضل ہیں۔ کیونکہ انسان کی طاعت موانع کے ساتھ ہے اور فرشتوں کی طاعت موانع کے بغیر ہے۔

ارشادات مجدد الف ثانی ،دفتر سوم ،مکتوب : ۳۵،ص: ۳۹۵

19- مسلمانی اور مہربانی کا طریق یہ ہے کہ اگر کسی شخص سے کوئی ایسا کلمہ صادر ہوا ہو جو بظاہر علوم شرعیہ کے مخالف ہو تو دیکھنا چاہئے کہ اس کا کہنے والا کون ہے؟ اگر ملحد وزندیق ہو تو اس کو رد کرنا چاہئے اور اس کی اصلاح میں کوشش نہ کرنی چاہئے۔ اور اگر اس کلمہ کا کہنے والا مسلمان ہو اور اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہو تو اس کی اصلاح کی

کوشش کرنی چاہئے اور اس کے واسطے محمل صحیح پیدا کرنا چاہئے یا اس کے کہنے والے سے اس کا حل طلب کرنا چاہئے۔ اگر اس کے حل کرنے سے عاجز ہو تو اس کو نصیحت کرنی چاہئے اور نرمی کے ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہئے۔

ارشادات مجدد الف ثانی، دفتر سوم، مکتوب: ۱۲۱، ص: ۴۳۷

بارہ ضروری نصائح

1- اپنے عقائد کو فرقہ ناجیہ یعنی اہل سنت والجماعۃ کے عقائد کے مطابق درست کریں۔

2- عقائد کے درست کرنے کے بعد احکام فقہیہ کے مطابق عمل بجالائیں۔ کیونکہ جس چیز کا امر ہو چکا ہے اس کا بجالانا ضروری ہے اور جس چیز سے منع کیا گیا ہے اس سے ہٹ جانا لازم ہے۔

3- پنج وقت نماز کو سستی اور کاہلی کے بغیر شرائط اور تعدیل ارکان کے ساتھ ادا کریں۔

4- نصاب کے حاصل ہونے پر زکوۃ ادا کریں۔ امام اعظمؒ نے عورتوں کے زیور پر بھی زکوۃ کا ادا کرنا فرمایا ہے۔

5- اپنے اوقات کھیل کود میں صرف نہ کریں اور قیمتی عمر کو بے ہودہ امور میں ضائع نہ کریں۔

6- سرود و نغمہ یعنی گانے بجانے کی خواہش نہ کریں اور اس کی لذت پر فریفتہ نہ ہوں۔ یہ ایک قسم کا زہر ہے جو شہد میں ملا ہوا ہے اور سم قاتل ہے جو شکر سے آلودہ ہے۔

7- لوگوں کی غیبت اور سخن چینی سے اپنے آپ کو بچائیں۔ شریعت میں ان دونوں بری خصلتوں کے حق میں بڑی وعید آئی ہے۔

8- جہاں تک ہو سکے جھوٹ بولنے اور بہتان لگانے سے پرہیز کریں کیونکہ یہ دونوں بری عادتیں تمام مذاہب میں حرام ہیں اور ان کے کرنے والے پر بڑی وعید آئی ہے۔

9- لوگوں کے عیبوں اور گناہوں کا ڈھانپنا اور ان کے قصوروں سے درگزر کرنا اور انہیں معاف کرنا بڑے عالی حوصلہ والے لوگوں کا کام ہے۔

10- غلاموں اور ماتحتوں پر مشفق اور مہربان رہنا چاہئے اور ان کے قصوروں پر مواخذہ نہ کرنا چاہئے اور موقع و بے موقع ان بے چاروں کو مارنا، کوٹنا، گالی دینا اور ایذا پہنچانا مناسب نہیں ہے۔

11- اپنی کوتاہیوں کو نظر کے سامنے رکھنا چاہئے جو ہر ساعت حق تعالیٰ کی پاک بارگاہ کی نسبت وقوع میں آرہی ہیں اور حق تعالیٰ ان کے مواخذہ میں جلدی نہیں کرتا اور روزی کو نہیں روکتا۔

12- عقائد کے درست کرنے اور احکام فقہیہ کو بجا لانے کے بعد اپنے اوقات کو ذکرِ الٰہی میں بسر کریں اور جس طرح کا طریق سیکھا ہوا ہے اسی طرح عمل میں لائیں اور جو کچھ اس کے منافی ہو اور اس کو اپنا دشمن سمجھ کر اس سے اجتناب کریں۔

ارشادات مجدد الف ثانی ،دفتر سوم ،مکتوب : ۳۴،ص: ۳۹۳، ۳۹۴

باب 4

اکابرین ملت کے

سنہری اقوال

ایمان افروز، پرتاثیر، جامع اور پرمغز روشن اقوال وفرامین، جنہیں پڑھ کر زندگی کے حقائق کو جاننے اور راہ عمل طے کرنے میں مدد ملے گی

علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

(م:1352ھ)

1- عام طور پر حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کی وجہ فرشتوں سے علم کا زیادہ ہونا بتایا جاتا ہے، لیکن میرے نزدیک چونکہ حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت ہی میں عبدیت فرشتوں کی بہ نسبت زیادہ تھی اس لئے وہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

ملفوظات محدث کشمیریؒ،ص:۱۷۵

2- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے القاب میں سب سے بڑا لقب ''عبدہ'' ہے اور عارفین نے بھی سب سے بڑا مقام عبدیت کا ہی بتایا ہے۔

ملفوظات محدث کشمیریؒ،ص:۱۷۶

3- علم وسیلہ ہے جس کا حسن تب ہی ظاہر ہوگا کہ وہ مقصود تک پہنچادے۔ علم عمل کو آواز دیتا ہے اور بلاتا ہے، اگر عمل ساتھ آجائے تو فبہا ورنہ وہ علم بھی گیا گزرا ہوتا ہے۔ چنانچہ میں نے کل عمر میں نہیں دیکھا کہ عاصی وگناہ گار کی سمجھ دینیات میں صحیح ہو۔

ملفوظات محدث کشمیریؒ،ص:۱۷۷

4- ایک مرتبہ فارغ التحصیل طلبہ کو نصیحت فرمائی ''گھر جاکر مطالعہ کتب ضرور کرتے رہنا چاہئے، کیونکہ علم کسب ومحنت ہی سے حاصل ہوتا ہے، آدمی کو پہلے ہی سے کتاب دیکھنے کا قصد کرلینا چاہئے ورنہ علم نہ پڑھے، ہدایہ بخاری شریف وغیرہ پر نظر رکھے اور علماءِ عارفین کی کتابیں بھی دیکھے، بہت سی جگہ احادیث کی حقیقت کو انہوں نے محدثین سے بھی زیادہ اچھا سمجھا ہے، لیکن جو عارف شریعت سے ناواقف ہو اس کی کتاب کو دیکھنا مضر ہوگا''

ملفوظات محدث کشمیریؒ،ص:۱۷۸

5- یوں تو تمام مساجد کا عام طور سے احترام ہے کہ وہاں شوروغل یا بلند آواز کرنا لڑنا جھگڑنا ممنوع ہے، مگر مسجد نبوی کا احترام اور بھی زیادہ ہے، اسی لئے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے امیر المؤمنین ابوجعفر کو مسجد نبوی میں بلند آواز کر کے بات کرنے پر ٹوک دیا تھا اور فرمایا تھا کہ قرآن میں ادب سکھایا گیا ہے کہ اپنی آواز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اونچی نہ کرو، اس سے ڈر ہے کہ تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں، اس کے ساتھ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت واحترام وفات کے بعد بھی ایسی ہی ہے جیسی زندگی میں تھی۔

ملفوظات محدث کشمیری، ص:۲۲۵

6- اگر دیکھنا ہو کہ تمہاری وقعت خدا کے یہاں کتنی ہے تو دیکھ لو کہ تمہارے دل میں خدا کی کس قدر وقعت ہے، آج کل تو خدا کی اس قدر بھی وقعت نہیں ہوتی جتنی ایک آشنا کی ہوتی ہے۔

ملفوظات محدث کشمیری، ص:۲۳۱

7- عالم آخرت میں جہنمیوں پر مادیت اور جنتیوں پر روحانیت غالب ہو جائے گی۔

ملفوظات محدث کشمیری، ص:۲٤٥

8- دنیا میں جنت کی مثالیں بہ نسبت دوزخ کی مثالوں کے زیادہ ہوتی ہیں، دوزخ کے نمونے کم ہیں، چنانچہ انبیاء کرام علیہم السلام اکثر احوال جنت پر ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ خوشبودار تھا، لوگ معلوم کر لیتے تھے کہ اس گلی سے گزرے ہیں اور ان کے غائط کو زمین نگل لیتی تھی، بعض اوقات اولیاء کے حالات بھی ایسے ہوتے ہیں۔

ملفوظات محدث کشمیری، ص:۲٤٥

9- شریعت نے وقف بڑی ہی مفید چیز رکھی تھی، لیکن اب اس قدر خرابیاں اس میں پیدا ہوگئی ہیں کہ میرے نزدیک صدقہ ہی کر دے تو بہتر ہے، دیوبند میں ایک شخص نے پوچھا کہ بخاری شریف کو وقف مدرسہ کر دوں یا کسی طالب علم کو دے دوں؟ میں نے کہا ''طالب علم کو دے دو''

ملفوظات محدث کشمیری، ص:۲۴۹

10- فتنہ آزمائش اور ابتلاء کو کہتے ہیں جس سے مخلص غیر مخلص سے ممتاز ہو جائے، حدیث میں ہے کہ امت محمدیہ میں فتنے بکثرت آئیں گے، اس سے میں یہ سمجھا کہ پہلی امتوں کا تو معاصی اور نافرمانیوں کی وجہ سے بطور عذاب کے استیصال اور خاتمہ ہو جاتا تھا لیکن اس امت محمدیہ کا چونکہ بقاء مقدر ہوا اور فاجر و فاسق بندوں کو صالح و مطیع بندوں سے ممتاز کرنا بھی تھا، اس لئے ان میں فتنے مقدر کئے گئے جن کے ذریعہ تمیز ہوتی رہے گی، خاص طور پر قرب قیامت میں کثرت معاصی کی وجہ سے فتنوں کی اور بھی زیادہ کثرت ہوگی۔

ملفوظات محدث کشمیری، ص:۲۵۳

11- جس چیز میں میں تشفی نہیں پاتا یا کسی بات کو نہیں جانتا تو ہزاروں میں کہہ دیا کرتا ہوں کہ میں اس کو نہیں جانتا، لیکن آج کل عموماً اس کے لئے کوئی تیار نہیں ہوتا۔

ملفوظات محدث کشمیری، ص:۲٦۱

12- جو لوگ اسلام کے اس اہم فریضہ (تبلیغ دین) کے لئے تیار ہوں ان کو سمجھ لینا چاہیے کہ پیغام دین متین اور نشر و ابلاغ حق کے لئے ضروری ہے کہ وہ اخلاق حسنہ، ملکات فاضلہ، خلوص نیت، فراخ حوصلگی، راست بازی، شیریں کلامی، وسعت صدر، ایثار، جاں فشانی اور جفاکشی کے اوصاف حمیدہ سے متصف ہوں اور ایک لمحہ کے لئے ان کے دل میں حرص و طمع، غرض نفسانی، ریاکاری اور شوق حصول دنیا نہ آنے پائے، ورنہ جو شخص ان امور کا لحاظ نہیں رکھتا اس کی آواز کسی طرح کارگر نہیں ہوتی اور اس کے کلام کا سامعین پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

ملفوظات محدث کشمیری، ص:۲۹۱

13- مبلغ کو چاہئے کہ جو کچھ دوسروں کو نصیحت کرتا ہے خود بھی اس پر کاربند ہو، اگر ایسا نہ کرے گا تو اس کی ہر ایک بات لوگوں کو نظروں میں دروغ بیانی اور ہرزہ سرائی سے زیادہ وقیع نہ ہوگی۔

ملفوظات محدث کشمیری، ص:۲۹۱

14- تمام عالم کی روح ذکر اللہ ہے، جب تک اللہ تعالیٰ کی یاد قائم رہے گی عالم قائم

رہے گا، جب دنیا اللہ کی یاد چھوڑ دے گی تو سمجھو عالم کے کوچ کرنے کا وقت آ گیا۔
حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک ایک متنفس بھی اللہ اللہ کرنے والا رہ جائے گا'' جب ایک بھی اللہ اللہ کرنے والا نہ رہے گا تو قیامت قائم ہو جائے گی کیونکہ جب روح نہ رہی تو ڈھانچہ کسی کام کا نہیں اسے گرا دیا جائے گا۔ معلوم ہوا کہ سارے عالم کی روح اللہ کا ذکر ہے، مقصود اصلی ذکر الٰہی ہے اور یہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ احکام سب اس کے پیرائے ہیں۔

ملفوظات محدث کشمیریؒ، ص: ۳۱٤

حدیث شریف میں ہے کہ اذان کی آواز سن کر شیطان بھاگ جاتا ہے جب نماز کھڑی ہوتی ہے واپس آ جاتا ہے، نماز اذان سے افضل عبادت ہے معاملہ الٹ ہونا چاہیے تھا اس میں مندرجہ ذیل دو حکمتیں بیان کی جا سکتی ہیں:

1- نماز رب باری تعالیٰ کے ساتھ مناجات و سرگوشی ہے لیکن اذان شہادتین کا اعلان ہے اللہ کی ربوبیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی شہادت کا یوں زوردار اعلان شیطان کے لیے ناقابل برداشت ہے اس لیے وہ بھاگ جاتا ہے برداشت نہیں کر پاتا۔

2- یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے وہاں تک کی ہر خشک اور تر چیز مؤذن کے لیے گواہی دیتی ہے اور شیطان کسی مؤمن کے حق میں گواہ بننا کب گوارا کرتا ہے اس لیے شیطان کوشش کر کے مؤذن کی آواز کی گرفت سے باہر نکل جاتا ہے شاید ہوا بھی اس لیے خارج کرتا ہے تا کہ آواز سنائی نہ دے۔

فیض الباری (۲/ ۱٦۲)

حضرت شاہ صاحب ﷺ کو بہادر شاہ ظفر کا یہ شعر بہت پسند تھا:

ظفر آدمی اس کو نہ جانئے گا گو ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

ملفوظات محدث کشمیری، ص: ۳۸٦

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

(م:1362ھ)

1- مصائب وتکالیف سے بچاؤ کی اصل تدبیر اصلاح اعمال ہے، اگر ایسا کریں تو چند روز میں ان شاء اللہ اس کی برکت سے دشمن خائف ہو جائیں گے۔

2- جس کو اکثر جھوٹ بولنے کی عادت ہو اس کا بہت بڑا علاج یہ ہے کہ جب کذب صادر ہو تو فوراً اپنی تکذیب مخاطب کے سامنے کرے کہ یہ میری بات جھوٹ ہے۔

3- بڑی ضرورت اس کی ہے کہ ہر شخص اپنی فکر میں لگے اور اپنے اعمال کی اصلاح کرے۔ آج کل یہ مرض عام ہو گیا ہے عوام میں بھی خواص میں بھی کہ دوسروں کی تو اصلاح کی فکر ہے اور اپنی خبر نہیں۔

4- غصہ کا ایک مجرب علاج یہ ہے کہ مغضوب علیہ (جس پر غصہ آیا ہے) کو اپنے سے جدا کر دیا جائے یا اس کے پاس سے خود جدا ہو جائے اور فوراً کسی اور کام میں لگ جائے۔

5- علاج بدنگاہی کا یہ ہے کہ بزرگوں کے تذکرہ کی کتابیں پابندی سے دیکھو اور کسی وقت خلوت میں معاصی پر جو وعیدیں اور عقاب وارد ہوا ہے اس کو سوچا کرو۔ شہرت سے دینی اور دنیوی دونوں ضرر ہوتا ہے مگر یہ وہ شہرت ہے جو اختیار وطلب سے حاصل ہو اور جو شہرت غیر اختیاری ہو وہ نعمت ہے۔

6- خانگی مفسدات سے بچنے کی ایک عمدہ تدبیر یہ ہے کہ چند خاندان ایک گھر میں اکٹھے نہ رہا کریں کیونکہ چند عورتوں کا ایک مکان میں رہنا ہی زیادہ فساد کا سبب ہے۔

7- جو کام تنہا ہو سکے وہ مجمع کے ساتھ ہرگز نہ کیا کرو اکثر دیکھا ہے کہ مجمع میں کام بگڑ جاتا ہے۔

8- عادۃ اللہ جل جلالہ یہی ہے کہ محنت کا نتیجہ راحت ہے اور مشقت کا ثمرہ سہولت ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

﴿إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾

الانشراح:۵

''بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے''

9- شہوات دنیا موجب نقص نہیں بلکہ یہی موجب کمال ہیں۔ ٹاٹ کا پردہ زانی نہ ہوتو کیا کمال ہے۔ اندھا نظر بد نہ کرے تو کیا کمال ہے۔ بلکہ کمال تو یہ ہے کہ حسن کا ادراک اور اس کی طرف طبیعت میں میلان بھی ہو، پھر بھی نامحرم کو آنکھ اٹھا کر نہ دیکھے۔

10- جب کبھی کسی کی شکایت زبان سے نکلے تو مجمع میں اس شخص کی خوبیاں بیان کرنا چاہئے کیونکہ کوئی نہ کوئی خوبی تو اس میں ہوگی۔

11- اسلام نہ ترک تعلقات کی تعلیم دیتا ہے نہ انہماک فی الدنیا کی اجازت دیتا ہے بلکہ تعلقات میں اختصار کی تعلیم دیتا ہے۔

12- حضور ﷺ کے کلام مبارک میں ایسا اثر تھا کہ جب کفار سنتے تھے تو ان کے خیالات میں عظیم الشان تبدیلی واقع ہو جاتی تھی پس طرز بیان کی تاثیر کو تو شاعری اور مضمون کی تاثیر کو ساحری کہا جاتا ہے۔

13- حضور ﷺ کی اتباع میں خاص برکت کا راز یہ ہے کہ جو شخص آپ کی ہیئت بناتا ہے اس پر خدا تعالیٰ کو محبت اور پیار آتا ہے کہ یہ میرے محبوب کا ہم شکل ہے پس یہ وصول کا سب سے اقرب طریق ہے۔

14- غذا کے بعد جو شکر کا حکم کیا گیا ہے تو درحقیقت اسی غذا کے ہضم کے واسطے چورن بتلایا گیا ہے تاکہ پھر بھی غذا کھا سکے کیونکہ شکر سے نعمتیں بڑھتی ہیں جس طرح چورن سے دوسرے وقت زیادہ کھا سکے گا اور ناشکری سے نعمتیں سلب ہو جاتی ہیں۔

15- غلامی کا راز یہ ہے کہ انسان نے عبداللہ (اللہ کا بندہ) بننے سے انکار کیا تھا اس لئے

سزا کے طور پر عبد اللہ (اللہ کے بندے) کا عبد (بندہ) بنا دیا گیا جو کہ بالکل عقل کے موافق ہے چنانچہ جب کوئی بادشاہ کے خلاف بغاوت کرتا ہے تو اس کو قید کر کے ایک معمولی جیلر کی سپردگی میں دے دیا جاتا ہے۔

16- بندہ رسوخ کا مکلّف نہیں ہے صرف عمل کا مکلّف ہے حتیٰ کہ اگر عمر بھر میں رسوخ نہ ہو تو مقصود میں کوئی خلل نہیں۔ کمال عبادت، اجر اور قرب میں ذرا کمی نہ ہوگی بشرطیکہ عمل میں کمی نہ کرے۔

17- بات کا جواب نہ دینا سخت بے ادبی ہے اسی طرح دیر سے جواب دے کر انتظار کی تکلیف پہنچانا بھی بے ادبی ہے۔

18- اصلاح نفس کے لئے نری دعا کافی نہیں بلکہ تدابیر کی بھی ضرورت ہے جیسے بچہ پیدا ہونے کے لئے نری دعا کافی نہیں بلکہ زوجین کی بھی ضرورت ہے۔

19- اگر مسلمان اپنی اصلاح کر لیں اور دین ان میں راسخ ہو جائے تو دنیاوی مصائب کی بھی ان شاء اللہ چند ہی روز میں کایا پلٹ جائے گی۔

20- تقریبات میں عورتوں کے جانے کے انسداد کا سہل طریق یہ ہے کہ جانے سے منع نہ کریں مگر اس پر مجبور کریں کہ کپڑے زیور وغیرہ کچھ نہ پہنیں۔ جس حیثیت سے اپنے گھر رہتیں ہیں اسی طرح چلی جائیں خود بخود جانا بند ہو جائے گا۔

21- حدیث میں جو اجابۃ الداعی (یعنی دعوت قبول کرنا مسلمان کے حقوق میں سے ہے) آیا ہے خطوں کا جواب دینا بھی اس کے عموم میں داخل ہے۔ اس لئے خطوط کا جواب دینا حتی المقدور جلد ضروری ہے۔

22- کثرت گناہ سے دل کی حس خراب ہو جاتی ہے تو گناہ کی پریشانی اور ظلمت کا احساس بھی نہیں ہوتا۔

23- شیطان کو گمراہ کرنے کے لئے دوسرا شیطان نہیں آیا تھا بلکہ یہی نفس تھا جس نے اس کو ابلیس بنا دیا ورنہ وہ تو عزازیل تھا۔ پس نفس کو مغلوب کرنا کفار کو مغلوب کرنے سے اہم ہے اسی لئے مجاہدہ نفس کو جہاد اکبر کہا گیا ہے۔

24- جس چیز کا خود کھانا حرام ہے اسے اولاد کو کھلانا بھی حرام ہے۔ یاد رکھو کہ اپنی اولاد کو جو حرام کھلاتا ہے وہ ان کے اندر شرارت کا مادہ پیدا کرتا ہے۔

25- یاد رکھو خدا کی نافرمانی کے ساتھ مشاہدہ جمال حق کبھی نہیں ہو سکتا دل اور روح کی آنکھیں اس وقت کھلتی ہیں جب نفس کی شہوت ولذات کو حرام جگہ سے روکا جائے۔

26- چندہ مانگو تو غریبوں سے مانگو، کچھ ذلت نہیں۔ وہ جو کچھ بھی دیں گے نہایت خلوص اور تواضع سے دیں گے اور اس میں برکت بھی ہوگی اور امراء تو محصل کو ذلیل اور خود کو بڑا سمجھ کر دیتے ہیں اس لئے اس میں ذلت بھی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ تو بے چارے رحم کے قابل ہیں کہ ان کا خرچ آمدنی سے بڑھا ہوا ہے اس لئے پریشان رہتے ہیں۔

27- جب حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے رحمت کی ہوائیں چلتی ہیں تو گو اس سے مقصود کوئی خاص بزرگ ہوں لیکن حسب قرب وبعد آس پاس کو بھی پہنچتی ہیں جیسا کہ کسی کے پنکھا جھلا جائے تو آس پاس کے لوگوں کو بھی ہوا ضرور لگتی ہے۔ اس لئے بزرگوں کے قریب دفن ہونے کی تمنا کرنا عبث نہیں۔ سلف وخلف کا تعامل صاف دلیل ہے کہ یہ عمل بے اصل نہیں۔

28- اللہ تعالیٰ نے ہمیں عمل نافع کا حکم دیا جس میں سراسر ہمارا ہی نفع ہے۔ پھر عمل کی بھی توفیق دی پھر توفیق کے بعد اس کو ہمارا عمل فرمایا اور جب عمل سے نفع پہنچا تو اوپر سے انعام بھی دیا تو گویا عطا پر عطا ہوئی۔

29- درحقیقت یہ شیطان کا دھوکہ ہے کہ گناہ کر لینے سے تقاضا کم ہو جائے گا کیونکہ ارتکاب معصیت سے فی الحال کچھ دیر کو تقاضا کم ہو جائے گا مگر اس کا اثر یہ ہوگا کہ آئندہ کے لئے مادہ معصیت قوی ہو جائے گا اور ازالہ قدرت سے باہر ہو جائے گا۔

30- بندہ کو چاہئے کہ خود ہمت کرے پھر اس کی تکمیل حق تعالیٰ خود کر دیتے ہیں۔ جیسے باپ جب دیکھتا ہے بچہ دس قدم چلا اور گر گیا تو خود ہی رحم کھا کر اس کی مدد کرتا ہے

اور اس کو گود میں اٹھا لیتا ہے تو جیسے باپ چاہتا ہے کہ بچہ اپنی طرف سے کوشش کرے چلنے کی اسی طرح حق تعالیٰ ہماری طلب دیکھنا چاہتے ہیں مگر افسوس تو یہ ہے کہ ہم تو اپنی جگہ سے سرکتے ہی نہیں۔

31- بعض اوقات کسی سے اتنا انتقام لینا (جیسا کہ کسی سے کوئی رنج پہنچا ہو تو انتقاماً یہ کہہ دینا کہ ہاں تمہاری اس حرکت سے مجھے رنج ضرور ہے) اچھا ہے۔ اس سے دل صاف ہو جاتا ہے۔ البتہ زیادہ پیچھے نہ پڑنا چاہئے۔

32- تہذیب کی بات یہ ہے کہ جو کام خود کر سکے اس کی فرمائش دوسرے سے نہ کرے۔ بس اس کام کو دوسرے سے کہے جو بغیر اس کے ممکن نہ ہو۔ وہ بھی بشرط اپنی ضرورت اور اس کی سہولت کے۔

33- کسی کے تعلق اور واسطہ سے کسی کو چاہنا حقیقت میں واسطہ کو چاہنا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی وجہ سے مخلوق کے ساتھ محبت کرنا بھی محمود ہے۔

34- شرف نسب بوجہ امر غیر اختیاری ہونے کے سبب فخر نہیں مگر اس کے نعمت ہونے میں کوئی شک نہیں۔ فخر عقلاً ان چیزوں پر ہو سکتا ہے جو اختیاری ہوں، اور وہ علم وعمل ہے۔ گو شرعاً ان پر بھی فخر نہ کرنا چاہئے۔ پس صاحب نسب جاہل سے غیر صاحب نسب عالم افضل ہے۔

35- فلاح کی حقیقت راحت ہے اور نماز سے قلب کو وہ راحت ملتی ہے جو ہزار کھانوں سے بھی نہیں مل سکتی مگر اس راحت کا احساس ایک خاص میعاد کے بعد ہوتا ہے جو ہر شخص کے لئے اس کے مناسب ہوتی ہے۔

36- مسلمان کو گناہ کرتے وقت خوف خدا ضرور ہوتا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوں گے اور آخرت میں عذاب ہوگا۔ یہ خیال ساری لذت کو مکدر کر دیتا ہے اس لئے مسلمان کو گناہ میں پوری لذت نہیں مل سکتی۔

37- اگر خواب میں کسی کو حضور ﷺ کی زیارت ہو جائے تو یہ کچھ کمال مامور بہ نہیں گو نعمت عظمی ہے اور اگر کسی کو عمر بھر زیارت نہ ہو تو کچھ نقص منہی عنہ نہیں کیونکہ کمال

ونقص کا مدار تو امور اختیاریہ ہیں۔ غیر اختیاری امور کے نہ ہونے سے نقص لازم نہیں آتا۔

38- بعض لوگوں کو ہر حالت میں عزیمت پر عمل کرنے کا شوق ہوتا ہے یہ کوئی کمال نہیں۔ بلا وجہ رُخص شرعیہ اور نعم الٰہی سے باوجود ضرورت کے بھی کام نہ لینا خدا تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ حدیث میں ہے:

((ان اللہ تعالیٰ یحب ان یوتی رخصۃ کما یحب أن یوتی عزائمہ))

''حق تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ان کی رخصتوں پر بھی ویسا ہی عمل کیا جائے جیسا کہ وہ چاہتے ہیں کہ ان کی عزیمتوں پر عمل کیا جائے''

39- انفاق معتبر وہی ہے جس سے دل پر معتد بہ اثر ہو اور کچھ دکھن محسوس ہو پھر رفتہ رفتہ خرچ کی عادت ہو جائے گی۔

40- طبیب ناواقف اور جاہل فیصلہ کرنے والا دونوں جہنمی ہیں گو ان کی نیت درست ہی ہو۔ مگر نری خوش نیتی سے کام نہیں چلتا۔ یہاں تو علم کی ضرورت ہے۔

41- عدل فقط نرمی کا نام نہیں بلکہ جہاں سختی کی ضرورت ہو وہاں سختی کرنا بھی عدل ہے۔ اس موقع پر نرمی کرنا ظلم ہے۔

42- عقل باندی ہے اور شریعت سلطان ہے۔ پس عقل کی تائید سے شریعت کی بات کو ماننا ایسا ہے جیسے غلام کے جی ہاں جی ہاں کو سن کر بادشاہ کی بات کو مانا جائے اور اس کا حماقت ہونا ظاہر ہے۔ بادشاہ کی بات خود حجت ہے۔ غلام کی تصدیق سے اس کو حجت سمجھنا سراسر حماقت ہے۔

43- جس مسئلہ پر زور دینے میں فتنہ کھڑا ہوتا ہو اس میں گفتگو بند کر دی جائے کیونکہ اس خاص مسئلہ دین کی حمایت کرنے سے فتنہ کا دبانا زیادہ ضروری ہے ہاں مقتدائے اسلام کو شریعت کی ہر بات صاف صاف کہنا چاہئے جیسے امام حنبل نے خلق قرآن کے متعلق صاف صاف کہہ دیا تھا اور جو ایسا بڑا مقتدا نہ ہو اس کو بحث کی ضرورت

نہیں جہاں مخاطب سمجھدار منصف مزاج ہو وہاں صحیح مسئلہ بیان کر دے جہاں بحث مباحثہ کی صورت ہو خاموش رہے۔

44- بعض لوگ صلح کرانا اس کو سمجھتے ہیں کہ جہاں دو آدمیوں میں نزاع ہوا فوراً دونوں کا مصافحہ کرادیا جائے۔ خواہ فریقین کے دل میں کچھ بھی بھرا ہو۔ میں کبھی ایسا نہیں کرتا بلکہ صاف صاف کہتا ہوں کہ پہلے معاملہ کی اصلاح کرو پھر مصافحہ کرو ورنہ بدون اصلاح معاملہ کے مصافحہ بے کار ہے اس سے فریقین کے دل کا غبار بھی نہیں نکلتا تو مصافحہ کے بعد پھر مکافحہ یعنی مقاتلہ (لڑائی جھگڑا) شروع ہو جاتا ہے۔

45- کسی دوست یا دشمن کے زوال نعمت سے اگر اندر سے دل خوش ہوا گرچہ بظاہر اس سے اظہار افسوس بھی کیا جائے۔ یہ چونکہ غیر اختیاری ہے اور اس کو مذموم بھی سمجھا جاتا ہے اس لئے معصیت نہیں۔ البتہ نقص ہے اس کا علاج بہ تکلف اس شخص کے لئے دعا کرنا ہے بکثرت ایسا کرنے سے ان شاء اللہ یہ نقص زائل ہو جائے گا۔

46- جو بات خود کو ناگوار گزرے وہی مصیبت ہے اور اس پر انا للہ پڑھنا ثواب ہے۔ تبلیغ اسلام کا کام زیادہ تر شفقت سے بھرا ہوا ہے۔ جس کو امت کے حال پر شفقت ہوگی وہی تبلیغ کے مصائب کو خوشی سے برداشت کر سکے گا۔

47- اسلام کا ایک حسن یہ ہے کہ اس کو اپنی اشاعت کے لئے نہ زر کی ضرورت ہے نہ زور کی۔

48- کمال شریعت یہی ہے کہ اس میں تمام انسانی حالات کے متعلق مفصل قواعد موجود ہیں کوئی جزئی ایسی نکلنی ممکن نہیں جس کے متعلق شریعت نے حکم نہ دیا ہو۔

49- آدمی قناعت اور اکتفا اور ضروری سامان کے ساتھ رہے تو تھوڑی آمدنی میں بھی رہ سکتا ہے اور فرض منصبی کو بھی ایسا ہی تقوی والا ادا کر سکتا ہے۔

50- اکثر لوگ بچپن میں تربیت کا اہتمام نہیں کرتے یوں کہہ دیتے ہیں کہ ابھی تو بچے ہیں حالانکہ بچپن ہی میں عادت پختہ ہو جاتی ہیں جیسی ادت ڈالی جاتی ہے وہ اخیر تک رہتی ہے اور یہ وقت ہے اخلاق کی درستی کا اور خیالات کی پختگی کا، چنانچہ اول

سے ماں باپ میں رہتا ہے اور ان کو ماں باپ سمجھتا ہے تو اگر بعد میں کوئی شک ڈالے خواہ کتنے ہی لوگ شک میں ڈالنے والے ہوں تو کبھی شک نہ ہوتا بچپن کا علم ایسا پختہ ہوتا ہے کہ کبھی نہیں نکلتا۔

51- نیند کا اصل علاج یہ ہے کہ پانی کم پیو۔ ستر اہل مجاہدہ کا قول ہے کہ نیند کا مادہ پانی سے ہے۔ اس کو امام غزالی نے لکھا ہے۔ پھر بھی اگر نیند آوے تو سیاہ مرچ چبالو اور دن کو تھوڑا سا سو جایا کرو۔

52- کھانا کھانے میں میرے سامنے سے اگر کوئی پیالہ اٹھا لیتا ہے تو ناگوار ہوتا ہے۔ اگر اور سالن کی ضرورت ہو تو دوسرے پیالہ میں لانا چاہئے۔ کھانے والا آدمی اتنی دیر بے کار بیٹھا ہوا کیا کرے۔

53- مجھ سے جب کوئی مشورہ لیتا ہے تو میں مشورہ دینے کے بجائے یہ لکھ دیتا ہوں کہ اگر مجھے یہ واقعہ پیش آتا تو میں یہ کرتا۔ یہ نہیں کہتا کہ تم بھی ایسا کرو۔ آج کل اکثر مواقع پر مشورہ دینا بے وقوفی ہے۔ الزام ضرور آتا ہے۔

54- جو دین کا پابند نہیں ہوتا اس کی دنیا کی سمجھ بھی خراب ہو جاتی ہے اور جو شخص دین دار ہوتا ہے گو تجربہ دنیا کا نہ ہو لیکن دنیوی امور میں بھی اس کی سمجھ سلیم ہو جاتی ہے حلال روزی میں بھی یہی اثر ہے برخلاف اس کے حرام روزی سے فہم مسخ ہو جاتی ہے۔

55- قبر کے نشان کے لئے صرف ایک سادی سل پتھر کی سرہانے کھڑی کر دے بس اتنی علامت کافی ہے۔

56- عورتیں قابل تعریف وترحم ہیں ان میں دو صفتیں تو ایسی ہیں کہ مردوں سے بھی کہیں بڑھی ہوئی ہیں۔ خدمت گاری اور عفت۔ عفت تو اس درجہ ہے کہ مرد چاہے افعال سے پاک ہوں لیکن وسوسوں سے کوئی بھی شاید خالی ہو۔ اور شریف عورتوں میں سے اگر سو کو لیا جائے تو شاید سو کی سو ایسی نکلیں گی کہ وسوسہ تک بھی ان کو عمر بھر نہ آیا ہو اسی کی حق تعالیٰ فرماتے ہیں[المحصنات الغافلات]

57- دوسروں پر ہنسنا نہ چاہئے اکثر دیکھا ہے جو جس پر ہنسا خود اس عیب یا مصیبت میں

مبتلا ہوا۔

58- وجد و گریہ اکثر ضعف قلب کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ کوئی ایسی قابل اعتبار چیز نہیں کہ اس کی فکر میں رہے۔

59- نشست و برخاست سب میں اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ کسی کو تکلیف یا تنگی تو نہیں ہوتی گول بات ہرگز نہیں کہنی چاہیئے۔ سوال کو خوب سمجھ کر پورا اور صاف جواب دینا چاہیئے تاکہ دوسرے کو بار بار پوچھنا نہ پڑے۔

60- جب کھانے میں یا اور کسی کام میں کوئی مشغول ہو تو آنے والے کو چپکے سے بیٹھ جانا چاہیئے یہ نہیں کہ بیچ میں سلام کر کے لٹھ سا آ کر مار دیا مصافحہ کرنے لگے یہ بد تہذیبی کی بات ہے اور ایذا کا سبب ہے۔

61- اہل اللہ کی نسبت یہ خیال کرنا کہ کون بڑا ہے کون چھوٹا ہے بے ادبی ہے خدا کو معلوم ہے کہ اس کے نزدیک کون زیادہ مقبول ہے سب سے حسن عقیدت رکھنا چاہیئے۔

62- جیسے طبیعت کو آزاد چھوڑ دینا مضر ہے اسی طرح زیادہ مقید کرنے سے بھی تنگ ہو جاتی ہے بس نماز میں اتنی توجہ کافی ہے جیسے کسی کو کوئی سورت کچی یاد ہو اور سرسری طور پر سوچ کر پڑھتا ہے اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں۔ پھر اگر اس کے ساتھ بھی وساوس آئیں تو ذرا مضر نہیں۔

63- آدمی سب کو خوش نہیں رکھ سکتا جب ہر حال میں اس پر برائی آتی ہے پھر اپنی مصلحت کو کیوں فوت کرے جس کام میں اپنی مصلحت اور راحت دیکھے بشرط اذن شرعی وہی کرے کسی کی بھلائی برائی کا خیال نہ کرے۔

64- سب میں ایک مرض ادھوری بات کہنے کا ہے الا ماشاء اللہ یہ بہت ہی تکلیف دہ حرکت ہے۔

65- فقہی کتابوں میں تصوف ہی ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے حلال وحرام کی تمیز ہوگی۔ حرام سے بچیں گے تو اس سے نور پیدا ہوگا۔ علم و عمل کی توفیق ہوگی اور اس سے بھی قرب الٰہی نصیب ہوگا۔ یہی تصوف ہے۔

66- آدمی گناہ کرے اور اپنے کو گناہ گار سمجھے یہ اچھا ہے اس سے کہ گناہ کو رنگ عبادت میں ظاہر کردے یہ بہت ہی برا ہے، گناہ کو گناہ تو سمجھو۔

67- جس شخص کے لئے مانگنا حرام ہے اس کو اس کے مانگنے پر دینا بھی حرام ہے البتہ دینے والے کو اگر معلوم نہ ہو تو معذور ہے۔

68- مال کی قدر کرو مال دنیا کی زندگی کا سہارا ہے اس کو ہوش وعقل کے ساتھ خرچ کرو اور اگر خرچ کرنے ہی کا جوش ہے تو اللہ کی راہ میں دو اس میں حوصلہ آزمائی کرو۔

ماخوذ از "ملفوظات کمالاتِ اشرفیہ" باب اول

69- وقت پر کام کرنے سے ذرا اہتمام تو کرنا پڑتا ہے مگر کام کرکے بے فکری ہو جاتی ہے۔ اگر تساہل کیا جائے تو بعد میں بڑا ابار اور دقت پیش آتی ہے۔

70- جو لوگ مولویوں کو حقیر سمجھتے ہیں ان کے ساتھ جو مولوی نرمی کرتے ہیں مجھ کو برا معلوم ہوتا ہے ان کے ساتھ تو معاملہ کرنا چاہئے:

((التکبر مع المتکبرین عبادة))

"تکبر والوں سے تکبر کرنا عبادت ہے"

72- جیسے یہ لوگ علماء کو احمق سمجھتے ہیں ان کو بھی دکھانا چاہئے کہ تم کو بھی کوئی احمق سمجھتا ہے۔ ان سے تو یوں کہنا چاہئے کہ ہم سے تم سوائے تکلف کے کپڑوں کے اور کیا زیادہ ہے۔ سو جن پر کپڑوں کا رعب ہوگا ان پر ہوگا ہم کپڑوں سے کیوں معزز سمجھیں۔

73- اگر اطاعت حق کرنے والے لوگ طعن وملامت کریں تو کچھ پرواہ نہ کرنی چاہئے یہ ملامت پختگی کا ذریعہ ہے۔ ضد ہی کی بدولت جد (کوشش) پیدا ہوتی ہے۔

74- کسی کام کی پیشگی اجرت لینے کے تذکرہ میں فرمایا کہ پیشگی لینے کے بعد کام پورا کرنا مشکل پڑ جاتا ہے اور بیگار کی طرح پورا کیا جاتا ہے اس لئے پیشگی لینا ٹھیک نہیں چڑھا کر لینے میں خوشی زیادہ ہوتی ہے۔

75- جب میں کوئی کتاب یا مضمون لکھتا ہوں تو ناغہ نہیں کرتا بعض اوقات بالکل فرصت نہ

ملی تو برکت کے لئے صرف ایک ہی سطر لکھ لی اس سے تعلق قائم رہتا ہے ورنہ اگر ناغہ ہو جائے تو پھر بے تعلق ہو کر مشکل سے دوبارہ نوبت آتی ہے۔

ماخوذ از "ملفوظات کمالاتِ اشرفیہ" باب دوم

76- محبوب حقیقی جب تم کو رلائیں (مصیبت، بیماری یا کسی کی موت) تو روؤ تا کہ تمہارا افتقار اور عجز ظاہر ہو۔ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے، کسی نے پوچھا کہ حضرت طبیعت کیسی ہے؟ فرمایا اچھی نہیں بیمار ہوں، کسی نے پوچھا کہ حضرت تو بڑے عارف ہیں، آپ بھی جزع فزع کرتے ہیں۔ فرمایا کہ دیوانے ہو گیا، اپنے خدا کے سامنے بہادر بنوں کہ وہ تو میرا ضعف ظاہر کریں اور میں قوت ظاہر کروں۔ معارف اشرفیہ، ص:۳۱ بحوالۂ رفع الموانع، ص:۳۰

77- بعض لوگ انبیاء علیہم السلام کی تہذیب کے ساتھ توہین کرتے ہیں۔ آج کل کے واعظین، مصنفین اور مدرسین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت دیگر انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں اس طرح ثابت کرتے ہیں کہ اس سے تنقیص انبیاء علیہم السلام لازم آتی ہے گو ان کی نیت تنقیص کی نہ ہو مگر اس طرح مقابلۃً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت بیان کرنا جس سے دوسرے انبیاء علیہم السلام کی تنقیص کا وہم ہو جائز نہیں۔

معارف اشرفیہ، ص:۳۲، بحوالۂ شکر نعمت بذکر رحمۃ الرحمہ، ص۳۳

78- خشیت تو علم سے پیدا ہوتی ہے اگر علم نہیں تو خشیت بھی نہیں۔

معارف اشرفیہ، ص:۳۵، بحوالۂ الظاهر، ص:٥٤

79- ہماری تواضع بھی تکبر ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص تعریف کرے تو کہتے ہیں کہ صاحب میں تو محض نالائق ہوں مگر دل سے ہرگز ایسا نہیں سمجھتے۔ اگر زبان سے کہا تو تکبر ہے۔ اس کا امتحان یہ ہے کہ تعریف کرنے والا ذرا پلٹ کر کہہ دے کہ ہاں جناب آپ بڑے نالائق ہیں۔ مجھ کو معلوم نہ تھا اس لئے تعریف کرتا تھا۔ بس اب دیکھیے ان کی کیا حالت ہے گولی مارنے کو تیار ہو جائیں گے، عمر بھر آپس میں بغض

ہو جائے گا۔

معارف اشرفیہ،ص:۳۹، بحوالۂ التقویٰ،ص:۱۱

80- عمل کی نیت نہ ہو تب بھی علم حاصل کرو۔اس سے بہت سی خرابیاں دور ہو جائیں گی مثلاً عقائد کی ، کیونکہ اس میں کچھ کرنا نہیں پڑتا۔ دوسرے اگر عمل کی توفیق ہوئی تو راستہ معلوم ہوگا۔

معارف اشرفیہ،ص:۴۰ بحوالہٗ التقویٰ،ص:۲۵

81- عبادت سے مقصود معبود کی عظمت دل میں پیدا کرنا ہے اور جوارح سے اس کی عظمت کا اظہار کرنا ہے۔

معارف اشرفیہ،ص:۴۸ ،الفاظ القرآن،ص:۴۶

82- عالم حقانی وہی ہے جو تمہاری مرضی کے موافق (لالچ ، رشوت لے یا عہدہ کے ڈر سے) فتویٰ نہ دے۔

معارف اشرفیہ،ص:۵۰ بحوالۂ الفاظ القرآن،ص:۹

83- بعض لوگ آدمی سے جانور بنتے ہیں۔کسی کا لقب طوطیٔ ہند ہے کسی کا بلبل ہند۔اور مزا یہ کہ اس کو فخر سمجھتے ہیں۔ بھلا اس میں بھی کچھ فخر ہے کہ آدمی سے طوطی اور بلبل بن گئے، کیا یہ جانور آدمی سے افضل ہیں۔خدا کا شکر کرو کہ اس نے تمہیں آدمی بنایا مسلمان بنایا نمازی بنایا۔

معارف اشرفیہ،ص:۵۴ بحوالۂ مظاہر الآمال،ص:۲۶

84- آج کل بعض اہل علم میں یہ مرض ہے کہ اگر غلط بات منہ سے نکل جائے تو پھر اسی کے دفاع میں لگ جاتے ہیں۔ اپنی غلطی تسلیم نہیں کرتے۔ غلط تاویلات کرتے ہیں۔ایسے شخص کے فتویٰ پر کچھ اعتماد نہیں۔قابل اعتماد وہ شخص ہے جو ایک بچہ کے کہنے سے بھی اپنی رائے کو چھوڑ دے اگر اس کی بات ٹھیک ہو۔

معارف اشرفیہ،ص:۵۷، مظاہر الاقوال ،ص:۳۶

85- سلب قدرت گناہ بھی نعمت ہے یعنی ارادہ معصیت کے بعد بندہ سے گناہ کی قدرت سلب کرلی جائے۔

معارف اشرفیہ، ص:۵۸ بحوالۂ عصم الضوف عن رغم الانوف، ص:۹

86- تذکرۂ مصیبت سے مصیبت بڑھ جاتی ہے (عورتوں میں چونکہ مصیبت یا موت کا تذکرہ ہوتا رہتا ہے اس لئے غم تازہ رہتا ہے) روزہ میں شدت گرمی اور پیاس کا بار بار تذکرہ نہ کیا جائے ورنہ روزہ اور لگے گا۔

معارف اشرفیہ، ص:۵۸ بحوالۂ عصم الضوف عن رغم الانوف، ص:۹

87- اطمینان قلب کے لئے مال جمع کرنا جائز ہے یعنی اگر کسی کو بغیر مال جمع کئے ہوئے اطمینان نہ ہوتو اس وقت دین ہی کی مصلحت سے مال جمع کرنے کی اجازت دی گئی ہے کیونکہ بغیر اطمینان کے دین کا کام نہیں ہوسکتا۔

معارف اشرفیہ، ص:۶۱، بحوالۂ استمرار التوبۃ، ص:۱۹

88- مسلمان جب کسی شرعی عمل کا اہتمام کرتا ہے تو حق تعالیٰ چند روز کے بعد اسے طبعی بنادیتے ہیں کہ دل میں ایک داعیہ ایسا پیدا ہوجاتا ہے جو اس سے بالاضطرار کام کراتا رہتا ہے ورنہ بندہ کے ارادہ واختیار میں اتنی قوت نہیں کہ دواماً اس سے یہ اعمال صادر ہوسکیں۔

معارف اشرفیہ، ص:۶۳، بحوالۂ ارضاء الحق، ص:۲۲ حصہ دوم

89- اگرچہ عرفاً بخل کو زیادہ برا سمجھا جاتا ہے مگر دلائل اور مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انجام کے اعتبار سے اسراف بخل سے زیادہ برا ہے کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ فضول خرچوں نے اپنا سارا گھر برباد کردیا۔ تنگ دستی اور افلاس سے پریشان ہوکر عیسائی ہوگئے لیکن ایک بخیل کو بھی نہیں دیکھا کہ دولت جمع کرکے اس نے دین کو بدل دیا ہو۔

معارف اشرفیہ، ص:۷۱، بحوالۂ رجاء اللقاء، ص:۳۰

90- ایک نیکی دوسری نیکی کے نور کو بڑھاتی ہے اور قوی کرتی ہے۔ چنانچہ عابدین

وسالکین خوب جانتے ہیں کہ اگر ایک دن تہجد قضا ہوجائے تو سارے دن کی عبادت میں وہ لطف محسوس نہیں ہوتا۔ اسی لئے صاحب عمل کا وعظ پرتاثیر اور احسن ہوتا ہے۔

معارف اشرفیہ،ص:۸۰ بحوالۂ الدعوات الی اللہ،ص:۶۱

91- جو بات دل سے نہیں نکلتی اس کا اثر اول تو ہوتا نہیں اگر عارضی طور پر ہوجاتا ہے تو باقی نہیں رہتا چنانچہ رنگین وعظ سن کر بعض لوگوں کو رونا آجاتا ہے مگر مجلس سے اٹھے اور سب اثر جاتا رہا۔

معارف اشرفیہ،ص:۸۵،خیر المال للرجال،ص:۸

92- افسوس ہم لوگ تہذیب کو ہی نہیں سمجھتے۔ تہذیب یہ ہے کہ تمام رذائل نفس کے دور ہوجائیں نہ کہ مزاج میں قدرے نظافت یا تکلف آجائے۔

معارف اشرفیہ،ص:۱٤۲ بحوالۂ ضرورۃ العمل فی الدین،ص:۱۸

93- استاذ کے لئے مربی ہونا ضروری ہے اگر وہ ایسا نہ کرسکے تو استاد بننے کے قابل نہیں۔

معارف اشرفیہ،ص:۱٤۲ بحوالۂ ضرورۃ العمل فی الدین،ص:۲۵

94- محض سفر مکہ سے خدا نہیں ملتا، مثلاً اگر کوئی نفل حج کر کے بیوی کا حق ضائع کرے تو خدا تعالیٰ کب راضی ہوسکتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ بعض صورتوں میں حج بھی ناجائز ہے۔

معارف اشرفیہ،ص:۱٤۲ بحوالۂ طریق القرب،ص:۷

مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(م:1944ء)

1- دنیا کا مفہوم نگاہ میں بہت غلط ہے، معیشت دنیا کے اسباب میں مشغول ہونے کا نام دنیا ہرگز نہیں ہے۔ دنیا پر لعنت ہے اور لعنت کی چیز کا خدائے پاک کی طرف سے حکم نہیں ہوسکتا، لہٰذا جس چیز کا حکم ہے اس کا حکم سمجھ کر اس کے اندر سرگرمی یعنی حکم کو تحقیق کرنا اور حکم کی عظمت کے ماتحت اس کے حلال وحرام کا دھیان کرنا اسی کا نام دین ہے، اور حکم سے قطع نظر کر کے خود اپنی ضرورتوں کو محسوس کرنا اور حکم کے علاوہ کوئی اور وجہ اس کے ضروری ہونے کی قرار دینا اس کا نام دنیا ہے۔

مولانا الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص:۱۰۵

2- جب تک عوام کے سامنے عملی نمونہ نہ ہو، محض منبروں پر تقریر عمل پر پڑنے کے لئے کافی نہیں ہوسکتی، اگر تقریر کے بعد عمل پر پڑنے کی تجویز وتشکیل نہ ہو تو عوام کے اندر ڈھٹائی اور بے ادبی کے لفظ بولنے کی عادت پڑ جائے گی۔

مولانا الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص:۱۰۸

3- عرصہ سے میرا اپنا خیال ہے کہ جب تک علمی طبقہ کے حضرات اشاعت دین کے لئے خود جا کر عوام کے دروازوں کو نہ کھٹکھٹائیں اور عوام کی طرح یہ بھی گاؤں گاؤں اور شہر شہر اس کام کے لئے گشت نہ کریں، اس وقت تک یہ کام درجہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا، کیونکہ عوام پر جو اثر اہل علم کے عمل وحرکت سے ہوگا وہ ان کی دھواں دھار تقریروں سے نہیں ہوسکتا۔ اپنے اسلاف کی زندگی سے بھی یہی نمایاں ہے جو کہ حضرات اہل علم پر بخوبی روشن ہے۔

4- علم کے فروغ اور ترقی کے بقدر اور علم کے فروغ اور ترقی کے ماتحت دین پاک،

فروغ اور ترقی پا سکتا ہے۔ میری تحریک سے علم کو ذرا بھی ٹھیس پہنچے یہ میرے لئے خسران عظیم ہے۔ میرا مطلب تبلیغ سے علم کی طرف ترقی کرنے والوں کو ذرا بھی روکنا یا نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اس سے بہت زیادہ ترقیات کی ضرورت ہے اور موجودہ جہاں تک ترقی کر رہے ہیں یہ بہت ناکافی ہے۔

5- کاش تعلیم کے ہی زمانہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی استادوں کی نگرانی میں مشق ہو جایا کرے تو علوم ہمارے نفع مند ہوں ورنہ افسوس کہ بے کار ہو رہے ہیں، ظلمت اور جہل کا کام دے رہے ہیں۔

مذکورہ اقوال کے لئے دیکھئے: مولانا الیاس ؒ اور ان کی دینی دعوت، ص: ۱۱۰

6- مؤمنین کی خدمت عبدیت کا اصل مقام ہے، عبدیت کیا ہے؟ مؤمنین کے لئے ذلیل ہونے کی عزت حاصل کرنا، یہی ہماری تحریک کا اولین اصول ہے اور یہ ایک ایسا اصول ہے کہ کوئی اجتہادی (یعنی علماء کرام) تقلیدی (عوام الناس) یا مادی (جو لوگ ہر کام کو دولت یا دنیا کے حصول کے لئے کرتے ہیں) اس کی تردید نہیں کر سکتا۔

7- ہم رسول کریم ﷺ کے راستے سے صرف بھٹکے ہی نہیں بلکہ بہت زیادہ بھٹک گئے ہیں، کبھی حکومت یا اور کسی قسم کا سیاسی اقتدار مسلمانوں کا مقصد نہیں ہو سکتا۔ رسول کریم ﷺ کے راستے پر چلتے ہوئے اگر حکومت مل جائے تو اس سے ہمیں ہٹنا نہیں، لیکن یہ ہمارا مقصد ہرگز نہیں، بس اس راہ میں ہمیں سب کچھ بلکہ جان تک بھی لٹوا دینا ہے۔

8- مسلمانوں کی برائیوں کا انسداد ان کی برائیوں کی برائی بیان کرنے سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ چاہئے کہ ان میں جو ایک آدھ بھی اچھائی موجود ہو اس کی تکثیر کی جائے۔ برائیاں خود بخود دور ہو جائیں گی۔

مذکورہ اقوال کے لئے دیکھئے: مولانا الیاس ؒ اور ان کی دینی دعوت، ص: ۱۴۱

9- باطن مذہب، ایمان واحتساب ہے، بہت سے اعمال میں صراحت کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے "إیماناً واحتساباً" لہٰذا ہر عمل کے بارے میں جو خطابات وارد ہوئے ہیں

ان میں دھیان کرنا اور اس کے ذریعہ حق تعالیٰ کی عظمت، اس کی بڑائی اور اس کے قرب اور یقین کو بڑھانا اور ان اعمال پر جو دینی و دنیوی مصالح اور انعامات وعطیات کا وعدہ فرمایا گیا ہے ان کو بطور عطا کے نہ بطور معاوضہ کے یقین کرنا یہ باطن ہے۔

مولانا الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص:۱٦۸

10- اعمال اپنی ذات سے کوئی قیمت نہیں رکھتے، ان کے اندر جو قیمت آتی ہے وہ اللہ کے حکم کے امتثال کے ذریعہ اس ذات عالی کی وابستگی سے آتی ہے، تو جس قدر وجوہ وابستگی پر قابو ہوگا اور وہ ملکہ قوی ہوگا اور جتنا بھی عمل زیادہ طمانینت اور دل سے اور قوت سے ہوگا، ان اعمال کی اصلی قدر و قیمت اسی قدر ہوگی۔

مولانا الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص:۱٦۸

11- بسا اوقات تھوڑے سے کیے ہوئے کو دیکھ کر ان پر خوش ہو جانا باقیوں کی کوتاہیوں کو محسوس ہونے سے حجاب ہو جاتا ہے اور اپنے اس مغالطہ سے بچنے کی بہت زیادہ فکر رکھیں۔ کرنے والوں کو دیکھ کر ان کی خوشی کا صرف اتنا ہی اثر لیں کہ فطرتاً اپنی غلطی سے اثرات مرتب ہونے کو جو ہم اپنی کامیابی سمجھتے ہیں وہ نہ ہونی چاہئے اصل کامیابی کوشش میں لگ جانا ہے نہ کہ ثمرات کا مرتب ہونا، چنانچہ دینی امور کا ثمرہ اجر و ثواب ہے، وہ محض کام میں مشغول ہونے سے تعلق رکھتا ہے۔

مولانا الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص:۱٦۹

12- دنیا کی زندگی کی اس سے زیادہ بساط نہیں کہ کسی دروازہ کا ایک پٹ پہلے بند کیا پھر دوسرا پٹ، اس طرح انسان آگے پیچھے دنیا سے جاتا ہے۔

مولانا الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص:۱۷۸

13- لایعنی میں اشتغال کام کی رونق کو کھو دیتا ہے۔

14- آدمی کی لذتیں اور دلچسپیاں جو دنیا کی بہت سی چیزوں میں بٹی ہوئی ہیں، سب سے نکل کر کسی ایک چیز میں سمٹ آئیں یہی عشق ہے۔

مولانا الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص:۱۸۲

15- دین کو فروغ دینے کی کوشش میں لگنا ہی بلاؤں کو ٹال سکتا ہے اور مقاصد کو تروتازہ کر سکتا ہے، اور اس طرز زندگی سے غافل ہوتے ہوئے بہبودی کا انتظار اور بلاؤں کے کم ہونے کا وہم ایک مجنونانہ اور غلط خیال ہے۔

مولانا الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص:۱۸۹

16- میں بہت ہی دل وایمان سے متمنی ہوں کہ بہت ہی اہتمام کے ساتھ ہمت کو لگا کر یہ دعا کریں کہ میری یہ تحریک سراسر عمل ہو، اقوال کی کثرت اس کے عمل کو مکدر نہ کرے، بلکہ قول اور تقریر بقدر ضرورت اعانت کے درجہ میں رہے۔

17- دین کے فروغ کے لئے جان دینے کے شوق کو زندہ کرنا اور جان کو بے قیمت کر دینا ہماری تحریک کا مقصود اور خلاصہ ہے۔

18- جبل جہد (محنت وتکلیف کے پہاڑ) کے پرلی طرف خدا ہے جس کا جی چاہے مل لے۔

مولانا الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص:۱۹۱

19- دنیاوی معیشت کے اندر کے اسباب کی کوشش اور سعی کو جب تک دین کے درست کرنے کی چیزوں میں کوششوں اور سعی سے مغلوب نہیں کیا جائے گا اس وقت تک غیرت خداوندی دین کی دولت سے مالا مال نہیں کر سکتی۔

مولانا الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص:۱۹٤

20- ایک دوسرے کے ساتھ عزت وحرمت اور محبت کو ہر چیز سے بہتر سمجھتے رہیں، ہزار مسائل حقہ کی حمایتوں سے اس ایک حق کی نگہداشت اور اس پر پختہ ہونا افضل واعلیٰ اور موجب رضاء خداوندی ہے۔

مولانا الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص:۲۰۷

21- ہماری اس تحریک کی صحیح ترتیب یہ ہے کہ اس میں سب سے زیادہ کام دل کا ہو (یعنی اللہ پاک کے سامنے تضرع اور اس کی نصرت پر کامل اعتماد کے ساتھ اس سے استعانت اور دنیا وما فیہا سے بالکل منقطع ہو کر اس کی طرف انابت) اس کے بعد دوسرے درجہ میں جوارح کا کام ہو (یعنی اللہ تعالیٰ کی مرضیات کے فروغ کے لئے دوڑ

دھوپ اور محنت ومشقت) اور تیسرے درجہ میں زبان کا کام ہو (مطلب یہ کہ سب سے کم مقدار تقریر کی ہو اس سے زیادہ مقدار سعی وجہد کی ہو اور سب سے زیادہ مقدار دل کے کام کی ہو، یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف انابت اور اس سے استغاثہ واستعانت)

مولانا الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص:۲۲۳

22- کوئی شخص اور کوئی مسلم ہرگز ایسا نہیں کہ کچھ خوبیوں اور کچھ خرابیوں سے خالی ہو، ہر شخص میں یقیناً کچھ خوبیاں اور کچھ خامیاں ہوتی ہیں اگر خرابیوں کے ساتھ نظر اندازی اور ستر (پردہ پوشی) کا اور خوبیوں کی پسندیدگی اور ان کے اکرام کا ہم مسلمانوں میں رواج ہو جائے تو بہت سے فتنے اور بہت سی خرابیاں اپنے آپ اٹھ جائیں اور ہزاروں خوبیوں کی اپنے آپ بنیاد پڑ جائے، مگر دستور اس کے خلاف ہے۔

مولانا الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص:۲٤۰

23- جس قوم کی پستی لا الہ الا اللہ کے لفظوں سے بھی گر چکی ہو وہ ابتداء سے درستی کئے بغیر انتہاء کی درستی کے کب قابل ہو سکتی ہے، انتہاء ابتداء کے درست ہوئے بغیر نہیں ہو سکتی، اس لئے میں نے درمیانی اور انتہائی خیالات بالکل نکال دیئے، ابتداء درست ہو کر راستہ پر پڑ جائیں گے تو انتہا پر خود ہی پہنچ جائیں گے اور ابتداء کے بگڑے ہوئے انتہاء کی درستی کا خیال ہوس اور بوالہوسی کے سوا کچھ نہیں۔

مولانا الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص:۲٤۲

24- اس بات کا ضرور یقین کرنا چاہئے کہ جو شخص اسلام کے مٹنے کا درد لئے ہوئے بغیر مرے گا، اس کی موت بدترین موت ہے، مذہب کے فروغ سے غفلت والا اور اپنی ہی لذت اور دنیاوی زندگی میں مست رہنے والا قیامت کے دن روسیاہ اٹھے گا۔

مولانا الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص:۲٤۸

25- یاد رکھو کوئی عالم علم میں ترقی نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ جو کچھ سیکھ چکا ہے دوسروں تک نہ پہنچائے جو اس سے کم علم رکھتے ہیں اور خصوصاً ان تک جو کفر کی حد تک پہنچے ہوئے۔

مولانا الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص:۲۵۷

علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

(م:22 نومبر 1953ء)

1- نوح علیہ السلام کا جوش تبلیغ، ابراہیم علیہ السلام کا ولولہ توحید، اسحاق علیہ السلام کی وراثت پدری، اسماعیل علیہ السلام کا ایثار، موسیٰ علیہ السلام کی سعی وکوشش، ہارون علیہ السلام کی رفاقت حق، یعقوب علیہ السلام کی تسلیم، داؤد علیہ السلام کا غربت حق پر ماتم، سلیمان علیہ السلام کا سرود حکمت، زکریا علیہ السلام کی عبادت، یحییٰ علیہ السلام کی عفت، عیسیٰ علیہ السلام کا زہد، یونس علیہ السلام کا اعتراف قصور، لوط علیہ السلام کی جاں فشانی، ایوب علیہ السلام کا صبر...... یہی وہ حقیقی نقش ونگار ہیں جن سے ہماری روحانی اور اخلاقی دنیا کا ایوان آراستہ ہے اور جہاں کہیں ان صفات عالیہ کا وجود ہے وہ انہی بزرگوں کی مثالوں اور نمونوں کا عکس ہے۔

خطبات مدراس، ص:۲۳

2- مذہب کیا چیز ہے؟ خدا اور بندوں اور باہم بندوں کے متعلق جو فرائض اور واجبات ہیں ان کو تسلیم کرنا اور ادا کرنا۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے بجا لانے کا نام ہے۔ اس لئے ہر مذہب کے پیروؤں کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے پیغمبروں اور بانیوں کی سیرتوں میں ان حقوق، فرائض اور واجبات کی تفصیل تلاش کریں اور ان کے مطابق اپنی زندگی کو اس قالب میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں حیثیتوں سے جب آپ تفصیلات ڈھونڈیں گے تو وہ پیغمبر اسلام کے سوا آپ کو کہیں نہیں ملیں گی۔

خطبات مدراس، ص:۳۷

3- نیکیاں دو قسم کی ہوتیں ہیں ایک سلبی اور ایک ایجابی، مثلاً آپ پہاڑ کے ایک کھوہ میں جا کر عمر بھر کے لئے بیٹھ گئے تو صرف یہ کہنا صحیح ہوگا کہ بدیوں اور برائیوں سے آپ نے پرہیز کیا، یعنی آپ نے کوئی کام ایسا نہیں کیا جو آپ کے قابل اعتراض ہو، مگر یہ تو سلبی تعریف ہوئی، ایجابی پہلو آپ کا کیا ہے؟ کیا آپ نے غریبوں کی مدد کی محتاجوں کو کھانا کھلایا، کمزروں کی حمایت کی، ظالموں کے مقابلہ میں حق گوئی سے کام لیا، گرتوں کو سنبھالا، گمراہوں کو راستہ دکھایا۔ عفو، کرم، سخا، مہمان نوازی، حق گوئی، رحم، حق کی نصرت کے لئے جوش، جدو جہد، مجاہدہ، ادائے قرض، ذمہ داریوں کی بجا آوری، غرض تمام وہ اخلاق جن کا تعلق عمل سے ہے، وہ صرف سلب فعل اور عدم فعل سے نیکیاں نہیں بن جائیں گے۔ نیکیاں صرف سلبی پہلو ہی نہیں رکھتیں، زیادہ تر ایجابی اور عملی پہلو پر ان کو مدار ہوتا ہے۔

خطبات مدراس، ص: ٤١

4- بیوی سے بڑھ کر انسان کی اندرونی کمزرویوں کا واقف کار کوئی دوسرا نہیں ہوسکتا مگر کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کی صداقت پر سب سے پہلے آپ کی بیوی ایمان لائیں۔ وہ نبوت سے پہلے پندرہ برس تک آپ کی رفاقت میں رہ چکی تھیں اور آپ کے ہر حال اور ہر کیفیت کی نسبت ذاتی واقفیت رکھتی تھیں۔ بااین ہمہ جب آنحضرت ﷺ نے پیغمبری کا دعوی کیا تو سب سے پہلے انہی نے اس دعوی کی سچائی کو تسلیم کیا۔

خطبات مدراس، ص: ٦٧

5- بڑے سے بڑا انسان جو ایک ہی بیوی کا شوہر ہو، وہ بھی یہ ہمت نہیں کرسکتا کہ وہ اس کو یہ اذن عام دے دے کہ تم میری ہر بات، ہر حالت اور ہر واقعہ کو برملا کہہ دو اور جو کچھ چھپا رکھا ہے وہ سب پر ظاہر کردو۔ مگر آنحضرت ﷺ کی بیک وقت نو بیویاں تھیں اور ان میں سے ہر ایک کو یہ اذن عام تھا کہ خلوت میں مجھ میں جو کچھ دیکھو وہ جلوت میں سب سے برملا بیان کردو۔ جو رات کی تاریکی میں دیکھو وہ دن

کی روشنی میں ظاہر کردو، جو بند کوٹھریوں میں دیکھو اس کو کھلی چھتوں پر پکار کر کہہ دو۔ اس اخلاقی وثوق واعتماد کی مثال کہیں اور مل سکتی ہے؟

خطبات مدراس، ص:٦٧

6- اسلام کی نگاہ میں آپ ﷺ کی حیات ایک مسلمان کے لئے کامل نمونہ ہے، اس لئے اس نمونہ کے تمام پہلو سب کے سامنے ہونے چاہئیں اور وہ سب کے سامنے ہیں، اسی سے ثابت ہوگا کہ آپ ﷺ کی زندگی کے سلسلہ کی کوئی کڑی گم نہیں ہے۔ کوئی واقعہ زیر پردہ نہیں ہے، جو کچھ ہے وہ تاریخ کے صفحات میں آئینہ ہے اور یہی ایک ذریعہ کسی زندگی کے کامل، معصوم اور بے گناہ یقین کرنے کا ہے۔ نیز ایسی ہی زندگی جس کے ہر پہلو اس طرح روشن ہوں، انسان کے لئے نمونے کا کام دے سکتی ہے۔

خطبات مدراس، ص: ۸۰-۸۱

7- دنیا کی عظیم الشان غلطیوں میں سے جو اب بھی دنیا کے اس حصہ میں قائم ہیں جہاں محمد ﷺ کا پیغام قبول نہیں کیا گیا۔ ایک یہ ہے کہ لوگوں نے خدا کے بندوں کے درمیان حسب ونسب، مال ودولت، رنگ وروپ، صورت وشکل کی دیواریں قائم کردی ہیں۔ ہندوستان نے ابتداء سے آج تک اپنے سوا سب کو ملیچھ اور ناپاک قرار دیا اور خود اپنے کو چار ذاتوں میں تقسیم کر کے ان میں عزت اور حقوق کی ترتیب قائم کی۔ شودروں کو مذہب کا بھی حق نہ تھا۔ قدیم ایران میں بھی یہ چار ذاتیں اسی طرح قائم تھیں۔ رومنس نے اپنے کو آقائی اور اپنے سوا سب قوموں کو غلامی کے لئے مخصوص کرلیا۔ بنی اسرائیل نے صرف اپنے آپ کو خدا کی اولاد قرار دیا اور سب کو جینٹل قرار دیا اور خود اپنی قوم کے اندر بھی مختلف بیرونی مدارج قائم کردیئے۔ خود یورپ کا اس تہذیب اور انسانی محبت ومساوات کے دعویٰ کے باوجود کیا حال ہے؟

خطبات مدراس، ص:۱٦٢

8- خاموشی، سکون، خلوت نشینی اور منفردانہ زندگی اسلام نہیں ہے، اسلام جدوجہد، سعی

وعمل اور سرگرمی ہے، وہ موت نہیں حیات ہے۔ خطبات مدراس، ص:۱۶۶

9- اسلام سرتاپا جہاد اور مجاہدہ ہے لیکن خلوت میں بیٹھ کر نہیں بلکہ میدان میں نکل کر، محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی تمہارے سامنے ہے، خلفائے راشدین کی زندگی تمہارے سامنے ہے، عام صحابہ کی زندگیاں تمہارے سامنے ہیں، وہی تمہارے لئے نمونہ ہے اور اسی میں تمہاری نجات ہے اور وہی تمہارا ذریعہ فلاح ہے اور وہی ترقی سعادت کی راہ ہے۔

خطبات مدراس، ص:۱٦٦

10- محمد ﷺ کا پیغام بدھ کے پیغام کی طرح ترک خواہش نہیں ہے بلکہ تصحیح خواہش ہے، محمد ﷺ کا پیغام حضرت مسیح کے پیغام کی طرح دولت وقوت کی تحقیر اور ممانعت نہیں ہے بلکہ ان کے حصول اور صَرف کے طریقوں کی درستگی اور اس کے صحیح استعمال اور مصرف کی تعیین ہے۔

خطبات مدراس، ص:۱٦٦

11- ایمان اور اس کے مطابق عمل صالح یہی اسلام ہے، اسلام عمل ہے ترک عمل نہیں، ادائے واجبات ہے عدم واجبات نہیں، ادائے فرض ہے ترک فرض نہیں، اس عمل اور ان واجبات اور فرائض کی تشریح تمہارے پیغمبر اور ان کے یاران باصفا کی زندگیوں اور سیرتوں میں ملے گی جن کا نقشہ یہ ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا﴾ الفتح:۲۹

”محمد (ﷺ) خدا کے رسول اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بھاری، آپس میں رحم دل ہیں، ان کو دیکھو گے کہ وہ رکوع اور سجدہ میں ہیں، وہ خدا کی مہربانی اور خوشنودی کو ڈھونڈ رہے ہیں“

خطبات مدراس، ص:۱٦٦

شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

(م:1377ھ/1957ء)

1- ہندوستان میں جو بنک قائم ہیں ان میں سے بعض اہل یورپ کے ہیں جو اسلام کے مخالف اور دشمن ہیں۔ یہ لوگ سود کی رقمیں پادریوں کو عیسائیت کی تبلیغ کے لئے ان کے تبلیغی مشن کو دیتے ہیں جب کہ سود کی رقموں کا مطالبہ روپیہ جمع کرنے والے نہیں کرتے اس لئے سود کی رقم نہ لینا ایک بڑے فتنہ وفساد کا سبب ہے لہٰذا ارباب فتوی نے فیصلہ دیا ہے کہ سود کی رقمیں ضرور لینا چاہیں، اور بطور خیرات کے مساکین کو تقسیم کر دینی چاہئے یا اور کہیں دے دینی چاہئے بلکہ سمندر میں پھینک دینا بنک میں چھوڑنے سے بہتر ہے۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب اول، ص:۱۰

2- نوجوان طلبہ کو اپنی تعلیمات پوری کرنا چاہئے، ایام طالب علمی میں کسی عملی سیاست میں حصہ نہ لینا چاہئے، ہاں اوقات فارغہ میں علمی سیاست میں حصہ لینا صحیح اور درست ہے۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب اول، ص:۲۰

3- حضرت مولانا اشرف علی تھانوی دامت برکاتہم سے ہمارا سیاسی اختلاف ہے اور بہت زیادہ اختلاف ہے۔ مگر وہ جزئیات اور فروع اسلامک لاء جن کو سیاسیات سے تعلق نہیں ہے، ان میں ان کا قول قابل اعتماد ہوگا۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب اول، ص:۲۳

4- جو کام مجمع کے اور بڑے بڑے ہوتے ہیں ان میں غلط فہمیاں بہت زیادہ ہوتی ہیں، ہم کو اس وقت ملنے اور ملانے کی زیادہ ضرورت ہے، متوسط طریقے پر کوشش

جاری رہے، نرمی اور خوش کلامی میں فرق نہ ہو۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب اول، ص:۲۵

5- مسلمانوں کی ہر قسم کی کمزوریاں اور انتشار ان کی ترقی سے مانع ہی نہیں بلکہ ان کو ایک ایسے میدان کی طرف دھکیل رہا ہے جس میں سوائے ہلاکت کوئی دوسری صورت موجود نہیں ہے دوسری قومیں نہایت تیزی سے اپنی جتھا بندی کرتی ہوئی گامزن ہیں اور ترقی کے ہر میدان میں ہر طرف بڑھتی جارہی ہیں بلکہ مسلمانوں کے لئے ہر قسم کی خلاف کوشش کرتی ہوئی سدراہ ہیں۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب اول، ص:۲۶

6- حقوق العباد نہایت زیادہ خوف ناک ہیں۔ حقوق اللہ تو توبہ صادق سے معاف بھی ہوجاتے ہیں مگر حقوق العباد توبہ سے بھی معاف نہیں ہوتے۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب دوم، ص:۳۱

7- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اگر چہ معصوم نہیں مگر جناب رسول اللہ ﷺ کے فیض صحبت سے ان کی روحانی اور قلبی اس قدر اصلاح ہوگئی ہے اور ان کی نسبت باطنیہ اس قدر قوی ہوگئی ہے کہ مابعد کے اولیاء اللہ سالہا سال کی ریاضتوں سے بھی وہاں نہیں پہنچ سکتے۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب دوم، ص:۴۵

8- خودکشی کرنا اور اس پر عزم وارادہ کرلینا انتہائی بزدلی، انتہائی ظلم اور انتہائی گناہ ہے۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب دوم، ص:۵۱

9- حسن نیت بھی مفید نتائج پیدا کرتی ہے۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب سوم، ص:۵۷

10- ہم کو جو کچھ اس دارفانی میں عطا کیا گیا ہے وہ خداوند کریم کی امانت ہے خصوصاً اولاد جن کی پرورش اور تعلیم وغیرہ ہم پر لازم ہے۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب سوم، ص:۵۸

11- ہمارا اعتقاد ہے کہ وہ ہمارا اور سارے عالم کا رب ہے، مربی جو کچھ کرتا ہے برائے

تربیت اور در پردہ بھلائی کے لئے کرتا ہے، اگر چہ پروردہ کو تکالیف ہو۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب سوم، ص:۵۸

12- انسان کوئی کام خواہ دنیاوی ہو یا دینی، جسمانی ہو یا روحانی جب شروع کرتا ہے، طبیعت بوجہ عدم عادت اس سے گھبراتی ہے اور الجھتی ہے پھر آہستہ آہستہ اس سے مناسبت پیدا ہوتی رہتی ہے اور آخر کار اس سے الفت پیدا ہو کر طبیعت ثانیہ کا ظہور ہوتا ہے۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب سوم، ص:۵۹

13- چونکہ انسان کو اپنے نفس کی محبت سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے عیوب سے انسان اندھا ہی ہوتا ہے، اور اگر کچھ جانتا بھی ہے تو اس کو تاویلات رکیکہ سے کمال بتاتا ہے۔ ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب سوم، ص:۶۰

14- چونکہ دنیا دارالاسباب ہے، اگر معاش کی تنگی سے فکر معاش ہو تو اس کو دنیا کی محبت نہیں کہا جا سکتا، دنیا خدا سے غفلت کا نام ہے۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب سوم، ص:۶۶

15- لوازم عبودیت میں سے ہے کہ بندہ آقا کے حکم اور اس کی مرضی کا نہ صرف تابع ہو بلکہ اس پر خوش بھی رہے اور منازل عشق میں تو آپؐ کی رضوان اور خوشنودی نصب العین اور بالذات ہونی چاہئے۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب سوم، ص:۶۸

16- انسان پہاڑ کی طرح مستحکم ہو جسے نہ طوفان جنبش دے سکے، نہ زلزلہ ہلا سکے، میرے بھائی! دل کو مضبوط، ارادہ کو مستحکم اور طبیعت کو مستقل مزاج بنائیے۔

17- تمہارا یہ کام ہے کہ اس کریم کے دروازہ کو کھٹکھٹاتے رہو، کیونکہ جو دروازہ پر دستک دیتا رہتا ہے لامحالہ کھول دیا جاتا ہے۔

18- فرصت کو غنیمت جانو اور اسے ضائع نہ کرو۔

19- اپنے نفس کے کید و مکر سے کسی وقت بھی مطمئن نہ ہو جانا۔

مذکورہ اقوال کے لئے دیکھئے: ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب چہارم، ص:۶۹

20- کارکنوں اور ملازموں پر بھروسہ کر لینا اور خود غافل ہو جانا بہت سے رؤسا کو برباد کر چکا ہے۔
ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب چہارم، ص:۷۰

21- کسی شخص کی ذاتی رعایت کو خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ وہ قومی اور مذہبی علمی اور دینی ضرورت اور مفاد پر مقدم نہ کیجئے۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب چہارم، ص:۷۳

22- دنیا میں جو وقت بھی مل جائے، وہ نہایت غنیمت ہے، اس کی قدر کرنی چاہئے اور اس کو ضائع نہ ہونے دینا چاہئے، یہ زمانہ کھیتی کا ہے، اس کا ہر ہر سیکنڈ ہیرے اور زمرد سے زیادہ قیمتی ہے۔جس قدر ہو اس کو ذکر الٰہی میں صرف کیجئے۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب چہارم، ص:۷۵

23- جب کوئی حسین صورت نظر پڑ جائے تو معاً یہ تصور کیجئے کہ یہ ناپاک منی اور ناپاک خون حیض سے بنی ہوئی مورت ہے اور بدن میں سیروں نجاست اس میں بھری ہوئی ہے صبح وشام پاخانہ و پیشاب کی صورت نکلتی ہے اور مرنے کے بعد اس کی نہایت نفرت انگیز صورت ہونے والی ہے، اس واقعی بات میں ذرا غور اور دھیان برابر رکھئے ان شاء اللہ بے چینی وغیرہ جاتی رہے گی۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب چہارم، ص:۷٦

24- ہم تواضع اور انکساری کے الفاظ اپنی زبان سے منافقانہ طریق پر لکھتے اور کہتے ہیں کہ ہم ذرۂ بے مقدار ہیں ہم عاصی گناہ گار ہیں ہم سب سے بدتر ہیں، ہم ناچیز ہیں، ہم فدوی ہیں، ننگ خلائق ہیں، وغیرہ وغیرہ مگر ہم کو اگر کوئی شخص جاہل یا بددین گدھا یا کتا یا سور یا بے ایمان یا منافق یا بدمعاش یا چور یا جھوٹا وغیرہ کہہ دیتا ہے تو ہمارے غصہ کا پارہ اس قدر چڑھ جاتا ہے کہ مرنے مارنے بلکہ اس سے بھی تجاوز کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں، کیا یہ سب جھوٹ اور نفاق نہیں ہے۔

25- دیہات اور قصبات کی لڑکی سے شادی کیجئے، شہر کی اور امیروں کی لڑکیاں آرام نہیں پہنچائیں گی۔

مذکورہ اقوال کے لئے دیکھیے:ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب چہارم، ص:۷۷

26- اخلاص اور سچی ہمدردی کو ہاتھ سے نہ جانے دیجئے، مجادلات اور فضول بکواس سے حتی الوسع اجتناب فرمایئے، اس زمانے میں حقیقی مناظرہ نہیں ہوتا نفس پرستی اور خود نمائی مقصود ہوتی ہے۔ ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب چہارم، ص:۷۹

27- کسی عام مسلمان کو بھی حقارت سے نہ دیکھئے، اگر کوئی عمل اس کا غلط ہو اس پر گرفت کیجئے مگر اس کی حقارت دل میں ہرگز نہ لایئے۔

28- عمر عزیز کا ہر لمحہ نہایت بیش قیمت جوہر ہے۔ آج ہم اس کی قیمت سے واقف نہیں ہیں۔ مرنے کے بعد روز محشر میں واقف ہوں گے، مگر اس وقت افسوس کے سوا کچھ نہ ہو سکے گا۔

29- کسی حال میں اللہ تعالیٰ کی بے نیازی اور استغنا سے غافل نہ رہنا چاہئے۔ نہ اپنے اعمال پر بھروسہ کرنا چاہئے بلکہ بھروسہ صرف اللہ کی ذات پر ہونا چاہئے۔

مذکورہ اقوال کے لئے دیکھئے: ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب چہارم، ص:۸۰

30- عورتیں خلقی طور پر ٹیڑھی طبیعت کی ہوتی ہیں، آپس میں لڑائی جھگڑا لگانا بجھانا ان کی فطرت میں داخل ہے، اس سے متاثر نہ ہونا چاہئے۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب چہارم، ص:۸۲

31- تجارت کے متعلق اگرچہ سرمایہ کی ضرورت ہے، مگر تھوڑے سے سرمایہ سے بھی تجارت میں ترقی کی جاسکتی ہے، یعنی روپیہ دو روپیہ سے بھی آگے قدم بڑھایا جاسکتا ہے۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب پنجم، ص:۸۷

32- صاحب زادی کے عقد میں جلدی جس قدر ہو سکے کوتاہی نہ فرمایئے اور اس قدر سادگی عمل میں لائیں کہ برادری کے غریب سے غریب آدمی بھی اس پر عمل کر سکیں۔

33- جس قدر معلومات حاصل ہوں اور دوسرے اس سے بے خبر ہوں ان کو بتایا جائے، جن کو کلمہ نہ آتا ہو ان کو صحیح طور پر کلمہ اور اس کے معنی بتائے جائیں۔

مذکورہ اقوال کے لئے دیکھئے: ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب پنجم، ص:۹۵

34- عبادت پر اعتماد کرنا گھمنڈ اور خطرناک ہے۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب ششم، ص:۹۸

35- دیہات اور قصبات کی عورتیں شرمیلی، کم گو، معمولی خوراک و پوشاک پر قناعت کرنے والی، شوہر کی تابع دار، وفادار اور جان نثار ہوتی ہیں۔ تنگی و عسرت میں بھی صابر و شاکر رہتی ہیں۔ طلاق کا طلب کرنا، شوہر کو جواب دینا اور مقابلہ پر اتر آنا ان میں نہیں ہوتا اور اگر ہوتا ہے تو بہ نسبت شہری عورتوں کے بہت ہی کم ہوتا ہے۔ عموماً عفیف ہوتی ہیں۔ ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب ہفتم، ص:۱۲۸

36- عادت الٰہی اور قانون خداوندی مقرر ہے کہ جب کوئی انسان یا جن کسی کام میں اپنا پکا ارادہ لگاتا ہے تو وہ اس کو موجود کر دیتا ہے اور پیدا کر دیتا ہے انسان اپنے اس علم اور ارادہ کی وجہ سے ہی مستحق ثواب و مدح اور عقاب و ذم ہوتا ہے انسان اپنے اس ارادہ اور علم میں اپنے آپ کو مجبور اور مقہور نہیں پاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ باجود یہ کہ علم الٰہی کے خلاف نہیں ہوتا مگر علم الٰہی اور تقدیر اختیارات والی مخلوق کا اختیار و ارادہ سلب نہیں کرتے اور نہ ہی چھینتے ہیں۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب ھفتم، ص:۱۲۹

37- یہ جماعات تبلیغیہ نہ صرف ایک ضروری اور اہم فریضہ کی حسب استطاعت انجام دہی کرتی ہیں بلکہ اس کی بھی سخت محتاج ہیں کہ ان کی ہمت افزائی کی جائے اور ان کا خود بھی مسلمانوں سے قوی رابطہ پیدا ہو، اور مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت کا قوی جذبہ پیدا ہو۔ بنا بریں میں امیدوار ہوں کہ آئندہ اس میں پوری جدوجہد کو کام میں لایا جائے اور ان کی ہمت افزائی کی صورتیں عمل میں لائی جائیں۔

ملفوظات حضرت مدنیؒ، حصہ اول، باب ھفتم، ص:۱۳۱

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

(م:1958ء)

1- غور کیجئے تو انسان کی زندگی اور اس کے احساسات کا بھی کچھ عجیب حال ہے۔ تین برس کی مدت ہو یا تین دن کی، مگر جب گزرنے پر آتی ہے تو گزر ہی جاتی ہے۔ گزرنے سے پہلے سوچئے تو حیرانی ہوتی ہے کہ یہ پہاڑ سی مدت کیونکر کٹے گی، گزرنے کے بعد سوچئے تو تعجب ہوتا ہے کہ جو کچھ گزر چکا، وہ چند لمحوں سے زیادہ نہ تھا۔

غبار خاطر، ص:۴۲

2- صبح چار بجے کے وقت گراں مایہ کی کرشمہ سازیوں کا بھی کیا حال ہے؟ قیام کی حالت ہو یا سفر کی، ناخوشی کی کلفتیں ہوں یا دل آشوبی کی کاہشیں، جسم کی ناتوانیاں ہوں یا دل ودماغ کی افسردگیاں، کوئی حالت ہو لیکن اس وقت کی مسیحائیاں افتادگان بستر الم سے کبھی تغافل نہیں کرسکتیں۔

غبار خاطر، ص:۴۴

3- ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس روزگارِ خراب میں زندگی کو زندگی بنائے رکھنے کے لئے کچھ نہ کچھ غلطیاں بھی ضرور کرنی چاہئیں۔ غور کیجئے وہ زندگی ہی کیا ہوئی جس کے دامن خشک کو کوئی غلطی تر نہ کرسکے؟ وہ چال ہی کیا جو لڑکھڑاہٹ سے یکسر معصوم ہو؟ اور پھر اگر غور وفکر کا ایک قدم اور آگے بڑھائیے تو سارا معاملہ بالآخر وہیں جا کر ختم ہوجائے گا جہاں کبھی عارف شیراز نے اسے دیکھا تھا:

بیا کہ رونق ایں کارخانہ کم نہ شود
ززہد ہم چوتوئی یا بفسق ہم چومنی

"زاہد آؤ اس امر کی کوشش کریں کہ کارزار ہستی کی رونقیں ماند نہ پڑ جائیں، نہ تیرے زہد کے اثرات اسے متاثر کریں اور نہ مجھ گناہ گار کی خطائیں اسے آلودہ کریں"

اور اگر پوچھئے کہ پھر کامرانی عمل کا معیار کیا ہوا۔ اگر یہ آلودگیاں راہ میں مخل نہ سمجھی گئیں، تو اس کا جواب وہی ہے جو عرفاء طریق نے ہمیشہ دیا ہے:

ترک ہمہ گیر و آشنائے ہمہ باش

"سب سے ہوشیار رہو اور سبھی سے جان پہچان پیدا کرنے کی کوشش میں بھی لگے رہو"

یعنی ترک و اختیار دونوں کا نقش عمل اس طرح ایک ساتھ بٹھایئے کہ آلودگیاں دامن تر کریں مگر دامن پکڑ نہ سکیں۔ اس راہ میں کانٹوں کا دامن سے الجھنا مخل نہیں ہوتا دامن گیر ہونا مخل ہوتا ہے۔ کچھ ضروری نہیں کہ آپ اس ڈر سے ہمیشہ اپنا دامن سمیٹے رہیں کہ کہیں بھیگ نہ جائے۔ بھیگتا ہے تو بھیگنے دیجئے لیکن آپ کے دست و بازو میں یہ طاقت ضرور ہونی چاہئے کہ جب چاہا، اس طرح نچوڑ کے رکھ دیا کہ آلودگی کی ایک بوند بھی باقی نہ رہے۔

غبار خاطر، ص:٤٨

4- وقت کے جو حالات ہمیں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں ان میں اس ملک کے باشندوں کے لئے زندگی بسر کرنے کی دو ہی راہیں رہ گئی ہیں۔ بے حسی کی زندگی بسر کریں یا احساس حال کی۔ پہلی زندگی ہر حال میں اور ہر جگہ بسر کی جاسکتی ہے مگر دوسری زندگی کے لئے قید خانہ کی کوٹھڑی کے سوا اور کہیں جگہ نہ نکل سکی۔ ہمارے سامنے بھی دونوں راہیں کھلی تھیں، پہلی ہم اختیار نہیں کر سکتے تھے، ناچار دوسری اختیار کرنی پڑی۔

رند ہزار شیوہ را طاعت حق گراں نہ بود

لیک صنم بہ سجدہ در ناصیہ مشترک نخواست

''اس شراب کے خوگر کے لئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کوئی مشکل
بات نہ تھی لیکن بات اتنی ہے کہ صنم نہیں چاہتا کہ ایک ہی پیشانی دو
طرح کے سجدوں کی عادی بن جائے''

زندگی میں جتنے جرم کیے اور ان کی سزائیں پائیں، سوچتا ہوں تو ان سے کہیں زیادہ تعداد ان جرموں کی تھی جو نہ کر سکے اور جن کے کرنے کی حسرت دل میں رہ گئی۔ یہاں کردہ جرموں کی سزائیں تو مل جاتی ہیں لیکن ناکردہ جرموں کی حسرتوں کا صلہ کس سے مانگیں:

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد
یارب! اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے

غبار خاطر، ص: ٦٤

5- سائنس عالم محسوسات کی ثابت شدہ حقیقتوں سے ہمیں آشنا کرتا ہے اور مادی زندگی کی بے رحم جبریت کی خبر دیتا ہے۔ اس لئے عقیدہ کی تسکین اس کے بازار میں بھی نہیں مل سکتی۔ وہ یقین اور امید کے سارے پچھلے چراغ گل کر دے مگر کوئی نیا چراغ روشن نہیں کرے گا۔ پھر اگر ہم زندگی کی ناگواریوں میں سہارے کے لئے نظر اٹھائیں تو کس کی طرف اٹھائیں؟

کون ایسا ہے جسے دست ہو دل سازی میں؟
شیشہ ٹوٹے تو کریں لاکھ ہنر سے پیوند

ہمیں مذہب کی طرف دیکھنا پڑتا ہے۔ یہی دیوار ہے جس سے ایک دکھتی ہوئی پیٹھ ٹیک لگا سکتی ہے۔

دل شکستہ دراں کوچہ می کنند درست
چنانکہ خود نشناسی کہ از کجا بشکست

''اس بستی میں شکستہ دلوں کی مسیحائی کی جاتی ہے اور دل کے ٹوٹے
ہوئے ٹکڑوں کو جوڑا جاتا ہے لیکن تو اس بات سے بے خبر ہے کہ

دل کہاں کہاں سے ٹوٹا ہے"

غبار خاطر،ص:٦٦

6- بلاشبہ مذہب کی وہ پرانی دنیا جس کی مافوق الفطرت کارفرمائیوں کا یقین ہمارے دل ودماغ پر چھایا رہتا تھا، اب ہمارے لئے باقی نہیں رہی۔ اب مذہب بھی ہمارے سامنے آتا ہے تو عقلیت اور منطق کی ایک سادہ اور بے رنگ چادر اوڑھ کر آتا ہے اور ہمارے دلوں سے زیادہ ہمارے دماغوں کو مخاطب کرنا چاہتا ہے۔ تاہم اب بھی تسکین اور یقین کا سہارا مل سکتا ہے تو اسی سے مل سکتا ہے۔

دردیگرے بنما کہ کجا روم چو برانیم؟

"جب تو ہی ہم کو دھتکار دے تو پھر تو ہی بتا کہ وہ کونسا در ہے جس کا ہم رخ کریں؟"

7- فلسفہ شک کا دروازہ کھول دے گا اور پھر اسے بند نہیں کر سکے گا۔ سائنس ثبوت دے دے گا مگر عقیدہ نہیں دے سکے گا۔ لیکن مذہب ہمیں عقیدہ دے دیتا ہے اگرچہ ثبوت نہیں دیتا اور یہاں زندگی بسر کرنے کے لئے صرف ثابت شدہ حقیقتوں ہی کی ضرورت نہیں بلکہ عقیدہ کی بھی ضرورت ہے۔ ہم صرف انہی باتوں پر قناعت نہیں کر سکتے جنہیں ثابت کر سکتے ہیں اور اس لئے مان لیتے ہیں۔ ہمیں کچھ باتیں ایسی بھی چاہیئں جنہیں ثابت نہیں کر سکتے لیکن مان لینا پڑتا ہے۔

By Faith and Faith alone embrace

Believing where we cannot prove

غبار خاطر،ص:٦٧

8- زندگی کی ناگواریاں میں مذہب کی تسکین صرف ایک سلبی تسکین ہی نہیں ہوتی بلکہ ایجابی تسکین ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ ہمیں اعمال کے اخلاقی اقدار (Moral Values) کا یقین دلاتا ہے اور یہی یقین ہے جس کی روشنی کسی دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی۔ وہ ہمیں بتاتا ہے کہ زندگی ایک فریضہ ہے، جسے انجام دینا چاہیۓ۔ ایک بوجھ ہے جسے

اٹھانا چاہئے۔ لیکن کیا یہ بوجھ کانٹوں پر چلے بغیر اٹھایا جا سکتا ہے؟ نہیں اٹھایا جا سکتا کیونکہ یہاں خود زندگی کے تقاضے ہوئے جن کا ہمیں جواب دینا ہے، اور خود زندگی کے مقاصد ہوئے جن کے پیچھے والہانہ دوڑنا ہے۔ جن باتوں کو ہم زندگی کی راحتوں اور لذتوں سے تعبیر کرتے ہیں، وہ ہمارے لئے راحتیں اور لذتیں ہی کب رہیں گی، اگر ان تقاضوں اور مقصدوں سے منہ موڑ لیں؟ بلاشبہ یہاں زندگی کا بوجھ اٹھا کے کانٹوں کے فرش پر دوڑنا پڑا، لیکن اس لئے دوڑنا پڑا کہ دیبا و مخمل کے فرش پر چل کر ان تقاضوں کا جواب نہیں دیا جا سکتا تھا۔ کانٹے کبھی دامن سے الجھیں گے کبھی تلوؤں پر چبھیں گے لیکن مقصد کی خلش جو پہلوئے دل میں چبھتی رہے گی، نہ دامن تارتار کی خبر لینے دے گی، نہ زخمی تلوؤں کی۔ اور پھر زندگی کی جن حالتوں کو ہم راحت والم سے تعبیر کرتے ہیں، ان کی حقیقت بھی اس سے زیادہ کیا ہوئی کہ اضافت کے کرشموں کی ایک صورت گری ہے؟ یہاں نہ مطلق راحت ہے نہ مطلق الم۔ ہمارے تمام احساسات سرتاسر اضافی ہیں۔

غبار خاطر، ص: ۷۰۔۷۱

9- راحت والم کا احساس ہمیں باہر سے لا کر کوئی نہیں دے دیا کرتا، یہ خود ہمارا ہی احساس ہے جو کبھی زخم لگاتا ہے کبھی مرہم بن جاتا ہے۔ طلب وسعی کی زندگی بجائے خود زندگی کی سب سے بڑی لذت ہے بشرطیکہ کسی مطلوب کی راہ میں ہو۔

غبار خاطر، ص: ۷۱

10- ایوان و محل نہ ہوں تو کسی درخت کے سائے سے کام لے لیں۔ دیبا و مخمل کا فرش نہ ملے تو سبزۂ خودرو کے فرش پر جا بیٹھیں۔ اگر برقی روشنی کے کنول میسر نہیں ہیں تو آسمان کی قندیلوں کو کون بجھا سکتا ہے؟ اگر دنیا کی ساری مصنوعی خوشنمائیاں اوجھل ہوگئی ہیں تو ہو جائیں صبح اب بھی ہر روز مسکرائے گی، چاندنی اب بھی ہمیشہ جلوہ فروشیاں کرے گی۔ لیکن اگر دل زندہ پہلو میں نہ رہے تو خدارا بتلایئے اس کا بدل کہاں ڈھونڈیں؟ اس کی خالی جگہ بھرنے کے لئے کس چولہے کے انگارے کام

دیں گے:

مجھے یہ ڈر ہے دل زندہ تو نہ مر جائے
کہ زندگی عبارت ہے تیرے جینے سے

غبار خاطر،ص:۹۵

11- میں آپ کو بتلاؤں، اس راہ میں میری کامرانیوں کا راز کیا ہے؟ میں اپنے دل کو مرنے نہیں دیتا۔ کوئی حالت ہو، کوئی جگہ ہو، اس کی تڑپ دھیمی نہیں پڑے گی۔ میں جانتا ہوں کہ جہانِ زندگی کی ساری رونقیں اسی میکدۂ خلوت کے دم سے ہیں، یہ اجڑا اور ساری دنیا اجڑ گئی، باہر کے سارے ساز وسامان عشرت مجھ سے چھن جائیں لیکن جب تک یہ نہیں چھنتا، میرے عیش وطرب کی سرمستیاں کون چھینک سکتا ہے۔

غبار خاطر،ص:۹٦

12- لوگ ہمیشہ اس کھوج میں لگے رہتے ہیں کہ زندگی کو بڑے بڑے کاموں کے لئے کام میں لائیں لیکن نہیں جانتے کہ یہاں ایک سب سے بڑا کام خود زندگی ہوئی، یعنی زندگی کو ہنسی خوشی کاٹ دینا۔ یہاں اس سے زیادہ سہل کام کوئی نہ ہوا کہ مر جایئے اور اس سے زیادہ مشکل کام کوئی نہ ہوا کہ زندہ رہیئے۔ جس نے یہ مشکل حل کرلی، اس نے زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ انجام دے دیا۔

13- اگر آپ نے یہاں ہر حال میں خوش رہنے کا ہنر سیکھ لیا تو یقین کیجئے کہ زندگی کا سب سے بڑا کام سیکھ لیا۔ اب اس کے بعد اس سوال کی گنجائش ہی نہیں رہی کہ آپ نے اور کیا کیا سیکھا؟ خود بھی خوش رہیئے اور دوسروں سے بھی کہتے رہیئے کہ اپنے چہروں کو غمگین نہ بنائیں۔

مذکورہ اقوال کے لئے دیکھئے:غبار خاطر،ص:۹۸

14- ہماری زندگی ایک آئینہ خانہ ہے۔ یہاں ہر چہرہ کا عکس بیک وقت سینکڑوں آئینوں میں پڑنے لگتا ہے۔ اگر ایک چہرے پر غبار آجائے گا تو سینکڑوں چہرے غبار آلود

ہوجائیں گے۔ ہم میں سے ہر فرد کی زندگی محض ایک انفرادی واقعہ نہیں ہے۔ وہ پورے مجموع کا حادثہ ہے۔ دریا کی سطح پر ایک لہر تنہا اٹھتی ہے لیکن اسی ایک لہر سے بے شمار لہریں بنتی چلی جاتی ہیں۔ یہاں ہماری کوئی بات بھی صرف ہماری نہیں ہوئی، ہم جو کچھ اپنے لئے کرتے ہیں اس میں دوسروں کا حصہ ہوتا ہے۔ ہماری کوئی خوشی بھی ہمیں خوش نہیں کر سکے گی اگر ہمارے چاروں طرف غمناک چہرے اکٹھے ہوجائیں گے۔ ہم خود خوش رہ کر دوسروں کو خوش کرتے ہیں اور دوسروں کو خوش دیکھ کر خود خوش ہونے لگتے ہیں۔ یہی حقیقت ہے عرفی نے اپنے شاعرانہ پیرایہ میں ادا کیا تھا:

بدیدار تو دل شادند باہم دوستانِ تو
ترا ہم شادماں خواہم چو روئے دوستاں بینی

"اے محبوب! تیرے چاہنے والے تیری دید سے اپنے دلوں کو سرشار کرلیا کرتے ہیں ہماری آرزو ہے کہ جب تو اپنے احباب کا چہرہ دیکھے تو اس سے تیرے دل کی دنیا بھی خوشیوں سے لبریز ہوجایا کرے"

غبار خاطر، ص:۹۹

15- کھانے پینے اور ساز وسامان کی تکلیفیں ان کو پریشان نہیں کرسکتیں جو جسم کی جگہ دماغ کی زندگی بسر کرنے کے عادی ہوجاتے ہیں۔ آدمی اپنے آپ کو احساسات کی عام سطح سے ذرا بھی اونچا کرلے تو پھر جسم کی آسائشوں کا فقدان اسے پریشان نہیں کرسکے گا۔ ہر طرح کی جسمانی راحتوں سے محروم رہ کر بھی ایک مطمئن زندگی بسر کی جاسکتی ہے اور زندگی بہر حال بسر ہو ہی جاتی ہے۔

رغبت جاہ چہ ونفرت اسباب کدام؟
زیں ہوسہا بگزر یا نگزر، می گزرد!

''اس کارخانۂ حیات میں جاہ ومنصب کی آرزو اور مال ودولت
سے نفرت کوئی معنی نہیں رکھتے۔ تو ان خواہشات سے دستبردار ہوجا
یا نہ ہو زندگی کے دن پورے ہو کر ہی رہیں گے''

غبار خاطر، ص:۱۰۳

16- بارہا مجھے خیال ہوا کہ ہم خدا کی ہستی کا اقرار کرنے پر اس لئے بھی مجبور ہیں کہ اگر نہ کریں تو کارخانۂ ہستی کے معمے کا کوئی حل باقی نہیں رہتا اور ہمارے اندر ایک حل کی طلب ہے جو ہمیں مضطرب رکھتی ہے۔

غبار خاطر، ص:۱۲۷

17- اس بزم سود وزیاں میں کامرانی کا جم کبھی کوتاہ دستوں کے لئے نہیں بھرا گیا۔ وہ ہمیشہ انہی کے حصے میں آیا جو خود بڑھ کر اٹھا لینے کی جرأت رکھتے ہیں۔ شاد عظیم آبادی مرحوم نے ایک شعر کیا خوب کہا تھا:

یہ بزم مے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھا لے ہاتھ میں، مینا اسی کا ہے

غبار خاطر، ص:۲۱۹

18- اصحاب حق واقتصاد کا طریقہ ہے کہ تمام ائمہ سلف کو حق وراستی پر یقین کرتے ہیں اور تمام ائمہ مجتہدین اہل سنت کو اپنے اپنے مجتہدات میں برسر حق وبصیرت سمجھتے ہیں اور سب کی محبت وتعظیم اور عموم حسن ظن کو اہل سنت کے لئے ایک علامت بتاتے ہیں سب کا علم وعمل کتاب وسنت پر تھا کوئی نہیں جس نے بلا کسی دلیل وبصیرت کے اجتہاد کیا ہو، البتہ عصمت صرف انبیاء کے لئے ہے۔

تذکرہ، ص:۲۲۹

مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

(م:21 اگست 1961ء)

1- مدارس دین کے قلعے ہیں، ان کی بقا سے دین کی بقا ہے۔

بخاریؒ کی باتیں، ص:۱۱

2- جس شخص کے پاس کوئی ہدیہ لائے اور وہ شخص ہدیہ رکھ کر پھر اس کی قیمت اسے ادا کرے وہ بھی بڑا کمینہ ہے اور جو شخص کسی سے کہہ کر اپنے لئے کوئی چیز منگوائے اور پھر اس کی قیمت ادا نہ کرے وہ بھی بڑا کمینہ ہے۔

بخاریؒ کی باتیں، ص:۱۳

3- اقبال (شاعر مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ) کو نہ انگریزوں سے سمجھا نہ قوم نے، اگر انگریز سمجھتا تو اقبال بستر پر نہ مرتے بلکہ پھانسی پر لٹکائے جاتے اور اگر قوم سمجھ لیتی تو آج تک غلام نہ رہتی۔

بخاریؒ کی باتیں، ص:۲٦

4- میں دنیا میں ایک چیز سے محبت کرتا ہوں وہ ہے قرآن، اور ایک چیز سے نفرت کرتا ہوں اور وہ ہے انگریز۔

بخاریؒ کی باتیں، ص:٤٦

5- شریف کبھی بزدل نہیں ہوتا اور کمینہ کبھی بہادر نہیں ہوتا۔ کمینے پر جب کوئی ابتلاء آتی ہے تو دشمن کے سامنے ایڑیاں رگڑتا ہے اور شریف جب دشمن اس کے قابو میں آتا ہے تو اسے معاف کر دیتا ہے اور نہ ماضی کے کسی واقعہ پر اسے مطعون کرتا ہے۔ میاں ﷺ (وہ اپنی زبان میں حضور ﷺ کو میاں کے نام سے پکارتے) کی شرافت اور بہادری دیکھئے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایمان لانے کے بعد عرض کیا

''حضرت کعبہ میں کیوں نماز نہیں پڑھتے؟'' تو فرمایا کہ تیری قوم نہیں پڑھنے دیتی، حالانکہ کعبہ میں نماز پڑھنے سے رکاوٹ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے، مگر یہ نہیں فرمایا کہ آپ نہیں پڑھنے دیتے، سبحان اللہ کیا شرافت ہے۔

بخاریؒ کی باتیں، ص:۹۹

6- ہندوستان کے آٹھ کروڑ اچھوت جو ہزاروں سال سے حیوانوں کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور کوئی ان کا پرسان حال نہیں۔ اگر ان کو مساوات انسانیت کا درجہ کسی مذہب میں حاصل ہوسکتا ہے تو وہ اسلام ہے، اسلام کے سوا دنیا میں کوئی مذہب اچھوت کو اپنے میں جذب نہیں کرسکتا۔ کائنات میں سب سے بڑا غلام اچھوت ہے۔ غلام کا جسم اور اس کی کمائی اپنی نہیں ہوتی بلکہ مالک کی ہوتی ہے لیکن اسلام نے اکثر دنیا میں غلام کا درجہ بلند کردیا ہے اور اچھوت پر سب سے بڑا احسان کرنے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے اپنی پھوپھی زاد بہن زید رضی اللہ عنہ سے منسوب کردی جو غلام تھے۔

7- ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے عمل سے اور اپنے مذہب کی خوبیوں کے ذریعے اچھوتوں کے ساتھ ایسا سلوک کریں کہ وہ اسلام قبول کرنے کے لئے مجبور ہوجائیں اور سوائے مذہب اسلام قبول کرنے کے ان کے لئے کوئی چارہ نہ رہے۔

8- اخلاق کی تلوار انسان کو ہمیشہ کے لئے رام کردیتی ہے، اس لئے اچھوتوں کو ساتھ ملانے کے لئے اور دائرہ اسلام میں لانے کے لئے تم وہ خلق عظیم اختیار کرو جو اسلام نے تم کو بخشا ہے۔

بخاریؒ کی باتیں، ص:۱۰۸

9- مسلمان کا یہ شعار ہوگیا ہے کہ وہ برائیاں عقاب کی آنکھ سے چنتا ہے اور صبا کی رفتار سے پکڑتا ہے، کبھی کبھی نیکیوں پر بھی نگاہ کرلیا کرو، تمہاری فطرتیں اس سے خوب صورت ہوتی چلی جائیں گی۔

بخاریؒ کی باتیں، ص:۱۱۳

10- بہادر کمینہ نہیں ہوتا اور کمینہ بہادر نہیں ہوتا۔

بخاریؒ کی باتیں، ص:۱۱٤

11- ایک مرتبہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مصرع پڑھا:

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا

اے گستاخ اکھیاں کتھے جا اڑیاں

پھر فرمایا ''حضرت کا یہ شعر پڑھا تو دنوں تک تڑپتا پھڑکتا رہا، پھر عمر بھر لوگوں کو اس سے تڑپایا اور پھر پھڑکایا، کئی نعتیہ دیوانوں پر تنہا یہ شعر بھاری ہے، ''گستاخ اکھیاں'' یہاں اس طرح لگی ہوئی ہیں کہ کائنات کی حیا کا بوجھ ان پر پڑا ہوا ہے۔

بخاریؒ کی باتیں، ص:۱۰۵

12- تقسیم ہند سے پہلے ایک دفعہ سیاسی اختلافات کی بنا پر سید پور میں کچھ نادان نوجوانوں نے حضرت مولانا سید حسین احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ نازیبا سلوک کیا، حتیٰ کہ حضرت کی دستار مبارک گرادی گئی۔ اخبارات میں یہ خبر جب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھی تو انہیں بہت دکھ ہوا اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی توہین کا صدمہ ہوا اور مسلمانوں کی اخلاقی پستی سے افسردہ ہوئے۔ اسی رات امرتسر چوک فرید میں جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خلاف معمول اس روز سر پر نہ رومال باندھا نہ ٹوپی رکھی، ننگے سر ہی جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور تقریر فرمائی:

''میں مسلمان قوم سے مایوس ہو چکا ہوں، مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے انہوں نے خدا کو ناراض کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے، تم دیکھتے ہو آج میں تمہارے مجمع میں ٹوپی اتار کر آیا ہوں، جس قوم کی دست درازیوں سے شیخ العرب والعجم کی دستار مبارک نہ بچ سکی ہو بخاری کی ٹوپی کی کیا پرواہ کرے گا، میری ہستی کیا ہے تم نے اللہ کے ولی کی توہین کرکے بڑی بے باکی سے اللہ کے عذاب کو للکارا ہے''

یہ الفاظ سن کر مجمع تڑپ اٹھا اور بعض کی چیخیں نکل گئیں۔ بخاریؒ کی باتیں، ص:۲۵

13- 1945ء میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

''چوالیس برس لوگوں کو قرآن سنایا، پہاڑوں کو سناتا تو عجب نہ تھا کہ ان کے سنگینوں کے دل چھوٹ جاتے، غاروں سے ہم کلام ہوتا تو جھوم اٹھتے، چٹانوں کو جھنجھوڑتا تو چلنے لگتیں، سمندروں سے مخاطب ہوتا تو ہمیشہ کے لئے طوفان بلند ہو جاتے، درختوں کو پکارتا تو وہ رونے لگتے، کنکریوں سے کہتا تو وہ لبیک کہہ اٹھتیں، صرصر سے گویا ہوتا تو وہ صبا بن جاتی، دھرتی کو سناتا تو اس میں بڑے بڑے شگاف پڑ جاتے، جنگل لہرانے لگتے، صحرا سرسبز ہو جاتے۔ میں نے ان لوگوں کو خطاب کیا جن کی زمینیں بنجر ہو چکی ہیں، جن کے ہاں دل و دماغ کا قحط ہے، جن کے ضمیر عاجز آ چکے ہیں، جو برف کی طرح ٹھنڈے ہیں، جن کی پریشانیاں نہایت خطرناک ہیں، جن کی منزل المناک جن سے گزر جانا طرب ناک ہے، جن کے سب سے بڑے معبود کا نام طاقت ہے''

بخاریؒ کی باتیں، ص:۱۱۸

14- ایک مرتبہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں یہ ذکر آیا کہ احادیث میں یہ واقعات ملتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تشریف فرما ہوتے اور کوئی نووارد یا ناواقف آتا تو پوچھتا کہ آپ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ اب سوال یہ زیر بحث آ گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سراپا حسن وخوبی تھے، ظاہری وجاہت کے اعتبار سے بھی کوئی شخص آپ کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا تو کیا وجہ تھی کہ نووارد تمیز نہ کر سکتا تھا کہ اس مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں۔ اس پر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''میری سمجھ میں تو کچھ یوں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مرکز انوار تجلیات تھا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب خدمت میں بیٹھتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے چہرہ مبارک کا پرتو ان پر بھی پڑتا جس سے ان کے چہرے بھی
پرانوار ہو جاتے، لہٰذا جب ناواقف آتا تو اپنے بے خبری کے باعث
اسے دریافت کرنا پڑتا کہ محمد ﷺ کون ہیں"

بخاریؒ کی باتیں، ص:۱۲۵

15- وہ بیٹیاں تم جس کے ہاتھ میں ان کا ہاتھ دے دو وہ اف کئے بغیر تمہاری پگڑیوں اور داڑھیوں کی لاج رکھنے کے لئے ان کے ساتھ ہو لیتی ہیں۔ سسرال میں جب میکے کی یاد آتی ہے تو چھپ چھپ کر رو لیتی ہیں، کبھی دھوئیں کے بہانے آنسو بہا کر جی ہلکا کرلیا، آٹا گوندھتے ہوئے آنسو بہتے ہیں وہ آٹے میں جذب ہو جاتے ہیں، کوئی نہیں جانتا کہ ان روٹیوں میں اس بیٹی کے آنسو بھی شامل ہیں، غیرت مندو! ان کی قدر کرو یہ آبگینے بڑے نازک ہیں۔

بخاریؒ کی باتیں، ص:۱۳۰

16- دہلی میں ایک مجذوب تھا جو آہ بھر کر بڑے سوز و گداز سے ہمیشہ ایک ہی مصرع بلند آواز سے پڑھتا اور چل دیتا:

"اس لئے مجھ کو تڑپنے کی تمنا کم ہے"

لوگ پوچھتے دوسرا مصرع کیا ہے؟ تو وہ کہہ دیتا جس دن میں نے دوسرا مصرع پڑھ دیا تڑپ کر جان دے دوں گا۔

ایک دفعہ چند نوجوانوں نے گھیر لیا اور کہا دوسرا مصرع سناؤ، اس مجذوب نے بہت لیت و لعل کی مگر وہ باز نہ آئے، آخر اس مجذوب نے تنگ آکر دوسرا مصرع پڑھ دیا اور تڑپ کر گرا اور جان دے دی:

وسعت دل تو بہت ہے وسعت صحرا کم ہے
اس لئے مجھ کو تڑپنے کی تمنا کم ہے

اس مجذوب کی قبر شاہی مسجد کے قریب چٹلی قبر کے نام سے مشہور ہے۔

بخاریؒ کی باتیں، ص:۱۷۴

مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(م:1961ء)

1۔ اطاعت کا معنی یہ ہے کہ عمل کرنے سے جی خوش ہوتا ہو اور یہ خوشی اس وقت حاصل ہوگی جب اللہ تعالیٰ سے سچی محبت ہوگی۔

2۔ شکر کا مطلب یہ نہیں کہ تسبیح لے کر شکر شکر کا وظیفہ پڑھتا رہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جن کاموں سے شریعت نے منع کیا ہے ان سے رکے اور جن کا حکم دیا ہے ان کے کرنے میں لگا رہے۔

3۔ حقیقی نقصان یہ ہے کہ موت کفر پر اور حقیقی کامیابی یہ ہے کہ خاتمہ ایمان پر نصیب ہو جائے۔

4۔ وساوس کا علاج حکمائے امت نے یہ تجویز فرمایا ہے کہ ان کی طرف توجہ ہی نہ کرے نہ دفع کرنے کے لئے نہ لانے کے لئے۔

5۔ دنیا کا مال اگر اتباع شریعت کے ساتھ حاصل ہو تو بہت بڑا انعام ہے اور اگر شریعت کی مخالفت کا سبب بنے تو وبال ہے۔

6۔ ہر حال میں اللہ کی تجویز پر راضی رہے، راضی ہونے سے اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہوتا ہے۔

7۔ وقت کی قدر کرو، مرتے وقت آدمی زمین و آسمان کے خزانے بھی پیش کرے تو ایک منٹ بھی زندگی کا نہیں مل سکے گا۔

8۔ دین کی ایک صورت ہے اور ایک حقیقت، اگر کسی کو دین کی حقیقت کا پتہ لگ جائے اور دین کی حقیقت حاصل ہو جائے تو سمجھو کہ بڑی عظیم دولت مل گئی۔

9۔ یہ جان لینا چاہئے کہ خواہشات نفس تو انسان کے نفع کے لئے پیدا کی گئی ہیں کیونکہ

خواہشات کے مقابلہ سے مشقت اور مشقت سے درجات بڑھتے ہیں۔

10- عبد اس کو کہتے ہیں جو مالک کے حکموں کے سامنے اپنی رائے اور اپنے اختیار کو بالکل فنا کر دے۔

11- فلاسفہ کے نزدیک علم کی تعریف ہے کسی شے کی صورت ذہن میں آ جائے اور شریعت نے علم کا ترجمہ کیا ہے کہ جس کی پہچان سے عمل کا تقاضا اور شوق پیدا ہو۔

12- ہر نیک کام کرنے والا اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نیک کام کی توفیق دی۔

13- اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کرنے سے محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے اور محبت کا خاصہ یہ ہے کہ محبوب کی مرضیات میں لگا رہے اور ناراضگی سے بچتا رہے۔

14- مسجد میں بیٹھ کر چار گھنٹے وظیفہ کر لینا آسان ہے، نفس کو گناہوں سے روکنا بہت مشکل ہے۔

15- حق بیان کر دینا چاہیے، کسی کا نام لے کر بطلان نہ کرنا چاہیے، نام لئے بغیر حق ظاہر کیا جائے حق خود ہی باطل کو جلا دیتا ہے۔

16- ہم عصر ہونا نفرت کی بنیاد اور سبب ہوتا ہے، دنیا سے جانے کے بعد آدمی کی قدر ہوتی ہے۔

17- ہر معاملہ کو شریعت کے موافق کرنا ذکر حقیقی ہے، باقی یہ مروجہ ذکر، ذکر صوری ہے۔

18- رخصت میں عبدیت عزیمت سے زیادہ ہے۔

19- نرا علم کافی نہیں ہو سکتا اور نری صحبت اہل اللہ کافی ہو سکتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نری صحبت حاصل ہوئی وہ ان کو کامل مکمل بنا گئی، اگرچہ مدرسہ کی تعلیم حاصل نہ ہوئی۔

20- تقدیر علم الٰہی کو کہتے ہیں حکم الٰہی کو نہیں کہتے، علم الٰہی اور ہے اور حکم الٰہی اور ہے۔

21- بعض لوگ اس طرح ذکر کرتے ہیں جیسے باجا بج رہا ہو، نہ خیال ہے نہ توجہ اور دھیان ہے۔ ذکر خوب دل لگا کر توجہ اور یکسوئی کے ساتھ کرنا چاہیے ورنہ اس سے

اصلاح نہیں ہوتی۔

22- اس زمانے میں کثرت طاعت سے زیادہ گناہوں سے بچنے کی ضرورت ہے کیونکہ ماحول کی گندگی کی وجہ سے قدم قدم پر ارتکاب معصیت کا خدشہ ہے۔

23- شکر اتنا ادا کرنا چاہئے کہ دینے والا یہ سمجھ جائے کہ میری چیز ان کو بہت پسند آئی مگر اتنی تعریف نہ کرے کہ دینے والے کو شبہ ہونے لگے کہ کچھ اور مانگ رہا ہے۔

24- تمام امت کا اتفاق ہے کہ ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے، یعنی درود شریف۔ اس واسطے بزرگوں کا ارشاد ہے کہ اپنے مقصود کو درود شریف میں لپیٹ دو یعنی دعا کے اول و آخر درود شریف پڑھو۔ سخی اور کریم داتا سے یہ بعید ہے کہ اول اور آخر تو قبول کرلے اور بیچ والی دعا کو رد فرما دے۔

25- ایمان بڑی دولت ہے، بڑی چیز ہے۔ اب تو بوڑھا ہو گیا ہوں، کمزور ہوں، ہمت پست ہوگئی ہے۔ سوچتا ہوں، جائزہ لیتا ہوں کہ اگر جوان ہوتا، طاقت ہوتی اور ایمان کے لئے جسم کا تکہ تکہ بوٹی بوٹی ہو جاتا تو کیا ہوتا؟ تو بحمد اللہ اپنے آپ کو متفق اور تیار پاتا ہوں۔ ایمان کی حفاظت بڑی چیز ہے۔

26- اللہ تعالیٰ اپنے متقی بندے کے لئے زمین میں مقبولیت رکھ دیتے ہیں یہاں تک کہ پرندے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

27- روح المعانی میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص وصیت کر جائے کہ میرا مال سب سے زیادہ سمجھ دار شخص کو دیا جائے تو (سب ائمہ کا اس پر اتفاق ہے اور درمختار میں بھی لکھا ہے کہ) سب سے زیادہ سمجھ دار وہ ہے جو سب سے زیادہ دین دار ہے اور جو آخرت کی فکر اور سمجھ رکھتا ہے۔

28- مال کو فضول خرچ نہ کرو یہ قیمتی چیز ہے، مسرف مرتد ہو جاتا ہے بخیل مرتد نہیں ہوتا۔ بخل اگرچہ بری چیز ہے مگر اسراف اس سے بھی برا ہے۔

29- فلسفی پر دین کے اسرار منکشف نہیں ہوتے دین کے اسرار تو تقوی سے منکشف ہوتے ہیں۔

30- جس کو دیکھا جائے بشرطیکہ اس کا دیکھنا جائز بھی ہو اسی کو خدا بینی کا شیشہ بنالیا جائے۔

31- اصلی مزہ تو دین میں ہے اور پھر لذت عمل میں ہے۔ سارنگی اور ستارہ میں وہ مزہ نہیں جو علم دین میں ہے۔ جو علماء علم سے مزہ اور لطف حاصل نہیں کرتے یا تو ان میں علمی لیاقت نہیں ہوتی یا حرص وطمع اس لطف کو ضائع کر دیتی ہے۔

32- ہر نیکی کا دھیان اول اللہ تعالیٰ ہی دل میں پیدا کرتے ہیں۔ پھر بندہ اس نیکی پر عمل کرتا ہے اس لئے اس پر ناز نہیں کرنا چاہئے۔ شکر کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی۔

33- تمام احکام کے لئے قیود وشرائط ہیں ذکر کے لئے کوئی قید وشرط نہیں جو چیز ضروری ہوتی ہے وہ بغیر قید اور قیمت کے ہوتی ہے جیسے ہوا ضروری ہے لیکن مفت ہے اس لئے ذکر ہر حال میں کرنا چاہئے اس کے لئے وضو کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

34- جو نعمت کفر وعناد یا نافرمانی کا ذریعہ بنے وہ نعمت ہی عذاب ہے۔ تمام دنیا کی بھی اگر سلطنت حاصل ہو تو وہ بھی عذاب ہے۔ اس طرح جو تکلیف توجہ الی اللہ کا ذریعہ بنے وہ نعمت ہے۔ غرض اصل چیز اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری ہے۔

35- معاصی سے نفرت ہو عاصی سے نفرت نہ ہو، یعنی گناہوں سے نفرت ہو گناہ گار سے نفرت نہ ہو۔

36- نیکی بڑی نعمت ہے اور سب سے بڑی نیکی گناہوں سے بچنا ہے۔ اس لحاظ سے نیند بھی بڑی نعمت ہے، آدمی جب سوتا ہے تو گناہوں سے بچا رہتا ہے۔

37- اس زندگی میں ایک مرتبہ اللہ کہنے سے جو کچھ انسان کو اجر وثواب اور قرب الٰہی نصیب ہوتا ہے اس زندگی کے بعد اگر کروڑ مرتبہ بھی اللہ تعالیٰ کا نام مبارک لے گا تو رائی کے برابر بھی فائدہ نہیں ہوگا۔

38- تشویش کا علاج فکر آخرت ہے۔ یہ وہ اژدھا ہے کہ کل پریشانیوں کو نگل جاتا ہے۔ اس دولت سے کام لیں۔

39- یہ تمنا کہ پریشانی نہ ہو، مستقل پریشانی ہے۔ اس کی تمنا ترک کرے کہ پریشانی نہ ہو، رفع پریشانی کی جگہ تو جنت ہے۔

40- عاجزی وانکساری کی عینک ہی سے بندہ اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل کر سکے گا۔

41- اعمال کے ثمرہ کا نام رحمت رکھا ہے یعنی جو ملے گا وہ اعمال کا بدلہ نہیں ہوگا اس لئے کہ اعمال محدود ہیں اور ثمرہ غیر محدود ہوگا۔ اور رحمت بھی غیر محدود ہے۔

ماخوذ از" احسن السوانح" حکیم محمود احمد ظفر، ص:٤٨٦ سے ٥٣٢، اختصار وترمیم کے ساتھ

مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

(م:1382ھ/1962ء)

1- پیغمبر ایسے خاندان میں پیدا ہوتے ہیں جو قوم میں ایسا ہو کہ لوگوں میں اس خاندان کی عزت ہو اور لوگ اس کے اتباع کو پسند کرتے ہوں اور اس خاندان میں سب سے زیادہ خوبیاں ہوں تاکہ پیغمبر کو لوگ طبعاً پسند کرتے ہوں، پیغمبر کے قومی اخلاق پسندیدہ خوبیوں کے ہوں اور جو باتیں نخوت وتکبر وغیرہ کی خاندان میں ہوں وہ پیغمبر میں نہیں ہوتیں تاکہ اس سے لوگوں کو خاندانی اور قومی تصادم کم سے کم ہو بلکہ نہ ہو اور پھر اسی قوم میں سے اس پیغمبر کے مخالف اور خاندان میں اس کو رد کرنے والے ہوا کرتے ہیں تاکہ ان میں سے جو متاثر ہوں ان کی لوگ سند پکڑیں کہ یہ مان گئے ہیں تو ہم کو کیا مار ہے، اتنی شدید مخالفت کے بعد جو مانتے ہیں تو پیغمبر میں واقعی خوبی ہے ورنہ یہ کیوں مانتے۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص:۲۳

2- بغیر توجہ کے کوئی چیز پورے طور پر حاصل نہیں ہوتی۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص:۳۳

3- جس سے مخلوق کو فائدہ پہنچنے کی امید ہو اس کو اپنے جائز دنیاوی نفع نقصان سے بھی اونچا ہو جانا چاہئے تب ہی نفع پہنچ سکتا ہے۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص:۳۳

4- شریعت کی پابندی کرنا گویا اخلاق کو صحیح کرنا ہے جو اخلاق صحیح کر لیتا ہے وہ دائمی راحت اور آرام کی زندگی پاتا ہے، ہر شخص یہاں تک کہ دہریوں کا مقصد بھی راحت کی دائمی زندگی حاصل کرنا ہے تو جب انسان شریعت کے مطابق اخلاق

کر لیتا ہے تو گویا خداوند تعالیٰ کی دائمی زندگی اور راحت کی زندگی سے حصہ پاتا ہے، کیونکہ ہر خوبی تو خداوند تعالیٰ ہی میں ہے، تو خوبیاں وہیں سے حاصل ہوئیں اپنے اندر تو کوئی خوبی نہیں ہے اور اپنے اندر کوئی خوبی سمجھنا ان کے ہاں یہی تو شرک ہے۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص: ۷۱

5- ہمارے نزدیک رؤیت باری تعالیٰ کے لئے طویل سفر ہے یہاں صحیح راستہ اختیار کرنے کے بعد پھر تمام عمر شریعت پر عمل پیہم گویا چلنا ہے پھر مرنا ہے وہاں بھی قیامت تک چلنا ہے۔ پھر قیامت کے بعد جب جنت میں پہنچ جائیں گے وہاں بھی چلا چل ہے، پھر خدا جانے کتنے عرصہ بعد جب اس کی اہلیت ہوگی تو رؤیت نصیب ہوگی۔ ورنہ چلنا ہی چلنا ہے، یہ ٹھیک ہے کہ ہر چلنا الگ ہے اور اس کی کیفیت اور حیثیت بھی الگ الگ ہے۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص: ۷۴

اصل بات یہ ہے کہ جسے چاہت ہوتی ہے اسے محبوب سے ملاقات اور اس کی زیارت کا تھوڑا سا عرصہ بھی بہت زیادہ معلوم ہوتا ہے، جس سے ملنے کی چاہت ہی نہ ہو تو سال سالہا کی جدائی بھی دل پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد حب الٰہی کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

6- انسان ایک وقت فرشتوں پر بھی سبقت لے جاتا ہے تو دوسرے وقت شیاطین کو مات کرتا ہے۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص: ۸۲

7- میرے خیال میں جب قوم ترقی کرے گی تو مذہبیت سے بوجہ جدید علوم میں اشتغال وانہماک کے ناآشنا ہو جائے گی اور مذہب کا درجہ ثانوی اور ثالث بلکہ صفر کے برابر ہو جائے گا۔ عام رجحان مذہب سے بیگانگی کا جو ہوتا جا رہا ہے اس کے پیش نظر میرا خیال ہے کہ جتنی دنیاوی ترقی ہندوستان کو ہوگی یہاں سے مذہبیت رخصت

ہوجائے گی۔ کیونکہ فی زمانہ دنیاوی اور سیاسی ترقی جیسی یورپ لا رہا ہے وہ ایسے علوم کے اکتساب پر منحصر ہے جن میں انہماک سے مذہبی لاپرواہی اور بے دینی پیدا ہوتی ہے۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص:۹۸

8- انسان بیماریوں سے بارہا چھٹکارا پاتا ہے مگر آکر اس کے لئے موت ہے، ہر چیز کو سوا خدا فنا ہے، اس لئے انسان کو چاہئے کہ بیماریوں سے فائدہ اٹھائے۔ یہ انسان کو بیدار کرنے کے لئے کارآمد ہیں، تاکہ وہ گناہوں سے تائب ہو اور خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے یاد الٰہی اور نیک کاموں میں ساعی ہو۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص:۱۱۱

9- تصوف کیا ہے دنیا کے تمام مباح کاموں اور جائز کاروبار کو بھی دین بنادینا۔ یاد رکھو! اگر اس نیت کو بیدار رکھ کر کہ "یہ کام اللہ کے لئے یعنی اس کی رضا کے حصول اور تعمیل احکام میں کرتا ہوں" کام کئے جائیں تو وہ بہت سی نفلی عبادتوں سے افضل ہوجاتے ہیں۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص:۱۳۱

10- لوگ بناوٹ سے اپنے آپ کو حقیر ظاہر کرتے ہیں، حالانکہ دل میں اپنے متعلق یہ نہیں ہوتا یہ تو نفاق ہے اور کسر نفسی اگر واقعی ہو تو یہ بڑی چیز ہے۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص:۱۳۹

11- صحبت کے آداب، جس کی صحبت اختیار کی جائے اس کی محبت خود سکھا دیتی ہے۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص:۱۵۱

12- غیر مسلم بھی مجاہدات کے ثمرات سے محروم نہیں رہتے جو کرے گا وہ پائے گا مگر اس سے رضا کا حاصل ہونا لازم نہیں آتا کہ وہ تو پیغمبروں کے اتباع میں حاصل ہوسکتی ہے۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص:۱۵٤

13- انسان کا قاعدہ یہ ہے کہ جو کام زندگی بھر کرے بڑھاپے میں وہی خیالات گھومتے

ہیں اور حرص تو حدیث میں آیا ہے کہ بڑھاپے میں جوان ہوجاتی ہے بشرطیکہ جوانی اور شروع عمر میں اس کا علاج نہ کردیا جائے۔ اخلاق میں سے حرص کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کو جوانی میں قابو نہ کرلیا جائے تو بڑھاپے میں بڑھتی ہے کیونکہ حرص کا کوئی خاتمہ نہیں ہوتا۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص:۱۸۳

14- جس نے کام کرنا ہو پہلے تو جو سوچنا ہو سوچ لے اور پھر جب طے کرلیا تو مر مٹنے کا عزم کر کے اس پر جم جائے یہ طریق ہر کام کا ہے اور اس کے سوا کسی کام میں ہرگز کبھی کامیابی نہیں ہوا کرتی۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص:۱۹۹

15- آزادی میں ہم کیا خوشی محسوس کریں کہ مسلم قوم تو مذہب سے دور ہوگئی علماء کے خلاف چلی اور اب آئندہ اول تو اس افتراق وانشقاق کے باعث ہمیشہ جرمنی اور فرانس کی طرح لڑائیاں رہیں گی اور اگر ملک نے ترقی کی تو مادی ترقی تو ہوگی مگر مذہب کے لئے تو اب کوئی جگہ نظر نہیں آتی۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص:۲۱٤

16- ولایت تھوڑا کھانے یا زیادہ روزے رکھنے اور کاروبار چھوڑ کر بیٹھنے میں نہیں بلکہ عام آدمیوں کی طرح رہنے والوں میں سے جو ایمان، نیک کام اور تقویٰ میں بلند ہوں وہ پیغمبروں کے مطیع اور کاروباری بھی ہوں تو سبحان اللہ، اچھے آدمی ولی ہوتے ہیں بشرطیکہ اخلاق اور عادات وغیرہ اچھے ہوں۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص:۲۲٥

17- اصل ترقی ندامت اور عاجزی میں ہے بعض دفعہ کسی گناہ کا ہونا یا مضبوط توبہ کے ٹوٹنے پر ندامت اور عاجزی کا احساس اور خدا کی طرف توجہ اور یہ وجدان ہونا کہ خدا کی توفیق کے بغیر کوئی نیکی نہیں ہوسکتی اور اس کی مدد کے بغیر کسی گناہ سے نہیں بچا جاسکتا یہ انسان کے لئے اتنی ترقی کا باعث ہوتا ہے بہت زیادہ، شاید اگر ایسا

معاملہ پیش نہ آتا تو کبھی اتنی ترقی نہ ہوتی۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص:۲٦٦

18- کاملین سے بھی بعض اوقات کوئی ایسی فروگذاشتیں ہوتی رہتی ہیں جن کی وجہ سے وہ خدا کے ہاں گڑگڑاتے ہیں اور عاجزی اور استغفار کرتے ہیں اور اس پر ان کو اتنی ترقی ہوتی ہے کہ ویسے کسی طرح شاید نہ ہوتی۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص:۲٦٦

19- اگر انسان سے غلطی نہ ہوتو انسان ملک محبوس بن جائے کہ اس کا جو مقام ہے وہ ہے اور وہاں سے آگے ترقی نہیں کرسکتا مگر انسان کو جو ترقی کا جوہر دیا ہے وہ اس طرح بے کار ہو جائے۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص:۲٦٧

20- جو شخص صرف مخلوق کا علم رکھتا ہے اور یہاں اس سے ہی لذت گیر ہوتا ہے تو مخلوق کے فنا ہو جانے کی وجہ سے یہ علم بھی فنا ہو جائے گا اور اس کی بدولت قائم کردہ راحتیں بھی ختم ہو جائیں گی۔

ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، ص:۲٧٠

مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

(م:1965ء)

1- مؤمن کی زندگی کے سب کام نماز کے نقشہ پر ہونے چاہئیں، نماز معیار ہے جس کی نماز ٹھیک ہو اس کے دوسرے کام بھی ٹھیک ہوتے ہیں اگر نماز کے اعمال اور آداب صحیح ادا نہ ہوں تو زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی بے ڈھنگا پن ظاہر ہو جاتا ہے اور ضروری کاموں میں بہت بڑا خلا آ جاتا ہے۔ ایک بزرگ نے کسی کو سالن کا پیالہ دیا وہ کہیں پہنچانا تھا اس نے جو پیالہ اٹھایا تو کرتے کے دامن پر شوربہ گر گیا ان بزرگ نے فرمایا تمہاری نماز کے کون سے عمل میں کوتاہی ہے جس کی وجہ سے یہ شوربہ گرنے کی نوبت آئی۔

کام کی باتیں، ص:۵۷

2- انسان جب اپنی نگاہ کو دنیا پر ڈالتا ہے تو اس کو طرح طرح کے منافع اور فائدے کی چیزیں نظر آتی ہیں تو وہ اس کے حاصل کرنے کی ترکیبوں کو سوچتا ہے اور ان تدبیروں میں لگ جاتا ہے، لیکن انسان اس طرف بالکل متوجہ نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بحیثیت انسان کے کتنا قیمتی بنایا ہے اور کتنی ترقی کر سکتا ہے، وہ عام طور پر اس چیز کو بالکل نہیں دیکھتا ہے، بلکہ وہ دوسری چیزوں کے فائدوں اور نقصانوں کو دیکھتا ہے وہ اپنے اندر کے منافع اور ترقیوں کو نہیں دیکھتا ہے اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ سوچ نہیں سکتا بلکہ وہ اس طرح سوچنے کا عادی نہیں ہے کہ انسان دنیا کی ہر چیز کی حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہے لیکن جس چیز کی حقیقت سب سے اونچی ہے اس کی حقیقت کو معلوم کرنے کی طرف قطعاً توجہ نہیں دیتا۔

مولانا محمد یوسف صاحبؒ کی نایاب تبلیغی تقریریں، ص:۱۲

3- اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان کے مقابلہ میں سارے عالم کی کوئی قیمت نہیں ہے ایک انسان پورے عالم سے زیادہ قیمت رکھتا ہے اس میں خدا کے نبی اور خلیفہ بننے کی حقیقت اور استعداد موجود ہے۔

مولانا محمد یوسف صاحبؒ کی نایاب تبلیغی تقریریں، ص: ۱۳

4- کلمہ کیا چیز ہے؟ جو چیز تمہارے سامنے آئے جس چیز پر تمہاری نگاہ پڑے تو یہ کہو کہ یہ چیز اللہ کی ہے، اس میں خود کچھ نہیں ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، اس میں جو کچھ تبدیلی، نفع، نقصان، عیش، موت، مصیبت، حیات دکھائی دے تو وہ چیز اس چیز میں نہ سمجھیں، بلکہ وہ وصف اللہ میں جانیں، یہ وصف کہ روٹی سے پیٹ بھرتا ہے تو کلمہ یہ کہتا ہے کہ روٹی سے پیٹ نہیں بھرتا ہے اللہ بھرتا ہے روٹی خود اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے۔

مولانا محمد یوسف صاحبؒ کی نایاب تبلیغی تقریریں، ص: ۱۹

5- خواہشات میں ظلمت ہے اور احکامات میں نور ہے۔ جتنا جتنا آدمی خواہشات سے نکل کر احکامات تک آجائے گا اتنی ہی اس کی ظلمت نور کی شکل میں تبدیل ہوتی چلی جائے گی۔ خواہش کیونکہ جسم کے اندر سے آتی ہے اور جسم گندگیوں کے ساتھ بنا ہے اس لئے وہ اپنے اندر گندگی رکھتی ہیں۔ احکامات اللہ کی طرف سے آتے ہیں اس لئے ان میں اللہ کی پاکی اور نور ہے۔

مولانا محمد یوسف صاحبؒ کی نایاب تبلیغی تقریریں، ص: ۲۸

6- کام یہ ہے کہ کام کرنے والے کا اس ذات پر یقین قائم ہو جائے جس کے کرنے سے کام ہوگا، یعنی اللہ جل جلالہ کی ذات پر، اور اس کی حیثیت کام کرنے والے پر ایسی منکشف ہو کہ اپنی ذات اور کوئی دوسری ذات دکھائی نہ دے، دوسرا یقین یہ ہو کہ جب ظاہر و باطن سے حضور ﷺ کے طریقوں پر آجاؤں گا تو اللہ رب العزت دنیا و آخرت میں اچھے حالات لائے گا۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ، ص: ۴۹

7- ایک دفعہ تقریر کے بعد ایک صاحب نے کہا ''حضرت! یہ کام (تبلیغی محنت) تو بہت

اچھا ہے مگر عالم میں پھیلا ہوا بگاڑ اس سے کیسے درست ہوگا؟'' اس پر فرمایا:

''اگر میرے آپ کے یا جماعت کے کرنے پر ہوتا تو سوچنے کی بات تھی، جب خدا کے کرنے سے ہونا کہہ رہا ہوں تو پھر اشکال کیا ہے، کیا یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ کام خدا کیسے کرے گا؟''

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ، ص: ۵۰

8- تم حضور ﷺ کے نمونے پر بننا شروع کردو جتنا بننا ہوگا بن جائے گا اور جو بننے والا نہیں ہوگا اور بننے والوں کے لئے رکاوٹ بنے گا خدا اسے اس طرح توڑ دے گا جیسے انڈے کے چھلکے کو توڑ دیتا ہے، تم جن کو بڑی طاقتیں کہتے ہو خدا کے نزدیک ان کی حیثیت مکڑی کے جالے کے برابر بھی نہیں ہے، اس دنیا میں پاکیزہ انسانوں کے نہ ہونے کی وجہ سے مکڑیوں کے بڑے بڑے جالے لگ گئے تھے، جب حضور ﷺ کی سعی سے پاکیزہ انسان بن گئے تو خدا نے عذاب کی ایک جھاڑو سے روم و فارس کے جالے صاف کر دیئے تھے، بالکل یہی صورت روس و امریکہ کی ہوگی۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ، ص: ۵۰

9- ایٹم سے ڈرنا ایسا ہی ہے جیسے مشرکین اپنے پتھر کے بتوں سے ڈرتے اور امید رکھتے تھے، ایٹم اور ایٹم والوں کی گردنیں قدرت کے ہاتھ میں ہیں، ان سے وہ ہوگا جو خدا چاہے گا، فرعون بھی کہا کرتا تھا ﴿وھٰذا الأنھار تجری من تحتی﴾ (یہ نہریں میرے دست تصرف کے نیچے بہتی ہیں) مگر خدا نے اسی پانی میں اس کے غرق و بربادی کا سامان بنا دیا۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ، ص: ۵۰

10- دنیا کو دارالاسباب مانتا ہوں مگر انسانوں کی اجتماعی و انفرادی کامیابی سکون، تمکن، محبوبیت، مرجعیت، قوت اور تمام اچھے حالات کا واحد سبب حضور ﷺ کی آمد کے بعد صرف حضور ﷺ کے وجود اطہر سے صادر ہونے والے اعمال ہیں، جب کسی فرد، خاندان، طبقہ، جماعت، قوم یا ملک میں حضور ﷺ والے اعمال

آجائیں گے خدا ان کو دارین میں کامیاب کرے گا چاہے ان کے پاس کائناتی اسباب ہوں یا نہ ہوں۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ،ص:۵۱

11- علم پر تین مقصدوں کے لئے محنت ضروری ہے(1)اس علم کے مطابق اندر کا یقین (2)اس علم کے مطابق عمل (3)اس یقین وعمل کو عالم میں پھیلانا۔حضور ﷺ کے لائے ہوئے علم پر ان تین پہلوؤں پر ابتداء میں محنت کی گئی تو اس زمانہ کے کائناتی نقشوں پر چلنے والا باطل روم وفارس پاش پاش ہوگیا اور آخر میں دجال اپنی ذات سے اتنی بڑی طاقت کا مظاہرہ کرے گا کہ اس کے مقابلہ میں موجودہ طاقتیں کچھ بھی نہیں ہیں۔اس وقت مہدی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آئیں گے اور من وعن حضور ﷺ کے طریقہ کے مطابق محنت کریں گے،اس پر اللہ جل شانہ اس دجالی طاقت کو ہلاک کردے گا۔ جب پہلے یہ ہوچکا اور آخر میں بھی ہوگا تو پھر یہ وسوسہ کیوں ہو کہ درمیان میں کیسے ہوسکے گا۔آج کل بھی وہ سب کچھ ہوسکتا ہے بشرطیکہ ایک معتد بہ طبقہ اس علم پر حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح محنت کرڈالے۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ،ص:۵۱

12- حضور علیہ السلام سے صادر ہونے والے اعمال کو خدا نے ایٹم سے زیادہ طاقت ور بنایا ہے اور ایک ایک عمل کو عالم میں تغیر کا ذریعہ بنایا۔صلوٰۃ الاستسقاء زمین کے حالات میں تغیر کا ذریعہ ہے۔صلوٰۃ الکسوف اور صلوٰۃ الخسوف چاند وسورج کے حالات بدلنے کے لئے ہے۔ دعا اور صلوٰۃ الحاجۃ ہر قسم کے انفرادی، اجتماعی اور ناموافق حالات بدلنے کے لئے ہے۔حضور علیہ السلام کی انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کرا کے یہی ظاہر کیا گیا کہ حضور علیہ السلام سے صادر ہونے والا عمل اتنا طاقتور ہے اور یہ اشارہ حضور علیہ السلام کا تکوینی عمل تھا،تشریعی عمل اس سے بھی طاقتور ہیں۔ اس وقت حکومتی نقشوں والوں کی منت خوشامد ہورہی ہے کہ ہمارا علم چلا دو۔ میں کہتا ہوں قرآن وحدیث ان کی منتیں کرنے نہیں آیا،قرآن تو ان نقشوں والوں کے وجود

وعدم اور ذلت وعزت کے فیصلے کرنے آیا ہے۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ، ص:۵۲

13- جب قرآن پڑھنے یا سننے بیٹھو تو یوں سمجھو کہ خدا مجھ سے مخاطب ہے اور جب حدیث پڑھنے یا سننے بیٹھو تو یوں سمجھو کہ حضور ﷺ مجھ سے مخاطب ہیں۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ، ص:۵۳

14- اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی بھی نیت سے عمل کرنا نفسانیت ہے۔ مال مل جائے، مال بڑھ جائے، لوگ تعریفیں کریں، بڑا بن جاؤں، شہرت مل جائے، عہدہ مل جائے، مرجع بن جاؤں، میری بات چلنے لگے، میری حیثیت مانی جائے، میری رائے پوچھی جائے، ان اغراض کے لئے عمل کرنا ہرگز اخلاص اور للّٰہیت نہیں ہے، یہاں تک کہ مخلصین خدا کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے اس موعود کے لئے بھی عمل نہیں کرتے اس لئے کہ موعود، موعود ضرور ہے مگر مقصود نہیں، اور جو موعود کو مقصود بنا کر کرتے ہیں وہ موعود ہی میں پھنس کر رہ جاتے ہیں اور جو لوگ صرف رضاء الٰہی کو مقصود بنا کر چلتے ہیں، ان پر جب خدا کے مواعید پورے ہوتے ہیں اور مال وملک کی نعمتیں ملتی ہیں تو وہ ان کو اپنی ذات پر خرچ کرنے کے بجائے دین کی اشاعت اور مخلوق خدا پر محض رضاء الٰہی کے لئے خرچ کر دیتے ہیں جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا تھا۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ، ص:۵۴

15- حضور ﷺ کی معاشرت کی بنیاد پاکیزگی، سادگی اور حیا پر ہے اور یہود ونصاریٰ کی لائی ہوئی معاشرت کی بنیاد بے حیائی، اسراف اور تعیش پر ہے۔ تمہیں ان کی معاشرت پسند آنے لگی جنہوں نے تمہارے اسلاف کے خون بہائے، عصمتیں لوٹیں، ملک چھینے اور اب بھی تمہیں امداد دے کر اس طرح پال رہے ہیں جس طرح تم مرغیاں پالتے ہو (یعنی ذبح کرنے کے لئے) اور جس نے تمہارے لئے خون بہایا، دانت شہید کرائے، حمزہ رضی اللہ عنہ جیسے چچا شہید کرائے، تمہارے لئے راتیں جاگتے گزاریں ان کی

معاشرت تمہیں پسند نہ آئی، حضور ﷺ کی معاشرت بھی قیامت تک کے لئے ہے جیسے ان کی نبوت قیامت تک کے لئے ہے، جب تم میں نور ایمان آئے گا تو تمہیں حضور ﷺ کی معاشرت کی ایک ایک چیز پیاری لگے گی۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ، ص:۰۵

16- اللہ رب العزت نے انسانوں کی تمام کامیابیوں کا دارومدار انسان کے اندرونی مایہ پر رکھا ہے۔ کامیابی اور ناکامی انسان کے اندر کے حال کا نام ہے، باہر کی چیزوں کے نقشے کا نام کامیابی وناکامی نہیں۔ عزت وذلت، آرام وتکلیف، سکون وپریشانی، صحت وبیماری، انسان کے اندر کے حالات کا نام ہے۔ ان حالات کے بگڑنے یا بننے کا باہر کے نقشوں سے تعلق بھی نہیں ہے۔ اللہ جل شانہ ملک ومال کے ساتھ انسان کو ذلیل کر کے دکھادیں اور فقر کے نقشے میں عزت دے کر دکھادیں۔ انسان کے اندر کی مایہ اس کا یقین اور اس کے اعمال ہیں، اور انسان کے اندر کا یقین اور اندر سے نکلنے والے عمل اگر ٹھیک ہوں گے تو اللہ جل شانہ اندر کامیابی کی حالت پیدا فرمادیں گے، خواہ چیزوں کا نقشہ کتنا ہی پست ہو۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ، ص:۹۳

17- علم سے مراد یہ ہے کہ ہم میں تحقیق کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ میرے اللہ مجھ سے اس حال میں کیا چاہتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے دھیان کے ساتھ اپنے آپ کو اس عمل میں لگا دینا یہ ذکر ہے۔ جو آدمی دین سیکھنے کے لئے سفر کرتا ہے اس کا یہ سفر عبادت میں لکھا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے چلنے والے پیروں کے نیچے ستر ہزار فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ زمین وآسمان کی ساری مخلوق ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتی ہے۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ، ص:۹۵

18- اس عالم کے احوال کی سرسبزی اور فروغ کا تعلق براہ راست اللہ رب العزت کے احکامات سے ہے۔ اور تمام احکامات الٰہیہ کی سرسبزی وفروغ کا تعلق ایمان کے

لئے جانیں کھپانے اور عالم میں ٹھوکریں کھانے کے ساتھ ہے۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ،ص:۱۰۷

19- مبارک ہیں وہ لوگ جو عام مخلوق کی بے انتہاء پریشانیوں اور مصائب وبلایا کے وقت اپنی زندگیوں کے جذبات کو قربان کر کے اللہ رب العزت کی رضا کے جذبہ پر اپنے کو نثار کردیں اور خوشنودئ باری تعالیٰ کے حصول کے ذریعہ اس عالم کے احوال کی درستگی کا ذریعہ بنی۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ،ص:۱۰۷

20- شیطان کی طاقت حق ہے اور اللہ رب العزت نے اس کو بنایا ہے اور صرف اس لئے بنایا ہے کہ ان کی طرف بڑھنے والوں کے راستہ میں ابتلاء وامتحان وآزمائش کی گھاٹیاں کھڑی کر کے کچے اور پکوں کا امتحان لیا جائے اور جو لوگ ان گھاٹیوں کو پار کر جائیں اور ان میں نہ الجھیں، ان کو اپنی ذات کے تقرب ورضا سے عالی عالی انعامات ودرجات سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نوازیں۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ،ص:۱۰۸

21- کائنات میں جو کچھ ہو رہا ہے اور ہوتا ہے اس کے دو رخ ہیں ایک رخ ظاہر کا ہے اور وہ یہ ہے کہ چیزوں سے چیزیں نکل رہی ہیں اور چیزوں میں سے اثرات اور خواص ظاہر ہو رہے ہیں، یہ وہ رخ ہے جو انسان پر بحیثیت انسان ہونے کے کھولا گیا ہے یعنی ہر انسان اس کو دیکھ رہا ہے اور اس کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ دوسرا رخ یہ ہے کہ یہ سب کچھ اللہ کی قدرت سے اور اس کے حکم سے ہو رہا ہے اور یہ سب اللہ کا نظر نہ آنے والا ہاتھ کر رہا ہے۔ یہ رخ انسانوں پر بحیثیت انسان ہونے کے نہیں کھولا گیا اس لئے ہر انسان اس کو دیکھ نہیں پاتا، بلکہ یہ رخ انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعہ انسانوں پر کھولا گیا ہے، یعنی یہ بات انبیاء علیہم السلام نے بتائی ہے کہ جو کچھ چیزوں سے بنتا ہوا اور ظاہر ہوتا ہوا نظر آتا ہے یہ چیزوں سے نہیں بنتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور امر سے بنتا ہے۔ تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ،ص:۱۲۸

22- بڑی دقت کی بات یہ ہے کہ اپنی غلط کاری کی بنا پر ہمارا ذہن انفرادی بن چکا ہے، دین کے بارے میں بھی اور دنیا کے بارے میں بھی، یہاں کے بارے میں بھی اور آخرت کے بارے میں بھی۔ ذہن یہ بن گیا ہے کہ بس اپنی ذات والے حال میں لگا رہے، خواہ دین کا حال ہے یا دنیا کا اس سے اپنا مسئلہ درست ہو جائے گا، حالانکہ شخصی احوال پہ طاقت خرچ کرنے سے بلا و مصیبت کم نہیں ہوتی بلکہ اضافہ ہی ہوتا ہے، اجتماعی احوال کو جب تک ٹھیک نہ بنایا جائے، اس وقت تک شخصی حالات کا درست ہونا مشکل ہے۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ، ص:٤٦

23- یہ امت بڑی مشقت سے بنی ہے اس کو امت بنانے میں حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بڑی مشقتیں اٹھائی ہیں اور ان کے دشمنوں یہود و نصاریٰ نے ہمیشہ اس کی کوششیں کی ہیں کہ مسلمان ایک امت نہ رہیں بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہوں، اب مسلمان اپنا امت پنا (یعنی امت ہونے کی صفت) کھو چکے ہیں، جب تک یہ امت بنے ہوئے تھے چند لاکھ ساری دنیا پر بھاری تھے۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ، ص:٥٠

24- امت کسی ایک قوم اور علاقہ کے رہنے والوں کا نام نہیں ہے بلکہ سینکڑوں ہزاروں قوموں اور علاقوں سے جڑ کر امت بنتی ہے جو کوئی کسی ایک قوم یا ایک علاقہ کو اپنا سمجھتا ہے اور دوسروں کو غیر سمجھتا ہے وہ امت کو ذبح کرتا ہے اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے اور حضور ﷺ کی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی محنتوں پر پانی پھیرتا ہے۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ، ص:٥١

25- امت کے بنانے اور بگاڑنے میں جوڑنے اور توڑنے میں سب سے زیادہ دخل زبان کا ہوتا ہے، یہ زبان دلوں کو جوڑتی بھی ہے اور پھاڑتی بھی ہے زبان سے ایک بات غلط اور فساد کی نکل جاتی ہے اور اس پر لاٹھی چل جاتی ہے اور پورا فساد کھڑا ہو جاتا ہے اور ایک ہی بات جوڑ پیدا کر دیتی ہے اور پھٹے ہوئے دلوں کو ملا دیتی ہے۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ، ص:٥٤

26- دین کی ساری تعلیم اور ساری چیزیں جوڑنے والی اور جوڑنے کے لئے ہیں۔ نماز میں جوڑ ہے، روزہ میں جوڑ ہے، حج میں قوموں اور ملکوں اور مختلف زبان والوں کا جوڑ ہے، تعلیم کے حلقے جوڑنے والے ہیں، مسلمانوں کا اکرام اور باہم محبت اور تحفہ وتحائف کا لین دین، یہ سب جوڑنے والی اور جنت میں لے جانے والی چیزیں ہیں اور قیامت میں ان اعمال کے لئے محنتیں کرنے والوں کے چہرے نورانی ہوں گے اور ان کے برخلاف باہم بغض وحسد، غیبت، چغل خوری، توہین وتحقیر اور دل آزاری یہ سب پھوٹ ڈالنے والے اور توڑنے والے اور دوزخ میں لے جانے والے اعمال ہیں اور ان اعمال والے آخرت میں روسیاہ ہوں گے۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ، ص:۱۵۶

27- اسلام جب بھی چمکا ہے قربانیوں سے چمکا ہے آج بھی قربانیوں ہی سے چمکے گا۔ اسلام کے لئے اگر قربانیاں ہوں تو یہ دشمنوں کے گھیرے میں بھی چمکتا ہے اور جب قربانیاں نہ ہوں تو اپنی بادشاہت میں مٹ جاتا ہے۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ، ص:۱۶۱

28- اللہ تعالیٰ کی مدد ذاتوں اور شخصیتوں کی وجہ سے نہیں آتی بلکہ ان کے اعمال اور اخلاق اور اوصاف کی وجہ سے آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی جو مدد فرمائی اسی طرح آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بعد میں اولیاء کرام پر اللہ تعالیٰ کے جو انعامات ہوئے اور ان کی جو مدد یں فرمائی گئیں وہ ان کی شخصیتوں کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے اعمال اور خاص کر اللہ تعالیٰ کے لئے ان کی قربانیوں اور دین کے راستہ میں ان کی محنتوں کی وجہ سے فرمائی گئیں۔ آج بھی جو کوئی اللہ کی وہ مدد یں چاہے وہ ان کے اعمال اور ان کی قربانی اور محنتوں کے راستہ پر پڑجائے وہ اللہ جل جلالہ کی مدد کو آتا ہوا خود آنکھوں سے دیکھ لے گا۔

تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ، ص:۱۷۰

مولانا شاہ محمد یعقوب مجددی رحمۃ اللہ علیہ

(م:13 ربیع الاول 1390ھ/20 مئی 1970ء)

1- توفیق عابدوں سے چھن جاتی ہے تو ایسا گرتے ہیں کہ کوئی حد نہیں۔ اللہ جس کو بلندی دیتا ہے وہ خطرہ میں پھنستا چلا جاتا ہے، بلند لوگ ہی خطرہ میں رہتے ہیں کہ ذرا سی غفلت ہوئی اور شیطان کا حملہ ہوا۔ ان کے اوپر جو فکر طاری رہتی ہے وہ بہت بڑی فکر ہے، فکر میں جب لذت ملنے لگتی ہے تو اس کا نام تفکر نہیں تیقن ہے یہ ترقی کا باعث ہے۔ صحبتے با اہل دل، ص:۲۸۸

2- جب دوا اور مرض کا احساس نہ ہو تو کوئی کتنے ہی خلوص کے ساتھ عمدہ سے عمدہ نسخہ اور بنی بنائی دوائی پیش کرے لوگ قدر نہیں کرتے ہیں۔

صحبتے بااھل دل، ص:٥٩

3- آخرت اور جنت مقصود اور نتیجہ ہے اور بڑھاپا اور موت اس کا ذریعہ اور پل ہے، اس لئے مجھے تعجب ہوتا ہے جب کوئی بڑھاپے کی شکایت کرتا ہے اور بڑے درد و حسرت سے کہتا ہے کہ اب مرنا ہی باقی ہے اور موت تو آنی ہے۔ وہ لڑکوں اور جوانوں کو حسرت سے دیکھتا ہے کہ کبھی میں بھی ایسا تھا، اس کی مثال تو ایسے ہے کہ جیسے کوئی کسان خوشی خوشی کھیتی کرے، جب غلہ کاٹنے اور غلہ اٹھانے کا وقت آئے تو رنجیدہ اور مایوس ہو حالانکہ یہ ساری محنت و مشقت اسی دن کے لئے تھی اب اس کا افسوس کیوں؟ اب تو غلہ اٹھانے اور گھر لے جانے کا وقت آیا۔

صحبتے بااھل دل، ص:٦٣

4- ایسے آدمی کے لئے جو دنیا کی رفتار پر کچھ بھی مؤثر نہیں ہوسکتا اخبار بینی کا انہماک اضاعت وقت نہیں تو اور کیا ہے؟ البتہ جو لوگ مؤثر ہوسکتے ہیں اور جو کسی اصلاح

اور مقصد کے لئے اخبار دیکھتے ہیں ان کے لئے اخبار بینی موجب ترقی اور باعث ثواب ہوسکتی ہے۔ صحبتے با اہل دل، ص: ۶۵

5- اللہ تعالیٰ جب کوئی مصیبت ڈالتا ہے تو اس سے پہلے صبر وشکر کی قوت اور یقین کی نعمت عطا فرماتا ہے ورنہ مصیبت کا تحمل مشکل ہے۔

صحبتے با اہل دل، ص: ۷۳

6- دعاؤں کے جو مضامین اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو تلقین فرمائے ان سے پہلے قبولیت کا فیصلہ فرما لیا، جس طرح کوئی حاکم جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو امیدوار کو خود ہی عرضی کا مضمون لکھوا دیتا ہے یہ صرف ادعیہ ماثورہ کی خصوصیت ہے بزرگوں سے جو دعائیں منقول ہیں وہ اس مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتیں۔

صحبتے با اہل دل، ص: ۷٤

7- بندگی اور اپنے کو مٹانا سب سے اونچا مقام ہے۔ بے نفسی، خود انکاری اور اپنے کو خاک وخس وخاشاک سمجھنے سے بڑھ کر کوئی مرتبہ اور کمال نہیں۔

صحبتے با اہل دل، ص: ۸۸

8- بہت دن تک صبر کی حقیقت پر غور کرتا رہا، تفسیریں بھی دیکھیں، تشفی نہ ہوئی، پھر ذہن میں آیا کہ بڑے آرام کے لئے چھوٹی تکلیف برداشت کرنا یہی صبر کی حقیقت ہے۔

صحبتے با اہل دل، ص: ۱۰۵

9- جو چیز مفت مل جاتی ہے اس کی قدر نہیں ہوتی، بڑے بڑے معارف اور حقائق بے محنت ومشقت مل جائیں تو ان کی وقعت ہی نہیں رہتی اور محنت کر کے یہی پانی جو بہا پھرتا ہے حاصل ہو تو اس کی بھی قدر اور حفاظت ہوتی ہے۔

صحبتے با اہل دل، ص: ۱٤۲

10- قرآن مجید مشیخت اور بزرگی کی نفی کرتا ہے وہ سب کو بندہ اور خدا کا محتاج ثابت کرتا ہے، وہ صاف اعلان کرتا ہے:

﴿ يَآ أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ

الْحَمِیْدُ

الفاطر:۱۵

''اے لوگو! تم محتاج ہو اللہ تعالیٰ کی طرف اور اللہ وہی بے نیاز ستودہ صفات ہے''

صحبتے با اھل دل، ص:۱۴۷

11- استعداد ہر شخص کے اندر موجود ہے صرف اس کو ترقی دینے کی ضرورت ہے۔

صحبتے با اھل دل، ص:۱۵۰

12- دعا کی قبولیت کے لئے بزرگی شرط نہیں دل شکستگی شرط ہے۔

صحبتے با اھل دل، ص:۱۵۲

13- ایک چیز سمجھنے کی ہے وہ یہ کہ جہاں آپ بیٹھے ہیں اس کو سمجھ لیں کہ اس کا کیا حق اور کیا آداب ہیں؟ پھر کسی نصیحت اور وعظ کی ضرورت نہیں، صرف مکان اور زمان کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ صحبتے با اہل دل، ص:۱۵۵

14- مجھے بحث ومناظرہ کا یہی طریقہ پسند ہے کہ بغیر دل آزاری اور ضد ونفسانیت کو ابھارنے والی باتوں سے پرہیز کرتے ہوئے اپنی بات سمجھانے اور دل نشین کرنے کی کوشش کی جائے۔ صحبتے با اہل دل، ص:۱۶۹

15- مقصد تخلیق کو بھلا کر ایسی تعلیم میں منہمک ہو جانا جو موت کے بعد کام آنے والی نہیں، لوگ بڑی عقل مندی اور ترقی سمجھتے ہیں، اس تعلیم میں کوئی حرج نہیں، ضرورت کے لحاظ سے اس کو اختیار کیا جاسکتا ہے، مگر اس کو کمال اور ترقی سمجھنا بے جا ہے۔

صحبتے با اھل دل، ص:۱۷۰

16- ایک مرتبہ ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ کئی سال سے طبیعت تقریروں سے اچاٹ ہے، تقریر کے نام سے بخار سا چڑھتا ہے، پہلے یہ کیفیت نہ تھی، اس پر فرمایا:

''لوگوں میں طلب واستقبال ہوتا ہے تو طبیعت میں انشراح پیدا ہوتا ہے اور مضامین کی آمد ہوتی ہے ورنہ انقباض پیدا ہوتا ہے،

دراصل حاضرین ومخاطبین ہی کا عکس متکلم پر پڑتا ہے''

صحبتے بااھل دل،ص:۱۸۰

17- ارادوں کو قابو میں رکھ کرمحل پر استعمال کرنا انسانیت ہے، ارادوں کے تابع تو جانور ہوتا ہے، جو اپنے جذبات کو قابو میں نہ رکھ سکے۔

صحبتے بااھل دل،ص:۱۸۷

18- لوگوں کو اگر کسی شرعی امر کے لئے کہا جائے تو بہت دبی زبان سے کہتے ہیں کہ سنت ہے یعنی کوئی ضروری اور اہم چیز نہیں، میں کہتا ہوں کہ یہ فعل سنت تو ہے مگر یہ لہجہ کفر ہے، زور سے عظمت کے ساتھ کیوں نہیں کہتے کہ سنت ہی جوہر ایمان اور اللہ کے رسول ﷺ کی محبت اور عظمت ہے۔

صحبتے بااھل دل،ص:۱۸۸

19- دنیا نے اپنی ترقی پر اکتفا نہیں کیا دین والوں نے اپنی حالتوں پر کیوں اکتفا کرلیا۔ بات یہ ہے کہ جس طرح دنیا کی عظمت اور وفاداری ان کے خیال میں ہے اس طرح دین کی عظمت ہمارے خیال میں نہیں ہے، اگر میں بتادوں کہ فلاں جگہ خزانہ ہے تو آپ اس کے لئے کیا کچھ نہ کریں گے۔

صحبتے بااھل دل،ص:۱۹۵

20- نرمی جتنا عمدہ کام دیتی ہے سختی نہیں دیتی ہے، بے وقت کی تیزی اور گرمی بنے بنائے کھیل بگاڑ دیتی ہے۔

صحبتے بااھل دل،ص:۲۰۳

21- خدمت میں جو لطف ہے وہ مخدومیت میں نہیں، میری کسی نے خدمت کی تو معلوم ہوا کہ کھانا تو کھا رہا ہوں مگر پھیکا، اور جب میں نے کسی کی خدمت کی تو معلوم ہوا کہ میں نے نہایت لذیذ اور چٹ پٹی چیز کھائی۔

صحبتے بااھل دل،ص:۲۰۵

22- جہالت اپنا کام کرنا نہیں چھوڑتی، انسانی فطرت اپنا کام کرتی رہتی ہے، دریا پر پل

باندھا جاتا ہے، پائے زمین میں گلائے جاتے ہیں، پل پہاڑ کی طرح کھڑا رہتا ہے، مگر دریا نہیں مانتا، اس کے پایوں سے ٹکراتا رہتا ہے ان کو ہلا کر گرا دینا چاہتا ہے، اس میں کامیاب تو نہیں ہوتا مگر اپنا کام نہیں چھوڑتا۔

صحبتے بااھل دل، ص:۲۵۹

23- اس دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے سب محبت کا کھیل ہے اور اس کا ظہور ہے۔ اگر ایک مکان بن رہا ہے تو یہ بھی محبت کا کرشمہ ہے، اگر ایک ٹوٹ رہا ہے تو یہ بھی محبت کا کرشمہ ہے، اگر ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہا ہے تو یہ بھی ملک وسلطنت کی محبت کرا رہی ہے، اگر چوری اور جرائم ہیں تو یہ بھی مال اور نفس کی محبت کی کارستانی ہے۔ معلوم ہوا کہ محبت ایک ایسا جوہر ہے جو انسان کو کہیں سے کہیں پہنچا دیتا ہے۔ فرد کو فرد سے ملانے والی، افراد کو مجموعہ کی شکل میں لانے والی، ایثار وقربانی پر آمادہ کرنے والی شہادت کا شوق دلانے والی محبت ہی ہے۔

صحبتے بااھل دل، ص:۲۹۸

24- آج ہمارے نوجوان نوشہ کیسی کیسی آرائش کر کے آتے ہیں تاکہ خوبصورت معلوم ہوں، خوبصورت تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، کالا رنگ، موٹے موٹے ہونٹ، لیکن یہ درجہ کہ ان کے جوتے کی چاپ جنت میں سنی گئی، خوبصورت بننا ہو تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی زندگی اختیار کرو:

دعویٰ ہو جس کو حسن کا محفل میں تیری آئے تو

صحبتے بااھل دل، ص:۳۰۲

25- میرا تو یہ حال ہے کہ میرے قدم تو موت پر پڑ رہے ہیں اور میرا رخ اب ادھر ہی ہے، مجھے اب کوئی آرزو اور تمنا نہیں بس ایک ہی تمنا ہے:

اسی تمنا میں عمر گزری کہ یار ہم سے تو آملے گا

نہ ہم نے جانا کہ وصل کیا ہے نہ ہم سمجھے وصال کیا ہے

صحبتے بااھل دل، ص:۳۴۹

مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(م: 1396ھ)

1- بدعت کہتے ہیں مقاصد شرعیہ کے بدلنے کو، غیر مقصود کو مقصود بنا دے یا مقصود کو غیر مقصود بنا دے۔

مجالس مفتی اعظم رحمہ اللہ، ص: ٦٧

2- یقین کیجئے کہ عبادات کا جو طریقہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اختیار نہیں کیا وہ دیکھنے میں کتنا ہی دل کش اور بہتر نظر آئے وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اچھا نہیں۔

مجالس مفتی اعظم رحمہ اللہ، ص: ٦٩

3- دنیا کا تجربہ اس بات کا گواہ ہے کہ نرا قانون کبھی کسی قوم کی اصلاح نہیں کر سکا اور جب تک قانون کی پشت پر ایک مضبوط روحانی عقیدہ نہ ہو ظلم و استحصال کو نہیں روکا جا سکتا۔

مجالس مفتی اعظم رحمہ اللہ، ص: ٧٣

4- دنیا کے مسلمات اور علوم متعارفہ میں سے ہے کہ کوئی چیز خواہ کتنی ہی محبوب اور بہتر ہو، جب حدود سے تجاوز کرتی ہے تو مضر اور آفت ہو جاتی ہے، پانی اور ہوا انسان کے لئے مدار حیات ہیں لیکن ذرا اعتدال سے زائد ہو جاتی ہیں تو یہی چیزیں مہلک ہو جاتی ہیں۔

مجالس مفتی اعظم رحمہ اللہ، ص: ٩٣

5- اسلام کام سے پھیلا ہے، اسلام نام و نمود سے نہیں پھیلا اور کام بھی وہ جو خلوص کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ کے واسطے تھا۔ مجالس مفتی اعظم رحمہ اللہ، ص: ٩٩

6- یہ نہ سمجھو کہ یورپ دہریہ پن اختیار کر کے ترقی کر رہا ہے وہ ترقی کیا ترقی ہے کہ دل کو چین نصیب نہ ہو، ترقی کا حاصل تو یہ ہے کہ دل کو سکون واطمینان ملے اور وہی نہ ملا تو یہ کیا ترقی ہوئی۔ زحمت ومشقت ہے اور کچھ نہیں، دیکھ لو کسی ملک کو چین نہیں راحت وچین اگر ہے تو وہ صرف اسلام میں ہے۔

مجالس مفتی اعظم رحمہ اللہ،ص:۱۱۰

7- مال کی قدر کرو، مال دنیا کی زندگی کا سہارا ہے، اس کو ہوش عقل کے ساتھ خرچ کرو اور اگر خرچ کرنے ہی کا جوش ہے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دو، اس میں حوصلہ آزمائی کرو۔

مجالس مفتی اعظم رحمہ اللہ،ص:۱۳٤

8- تم شریعت پر چل کر دیکھو ان شاء اللہ سب تمہاری عزت کریں گے، جس کی واضح دلیل یہ ہے کہ جو پکے مسلمان ہیں، انگریز، ہندو، پارسی وغیرہ سب ان کی عزت کرتے ہیں تم دین پر قائم رہو، ساری قومیں تمہارے لئے مسخر ہو جائیں گی۔

مجالس مفتی اعظم رحمہ اللہ،ص:۱٦٧

9- اگر بڑا چھوٹوں سے مشورہ کیا کرے تو ان شاء اللہ غلطیوں سے محفوظ رہے گا، چہ جائیکہ چھوٹا اپنے بڑوں سے مشورہ کرے، وہ تو بدرجہ اولیٰ محفوظ ہوگا۔

10- آج کل سلامتی عزلت اور یکسوئی میں ہے اور اس میں یہ نیت ہونی چاہئے کہ میرے شر سے وہ اور ان کے شر سے میں بچا رہوں۔

11- حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کسی سے کسی قسم کی بھی توقع مت رکھو، یہ بات دین ودنیا کی راحت کا گر ہے، جس شخص کی یہ حالت ہوگی وہ افکار وہموم سے نجات پائے گا۔

12- محض دوسروں کے اعتماد پر کام چھوڑ دینے سے وہ کام اکثر مکمل نہیں ہوتا۔

مجالس مفتی اعظم رحمہ اللہ،ص:۲۲۸

13- کسی پر بوجھ ڈال کر اس کے یہاں کھانا پینا نہ چاہئے، اس بات کو عمر بھر یاد رکھنا۔

14- بیوی کی تھوڑی بہت بدخلقی کو گوارا کر لینا چاہئے، کیا عجیب بات ہے کہ وہ شادی

ہوتے ہی سارے اعزہ واقارب کو چھوڑ کر شوہر کے لئے وقف ہو جاتی ہے۔

15- دوسروں پر ہنسنا نہ چاہئے، اکثر دیکھا ہے جو جس پر ہنسا خود اس عیب یا مصیبت میں مبتلا ہوا۔

محالس مفتی اعظم رحمہ اللہ، ص:۲۲۹

16- آدمی قناعت پر اکتفا کرے اور ضروری سامان کے ساتھ رہے تو تھوڑی آمدنی میں بھی رہ سکتا ہے اور فرض منصبی کو بھی ایسا ہی تقویٰ والا ادا کر سکتا ہے۔

محالس مفتی اعظم رحمہ اللہ، ص:۲۳۲

17- انسان کا ظاہر اس کے باطن میں مؤثر ہوتا ہے، اگر کوئی غم کی شکل بنائے تو تھوڑی دیر بعد دل میں حزن کی کیفیت محسوس ہوگی۔

محالس مفتی اعظم رحمہ اللہ، ص:۲۵۱

18- باطنی عیوب پر مطلع ہونے اور ان کی اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کو لوگوں میں جو بات بری اور قابل اعتراض نظر آئے اس کو اپنے نفس میں ٹٹولیں کہ کہیں میرے اندر تو یہ عیب نہیں اگر اس کا کچھ احساس ہو تو فوراً اس کی اصلاح کا اہتمام کریں۔

محالس مفتی اعظم رحمہ اللہ، ص:۲۷٤

19- ناجائز کاموں اور گناہوں سے بچنے کے لئے بعض جائز کاموں کو بھی ترک کرنے کی عادت ڈالی جائے ایسے مجاہدات خود مقصود نہیں ہوتے، جب نفس پر قابو پالینے کا اطمینان ہو جائے ترک کر دیئے جاتے ہیں۔

محالس مفتی اعظم رحمہ اللہ، ص:۲۷۹

20- مجھے عاصی سے اتنی نفرت نہیں جتنی مدعی تقدس سے ہوتی ہے۔

21- غلطی کی تاویل بہت بری ہے، عذر کے ساتھ معافی چاہے تو پرواہ نہیں۔

محالس مفتی اعظم رحمہ اللہ، ص:۲۹۸

22- دوسروں کے عیوب دیکھنے کے بجائے اپنے عیب کے دور کرنے کی فکر کرو تو بہ کرلو۔ اگر اپنے عیوب نظر آنے لگیں تو دوسرے کے عیوب باوجود نظر آنے کے اس کی

طرف نظر جا ہی نہیں سکتی کسی کا سارا بدن زخموں سے چور ہو تو دوسرے کی پھانس یا تراش اس پر کیا اثر کرے گی۔

محالس مفتی اعظم رحمه الله،ص:٤٢٥

23- صبر کا ادب یہ ہے کہ زبان کو شکوہ وشکایت سے روکا جائے اور سوائے حق تعالیٰ کے اپنی مصیبت کسی کے سامنے بیان نہ کرے۔

محالس مفتی اعظم رحمه الله،ص:٤٣٤

24- توکل ترک اسباب نہیں، ترک رویت اسباب ہے (یعنی توکل اسباب چھوڑنے کا نام نہیں اسباب تو اختیار کرے مگر اسباب پر نظر اور بھروسہ نہ کرے بلکہ بھروسہ صرف حق تعالیٰ پر کرے اس کو توکل کہتے ہیں)

محالس مفتی اعظم رحمه الله،ص:٤٦٩

25- آدمی کو چاہئے کہ خدا سے صحیح تعلق پیدا کرے، پھر اللہ تعالیٰ بڑے متکبروں اور فرعونوں کی گردنیں اس کے سامنے جھکا دیتے ہیں۔

محالس مفتی اعظم رحمه الله،ص:٤٨٧

26- تعظیم کا نام ادب نہیں، ادب نام ہے راحت رسانی کا، استادوں کا ادب واحترام نہ کرنے کی وجہ سے علم میں سے خیر و برکت اٹھ جاتی ہے، عادۃ اللہ یہی ہے کہ استاد خوش وراضی نہ ہو تو علم نہیں آسکتا۔

محالس مفتی اعظم رحمه الله،ص:٥٠٦

27- ایسی گمنامی کے ساتھ زندگی بسر کرو کہ کام تو سب ہوں مگر کسی کو خبر نہ ہو۔

28- خشوع وتواضع کے آثار یہ ہیں کہ جب چلے گردن جھکا کے چلے، بات چیت میں معاملات میں سختی نہ کرے، غصہ اور غضب میں آپے سے باہر نہ ہو اور بدلہ لینے کی فکر میں نہ رہے۔

29- بڑا بننے کا طریقہ یہ ہے کہ چھوٹا بنے۔

محالس مفتی اعظم رحمه الله،ص:٥٢٩

30- یہ کہنا کہ علماء وقت کے تقاضوں سے بے خبر ہیں یا وہ ان تقاضوں کی طرف توجہ نہیں دینا چاہتے، محقق اور اہل بصیرت علماء کے حالات اور تصانیف سے بے خبری کا نتیجہ ہے۔ جس کا بڑا سبب بہت سے ادھوری تعلیم والوں کا اہل علم کے نام سے معروف ہو جانا اور ناواقف عوام کا دین کے تمام معاملات میں ان پر اعتماد کر لینا ہے۔

محالس مفتی اعظم رحمہ اللہ، ص:۵۹۸

31- خوش گوار دنیا دین ہی کے ساتھ میسر ہوتی ہے، مسلمانوں کو تو شریعت سے الگ ہو کر دنیاوی ترقی نصیب ہو ہی نہیں سکتی۔

32- اسلام کا ایک حسن یہ ہے کہ اس کو اپنی اشاعت کے لئے نہ زر کی ضرورت ہے اور نہ زور کی۔

محالس مفتی اعظم رحمہ اللہ، ص:۶۰۵

33- جو دین کا پابند نہیں ہوتا اس کی دنیا کی سمجھ بھی خراب ہو جاتی ہے اور جو شخص دین دار ہوتا ہے گو تجربہ دنیا کا نہ ہو، لیکن دنیاوی امور میں بھی اس کی سمجھ سلیم ہو جاتی ہے، حلال روزی میں بھی یہی اثر ہوتا ہے، برخلاف اس کے حرام روزی سے فہم مسخ ہو جاتی ہے۔

34- اقرار خطا سے عزت اور بڑھ جاتی ہے۔

محالس مفتی اعظم رحمہ اللہ، ص:۶۰۶

35- عقل کی بات تو یہ ہے کہ انسان کو نہ قدامت پسند ہونا چاہئے نہ جدت پسند بلکہ حقیقت پسند ہونا چاہئے جو چیزیں پرانی اچھی ہیں ان کو اختیار کرے جو چیزیں نئی اچھی اور نافع ہیں ان کو اختیار کرے۔

محالس مفتی اعظم رحمہ اللہ، ص:۶۱۲

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

(م:1402ھ/1982ء)

1- ہمارے بزرگوں کا مقولہ ہے ”جو ہماری انتہاء کو دیکھے وہ ناکام اور جو ابتداء کو دیکھے وہ کامیاب، اس لئے کہ ابتدائی زندگی مجاہدوں میں گزرتی ہے اور اخیر میں فتوحات کے دروازے کھلتے ہیں، اگر کوئی فتوحات کو دیکھ کر آخری زندگی کو معیار بنائے تو وہ ناکام ہو جائے گا“

صحبتے با اولیاء، ص:۵۵

2- ”انما الأعمال بالنیات“ (تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے) سارے تصوف کی ابتداء ہے اور ”أن تعبد اللہ کأنک تراہ“ (اللہ کی عبادت یوں کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو) سارے تصوف کا منتہا ہے، اسی کو نسبت کہتے ہیں، اسی کو یادداشت اور اسی کو حضوری کہتے ہیں۔

صحبتے با اولیاء، ص:٦٤

3- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کیمیا اثر سے ایک ہی نظر میں سب کچھ ہو جاتے تھے اور ان کو کسی چیز کی بھی ضرورت نہ تھی، اس کے بعد اکابر اور حکماء امت نے قلبی امراض کی کثرت کی بنا پر علاج اور نسخے تجویز فرمائے ہیں۔

صحبتے با اولیاء، ص:٦٥

4- بڑوں کی چیزوں پر بغیر تحقیق نہ اعتراض کرنا مناسب ہے نہ عمل کرنا مناسب ہے۔

صحبتے با اولیاء، ص:۷۵

5- سالک اسے کہتے ہیں جو چلتا رہے، آخر زندگی تک آدمی کو کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

صحبتے با اولیاء، ص:۷۸

6- اوقات بہت قیمتی ہیں زندگی کا جو وقت مل گیا ہے اس کی قدر پہچاننی چاہئے۔
حدیث میں آیا ہے:

((فلیتزود العبد من نفسه لنفسه ومن حیاته لموته ومن شبابه لکبره ومن دنیاه لآخرته))

''بندے کو چاہئے کہ وہ اپنے سانسوں سے اپنے لئے، اور زندگی میں موت سے پہلے، نوجوانی میں بڑھاپے سے پہلے اور اس دنیا میں آخرت سے پہلے زادراہ تیار کرلے''

صحبتے بااولیاء، ص:۷۹

7- میرا تجربہ یہ ہے کہ روزہ سے قوت آتی ہے اور غیر رمضان میں فاقہ سے ضعف پیدا ہوتا ہے۔ صحبتے بااولیاء، ص:۸۴

8- مجھے اپنے اوپر تنقید بری نہیں لگتی بشرطیکہ اخلاص ومحبت سے ہو۔

صحبتے بااولیاء، ص:۸۵

9- ایک مرتبہ طلبہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ''طالب علمو! تم تو بہت اونچے تھے مگر تم نے خود کو ضائع کیا، کبھی ہماری صورتوں کو دیکھ کر غیر مسلم مسلمان ہوتے تھے، اب ہماری صورتوں کو دیکھ کر نفرت کرنے لگتے ہیں۔

صحبتے بااولیاء، ص:۸۸

10- آدمی کو یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ دوسرے ہمارے ساتھ کیا کررہے ہیں بلکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ مجھے شریعت، عرف وعقل اور قرابت کے اعتبار سے کیا معاملہ کرنا چاہئے۔

صحبتے بااولیاء، ص:۹۳

11- تم لوگ اپنی صورتوں کو ایسا بناؤ کہ لوگ دیکھ کر محبت کریں (پھر ایک فارسی کا شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے) اس وقت کو یاد کرو کہ تمہاری ولادت کے وقت سب ہنس رہے تھے اور تو رو رہا تھا اسی طرح تمہاری موت کے وقت یہ ہونا چاہئے کہ لوگ رو رہے ہوں اور تو ہنس رہا ہو۔ ہنستا ہوا وہی جائے گا جس نے وہاں کے لئے کچھ

تیاری کر رکھی ہوگی۔

صحبتے بااولیاء،ص:۱۲۷

12- جو چیز دل میں جم جاتی ہے اس کا کرنا آسان ہو جاتا ہے، ہم نے سنا ہے کہ سینما والے دو ٹانگوں پر کھڑے رہ کر صبح کر دیتے ہیں اگر ہم یہ کہیں کہ فلاں بزرگ نے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی ہے رات بھر تہجد پڑھتے رہے تو لوگ اس پر حیرت کرتے ہیں، اصل چیز ذوق وشوق ہے۔

صحبتے بااولیاء،ص:۱۳۲

13- بے تحقیق کسی پر حکم لگانا کسی طرح درست نہیں، اگر تمہیں کسی کے بارے میں معلوم ہے کہ یہ چور ہے تو اس کو اپنے کمرے میں نہ جانے دو، مگر بلا تحقیق حکم نہ لگاؤ۔

صحبتے بااولیاء،ص:۱۳۵

14- کبھی کبھی شیطان آدمی کو غیر اہم چیز میں مشغول کر دیتا ہے مطالعہ وتعلیم کے زمانے میں کثرت ونوافل میں مشغول ہونا کوئی اچھی چیز نہیں۔

صحبتے بااولیاء،ص:۱۴۰

15- اپنے کاموں کے لئے اوقات مقرر کرو، اس کے درمیان چھوٹے بڑے کی پرواہ نہ ہونی چاہیے بعض لوگ اخلاق کا عذر کرتے ہیں کہ اگر کوئی آجائے تو اخلاق برتنا چاہیے، میں اس کے جواب میں یہ کہتا ہوں کہ اگر اس وقت قضاء حاجت کی ضرورت پیش آجائے تو کیا اس کا عذر نہ کرو گے:

کیسے گلے رقیب کے کیا طعن اقرباء
تیرا ہی دل نہ چاہے تو باتیں ہزار ہیں

صحبتے بااولیاء،ص:۱۴۸

16- حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے ''زاد المعاد'' میں لکھا ہے کہ جو چیز جس موسم میں پیدا ہوتی ہے وہ اس میں نقصان دہ نہیں ہوتی، میری بھی یہی رائے ہے۔کسی موسمی چیز پر تنقید کرنا گویا تخلیق پر تنقید ہے، مالک کے ہر کام میں حکمت ہے بشرطیکہ اس کا استعمال

صحیح ہو، البتہ غلط استعمال سے وہ غلط شمار کی جائے گی۔

صحبتے بااولیاء، ص: ۱۵۱

17- ملازمت وغیرہ ضرور کرو حکم ہے، مگر دل اس میں نہ لگاؤ بلکہ تقدیر پر اعتماد کرو، اس صورت میں اگر تنخواہ کم ہوگی، جب بھی پریشانی نہ ہوگی، مالک (یعنی اللہ تعالیٰ) سے مانگنے کی عادت ڈالو۔

صحبتے بااولیاء، ص: ۱۵٤

18- بڑوں کی چیزوں پر اعتراض نہ کرو، اگر تمہاری عقل مانے تو مان لو ورنہ ان کو اللہ کے حوالے کرو۔

صحبتے بااولیاء، ص: ۱۵٤

19- مخالفت تو ہر ایک کی ہوتی ہے کوئی ایسا نہیں کہ سب اس کی تعریف کریں یا سب اس کی مذمت کریں، دنیا جو چاہے سمجھے، مگر اللہ سے معاملہ صاف رکھو، لوگ ہمارے ساتھ کیا کرتے ہیں یہ نہ دیکھو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے مانگو اور ان کے حقوق ادا کرتے رہو۔

لوگ سمجھیں مجھے محروم وقار و تمکین
وہ نہ سمجھیں کہ میری بزم کے قابل نہ رہا

صحبتے بااولیاء، ص: ۱۷٦

20- ہر بزرگ سے اعتقاد ضروری نہیں، مگر ان کی مخالفت نہ کرو، اگر تمہارا کسی بزرگ سے میل نہیں ہے تو ان کے پاس نہ جاؤ مگر مخالفت نہ کرو۔

صحبتے بااولیاء، ص: ۱۷٦

21- بڑوں سے انتساب اس وقت اچھا معلوم ہوتا ہے جب آدمی میں کوئی ذاتی کمال بھی ہو۔

صحبتے بااولیاء، ص: ۱۷۸

22- پریشانی کا سبب کوئی نہ کوئی معصیت ہوتی ہے۔

صحبتے بااولیاء، ص: ۱۷۸

23- اسباب ضرور اختیار کرو، مگر مالک پر نظر رکھو، دینے والا وہی ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ سبب اختیار نہ کیا جائے، گر اس کو مقصود اصل نہ سمجھو۔

صحبتے با اولیاء، ص:۱۸۸

24- اللہ جل جلالہ کے حکمتوں اور احکام کے اسرار تک کس کی رسائی ہو سکتی ہے، ہر کام میں جتنی حکمتیں پنہاں ہیں وہاں تک ہمارے ذہن نہیں پہنچ سکتے، لیکن بعض احکام کی حکمتیں آشکارا ہوتی جا رہی ہیں، جن احکام کی حکمتیں سمجھ میں نہیں آتیں ان کو فقہاء تعبدی کہتے ہیں۔

صحبتے با اولیاء، ص:۲۰۳

25- کسی کی آبروریزی بڑی سخت چیز ہے اگر کوئی کسی کو گرانا چاہے تو اس کو چاہئے کہ جواب نہ دے۔

صحبتے با اولیاء، ص:۲۰۸

26- حسد حرام اور رشک جائز ہے تم خود بڑھو اور امتیاز پیدا کرو۔

صحبتے با اولیاء، ص:۲۰۸

27- ریا صرف اس کا نام نہیں کہ لوگ بڑا سمجھیں یہ تو شرک ہے، لوگوں کے دیکھنے کے سبب سے عمل کو چھوڑ دینا بھی ریا ہے۔

صحبتے با اولیاء، ص:۲۰۹

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(م:1402ھ)

1- دین نقلی ہے عقلی نہیں، اگر دین محض عقلی اور اختراعی ہوتا تو انبیاء کرام علیہم السلام کے دنیا میں تشریف لانے کی کوئی ضرورت نہ ہوتی۔

محالس حکیم الاسلام(۱/ ۸٤)

2- اکثر اہل کمال بخیل دیکھے گئے ہیں جو چیز کمال کی ہوتی ہے اسے دوسرے کو نہیں بتاتے کہ وہ چیز ہم سے جاتی رہے گی۔ اس لئے اہل کمال اس سلسلہ میں بخیل ہوگئے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے اہل کمال جب دنیا سے رخصت ہوئے تو اپنا کمال بھی ساتھ لیتے گئے۔ دنیا میں اس کا وجود ہی باقی نہیں رہا۔ ایسے کو کمال دینا نہ دینا برابر ہے۔

محالس حکیم الاسلام(۱/ ۹٤)

3- صبر کا تعلق ہاتھ پیر سے نہیں بلکہ قلب سے ہے اور قلب کا وظیفہ یہ ہے کہ صبر کرے اور صبر کے معنی یہ ہیں کہ بندہ رضا کا اظہار کردے کہ جو کچھ من جانب اللہ ہوا وہ ٹھیک ہوا۔ باقی یہ حکم بھی ہے کہ جدوجہد کرو اور کوشش بھی کرو۔ ہاتھ پیر سے سعی بھی کرو، یہ صبر کے منافی نہیں۔ سعی کا حاصل یہ ہے کہ اس چیز کو پانے کے لئے جدوجہد کرو جو گم ہے، لیکن جو کچھ نتیجہ نکلے اس پر راضی رہے، اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہنا بھی صبر ہے، اس میں چون و چرا بالکل نہ کریں۔

محالس حکیم الاسلام(۱/ ۱۰۲)

4- بلندی کا تعلق پستی سے ہے اس لئے آدمی جتنا ہی بلند ہوگا اتنی ہی اس کے اندر تواضع ہوگی اس لئے جتنا ہی اللہ کے سامنے پست ہوگا اتنا ہی بلند ہوگا۔ تواضع کا

خاصہ ہے رفعت اور عظمت، تو جو جتنا رفیع المرتبہ ہوگا اتنی ہی اس کے اندر تواضع ہوگی۔ نبی کریم ﷺ سید البشر اور اکمل الخلائق ہیں اس لئے جتنی بھی آپ کی عظمت اور آپ کا احترام ہو وہ کم ہے، لیکن تواضع کا غلبہ یہ ہے کہ مجلس میں بیٹھ کر آپ کسی اونچی جگہ کو خود منتخب نہیں کرتے تھے، صحابہ رضی اللہ عنہم ادھر ادھر بیٹھتے ہیں بیچ میں آپ بھی بیٹھے ہیں۔

محالس حکیم الاسلام(۱/۱۲۰)

5- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں اس کی ضرورت ہے کہ شفقت سے ہو، محبت سے ہو، نرمی سے بھائی بندی کے طرز پر ہو۔ مسئلہ بھی معلوم ہو جائے اور دوسرا شرمندہ بھی نہ ہو۔ تبلیغ کا یہ جذبہ نہ ہو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر کے الگ ہو جاؤں گا یہ جہنم میں جائے یا کہیں جائے، بلکہ جذبہ یہ ہو کہ اس کو شریعت پر لانا ہے۔

محالس حکیم الاسلام(۱/۱۵٦)

6- ایک طریقہ نصیحت کا یہ ہے کہ اگر کسی کو برائی میں دیکھا جائے تو برسر مجمع اس کو نہ کہا جائے کیونکہ وہ شرمندہ اور رسوا ہوگا بلکہ تنہائی میں بلا کر نرمی کے ساتھ کہا جائے تاکہ وہ رسوا نہ ہو اور وہ منکر بھی چھوڑ دے۔

محالس حکیم الاسلام(۱/۱۵۸)

7- دین کی بنیاد ادب ہی پر ہے، اگر بے ادبی و گستاخی ہوگی تو دین خبط ہو جائے گا، اللہ کا ادب، اللہ کے رسولوں کا ادب، کتب خداوندی کا ادب، مکانات خداوندی کا ادب، یہ تمام آداب ضروری ہیں۔ اگر ادب ہاتھ سے نکل گیا تو دین ہاتھ سے نکل گیا۔

محالس حکیم الاسلام(۱/۲۰٦)

8- جس طرح تمدنی انقلابات آتے ہیں اسی طرح دینی انقلابات بھی آتے ہیں چنانچہ جب اس کا موقع آتا ہے تو انسان کے جذبات وافکار بدل جاتے ہیں یہ ذہنی انقلاب ہوتا ہے بقیہ دوسرے انقلابات اس کے تابع ہوتے ہیں۔

محالس حکیم الاسلام(۱/۲۱۸)

9- آدمی کو اتنی ہی تمنا کرنا چاہئے جتنا اس کا ظرف ہو، طاقت سے زیادہ مانگنا یہ تو فنا کا مانگنا ہے کہ میں باقی ہی نہ رہوں گا، لہٰذا گھاس صرف یہ تمنا کرے کہ میرے اندر پھول آجائیں یہ اس کے مناسب ہے پہاڑ اٹھانے کی تمنا بے کار ہے۔

مجالس حکیم الاسلام(۱/۲٤۲)

10- آدمی کتنا ہی عمل کرے مگر نجات فضل ہی سے ہوگی، کیونکہ عمل سے حق کی ادائیگی نہیں ہوسکتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حقوق لامحدود اور ہمارے اعمال محدود ہیں، اگر آدمی کتنی بڑی زندگی پائے اور عمل کرتا رہے تو پھر بھی حق نہیں ادا کرسکتا۔

مجالس حکیم الاسلام(۱/۳۰٦)

11- اگر دل میں کجی اور ٹیڑھا پن موجود ہو تو ہر چیز اور ہر بات آدمی غلط ہی سمجھتا ہے۔ کتنا ہی صحیح معنی بیان کیا جائے، وہ اوندھا ہی سمجھے گا، اس لئے کہ اس کی سمجھ ہی اوندھی ہے، یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن پاک میں نصرانی زیغ لے کر اترے تو ہر لفظ سے نصرانیت کا طریقہ معلوم ہوگا کہ سارے قرآن میں نصرانیت بھری ہوئی ہے، اگر یہودی ذہنیت لے کر آئے گا تو یہ معلوم ہوگا کہ ہر آیت سے یہودیت نکل رہی ہے، وہ وہی فائدہ اٹھائے گا جو اس کے اندر ہے۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ،ص:۱۵

12- اگر انسان کو علم وحی حاصل نہ ہو تو وہ انسان انسان نہ رہے گا، اس لئے کہ انسان کی خصوصیت اس میں نہ آئی یا نہ رہی، گو اس کی صورت انسانوں جیسی ہو اور ظاہر ہے کہ انسان نام انسانی صورت کا نہیں بلکہ انسانی جوہر کا ہے اور انسانیت کا جوہر ''علم وحی'' ہے۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ،ص:۱۷

13- مرد وہ ہے کہ جسے دیکھ کر رعب طاری ہو، مرد وہ نہیں جسے دیکھ کر شہوت ابھرے، یعنی صورت آرائی، شہوت رانی ہے اور صورت آرائی مردانگی نہیں ہے، اس لئے کہ صورت کو کہاں تک بنائیں گے، جو بگڑنے کے لئے ہی بنی ہے، بنانا اس چیز کا

ضروری ہے جو بن کر بگڑتی نہ ہو اور وہ سیرت، اخلاق فاضلہ اور علوم وکمالات ہیں۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، ص:۲۱

14- مدارس دینیہ صرف علم نہیں سکھاتے، بلکہ ملک میں امن وامان کا سامان بھی مہیا کرتے ہیں، ان مدارس کی بدولت اگر خدا ترس، متدین آدمی پیدا ہوں گے تو نہ ڈکیتی ہوگی نہ چوری نہ زنا کاری اور نہ دوسری معصیات۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، ص:۲۱

15- دانش مند کا کام یہ ہے کہ وہ صورت کے سنوارنے کے بجائے سیرت کو سنوارے اور یہی انسان کی حقیقت ہے اور رہ گئی صورت تو وہ چند روزہ بہار ہے، بڑھاپا آجائے، یا کچھ غم لگ جائے، یا کوئی فکر لاحق ہوجائے، یا کوئی بیماری لگ جائے تو سارا رنگ وروپ زائل ہوجاتا ہے۔ تو صورت درحقیقت قابل التفات نہیں، بلکہ اصل چیز سیرت ہے۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، ص:۲۲

16- دین دار حقیقی معنی میں وہی ہے کہ اس کو دنیا جہاں بھی ملے وہ اس میں سے اپنے لئے دین پیدا کرلے، یہ بدعقلی ہے کہ آدمی دین کو بھی دنیا بنالے اور دانش مندی یہ ہے کہ دنیا میں سے اپنے حق میں دین اور خیر نکال لے۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، ص:۲۵

17- جہاں دولت زیادہ ہے مصائب بھی زیادہ ہیں، اور دولت ہمیشہ رہنے والی نہیں، بیچ میں جواب دے جاتی ہے، بے وفائی کرتی ہے، تو ایسی بے وفا پر تم آخرت کے بارے میں بھروسہ کئے ہوئے ہو، آخرت تو بعد میں ہے تم دنیا تو سنبھال لو وہ لازمی نہیں سنبھلنی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک چیز چھن جائے تو ساری زندگی ختم۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، ص:۳۶

18- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور زندگی کی سیرت بالاصل نہ ملوکیت تھی نہ ریاست نہ غلبہ وقہر تھی نہ تسلط واستیلاء نہ تعیش تھی نہ تزین، نہ آرائش تھی نہ زیبائش نہ راحت طلبی

نہ آسائش بلکہ سرافگندگی، نیازکشی، عبودیت، طاعت وعبادت تھی، جس میں خوئے ذکراور بوئے فکر سمائی ہوئی تھی اور جو کچھ بھی زندگی کی نقل وحرکت تھی وہ اسی فکر دائمی اور ذکر دوامی کے رنگ میں تھی۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ،ص:۵۱

19- دنیا کی ہرقوم کاایک مزاج ہوتا ہے، یہود ونصاری کاایک مزاج ہے، مشرکین کاایک مزاج ہے، مسلمانوں کا بھی ایک مزاج ہے۔ یہ جب بھی ترقی کریں گے اپنے مزاج کے مطابق چل کر ترقی کریں گے۔ اگر ایک قوم دوسری قوم کی نقالی کرنے لگے گی کہ جیسے اس کا مزاج ہے میں بھی اس طریقے پر چلوتو وہ نہیں چلے سکے گی، اس لئے کہ طبعی طور پراس کا مزاج یہ نہیں ہے۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ،ص:۷۷

20- نصیحت کی زینت یہ ہے کہ وہ تنہائی میں ہو۔ بھرے مجمع میں کسی کو خطاب کرکے نصیحت کرنا اسے شرمندہ ورسوا کرنا ہے، اس سے بچنے کی ضرورت ہے۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ،ص:۷۷

21- ایک بندہ دعوی کرے کہ میں اللہ کا غلام ہوں اور پھراپنی مرضی بھی چلائے تو یہ اجتماع ضدین ہے۔ بندہ کا کام یہ ہے کہ اپنی مرضی اور تجویز کوتو چھوڑ دے جو انہوں نے قانون بتلادیا ہے اس پر عمل کرنا شروع کردے۔ اطاعت کاثمرہ یہ ہے کہ اس سے محبت پیدا ہوجائے۔ دنیا میں مطیع کوسب کچھ ملا ہے جو طالب ہو اور دعوی کرے اسے کبھی نہیں ملتا۔ اطاعت کاراستہ اختیار کرے تو خودبخود سب کچھ ملنا شروع ہوجاتا ہے۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ،ص:۸٤

22- نیک آدمی کوساری دنیا نیک کہتی ہے، کسی نے جاکے تو اس کو دیکھا نہیں کہ اس نے کیا کیا نیکیاں کی ہیں، خواہ مخواہ دنیا کی زبان پر یہ ہوتا ہے کہ فلاں بڑا نیک ہے۔ یہ اسی لئے کہ اللہ تعالیٰ دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتے ہیں اور بد ہمیشہ ساری

بدیاں چھپا کر کرتا ہے مگر دنیا کی زبانوں پر ہے کہ فلاں آدمی بڑا بدکار، سیاہ کار اور بے ہودہ ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، ص:۸٦

23- انسان کے اوپر اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ہیں لیکن ساری نعمتوں کی اصل اصول زندگی کی نعمت ہے، جو ہمیں عطا کی گئی ہے۔ اگر زندگی نہ ہو تو کوئی بھی نعمت نہ ہماری نافع بن سکتی ہے نہ مفید ہو سکتی ہے۔ ایک زندہ انسان ہی نعمت سے مستفید ہو سکتا ہے۔ تو ساری نعمتیں ایک طرف اور زندگی کی نعمت ایک طرف ہے۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، ص:۱۰۷

24- عزت کے بارے میں سنہری اصل یہ ہے کہ جو مقبولیت عوام سے اوپر کی طرف چلتی ہے، وہ بے بنیاد عزت ہوتی ہے، عوام میں پھیل گئی، آگے خواص میں اس کا کوئی خاص وجود نہیں، وہ عزت فرضی ہوتی ہے اور چند دنوں کے بعد زائل ہو جاتی ہے اور جو عزت خواص سے چلے اور عوام کی طرف آئے وہ حقیقی عزت ہوتی ہے۔ اس کی بنیاد خیالی اور فرضی نہیں ہوتی بلکہ قلب کی گہرائی ہوتی ہے۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، ص:۱۰۸

25- قرآن حکیم علوم و معارف کا ایک سمندر ہے اور اس میں تیرنے کا فن تعلیم ہے۔ علم سیکھ کر جب آدمی اس میں گھسے گا تو ہزاروں موتی اور علم کے جواہرات نکلیں گے۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، ص:۱۱۲

26- اگر اللہ تعالیٰ سے ڈرو گے تو سب سے ڈرنا چھوڑ دو گے اور اگر اس سے نہیں ڈرو گے تو سب سے ڈرنا پڑے گا۔ اگر اس کی عبادت کرو گے تو ہر ایک کی عبادت ترک کر دو گے اور اگر اس کی عبادت نہیں کرو گے تو در در پہ جھکنا پڑے گا۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، ص:۱۸۲

27- شریعت نے یہ تعلیم دی ہے کہ اگر کسی سے محبت کرو تو اعتدال سے اور اگر کسی سے عداوت کرو تو بھی اعتدال سے کرو، افراط و تفریط سے بچو۔ نفس کے جذبے سے نہ

محبت ہو اور نہ عداوت، اس لئے کہ اسلام کی تعلیم یہی ہے۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، ص:۱۸۲

28- دنیا میں کسی قوم کے لئے اسباب عزت چار ہوتے ہیں:

1- اس کا اپنا اساسی علم، جس سے اس کی معنویت قائم ہوتی ہے۔

2- اس کی اقتصادی اور مالی حیثیت، جس سے اس کی مادیت بنتی ہے۔

3- اس کی عرفی حیثیت، جس سے اس کا وقار قائم ہوتا ہے۔

4- اس کے اندرونی اور بیرونی تعلقات کی نوعیت، جس سے اس کے حلقۂ اثر میں وسعت اور بنیادوں میں مضبوطی آتی ہے۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، ص:۲۰۳

29- موت کے معنی فنا کے نہیں ہیں کہ آدمی موت کے آنے کے بعد فنا ہوگیا یا ختم ہوگیا ایسا نہیں بلکہ موت کے معنی منتقل ہو جانے کے ہیں کہ اس دار سے اس دار میں، اس جہاں سے اس جہاں میں، تو انتقال ایک دار سے دوسرے دار کی طرف، ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف یہ تو ہوتا رہے گا مگر انسان مٹ جائے یہ نہیں ہوسکتا، اسی لئے میں کہا کرتا ہوں کہ انسان ازلی تو نہیں لیکن ابدی ضرور ہے۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، ص:۲۱۷

30- علم کی غایت عمل ہے، علم کا جوہر تقویٰ ہے اور علم کا زیور ادب ہے۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، ص:۲٤۷

31- دنیا میں کوئی قوم کبھی ترقی نہیں کر سکتی، نہ دولت سے چاہے ارب پتی بن جائے اور نہ کوئی قوم عددی اکثریت سے ترقی کر سکتی ہے کہ اس کے پاس افراد زیادہ ہوں اور نہ کوئی محض سیاسی جوڑ توڑ سے ترقی کر سکتی ہے، بلکہ ملک اور قوم کی ترقی ہوتی ہے اخلاق اور کردار سے، جب یہ ختم ہو جائے تو سب سے بڑا تنزل کا سبب یہ ہے۔

ملفوظات حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، ص:۲۷۰

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(م:1989ء)

1- شریف آدمی جس قدر بلند ترین مراتب پر پہنچتا ہے اسی قدر اس میں عاجزی اور تواضع کی شان زیادہ پیدا ہوتی ہے اور رذیل آدمی جوں جوں اونچے درجات پر پہنچتا ہے اتنی ہی اس میں دنائت وکمینگی اور رذالت پیدا ہوتی ہے۔

صحبتے بااھل حق، ص:٤٢

2- قرآن حکیم نے ملت کے بقاء واستحکام اور مسلمانوں کی ترقی وعروج کا راز، اتفاق اور اتحاد میں رکھا ہے، جب تک مسلمان ایک رہے غالب رہے، جب سے وحدت ختم ہوئی غلبہ بھی جاتا رہے۔ آپ نبی کریم ﷺ کی تبلیغ ومساعی اور اسلام کے تدریجی ارتقاء پر نظر ڈالیں تو ہر پہلو، ہر عنوان اور اسلامی تاریخ کے ہر کامیاب دور کے پس منظر میں ملی وحدت اور اہل اسلام کا اتحاد کارفرما نظر آئے گا۔

صحبتے بااھل حق، ص:٤٣

3- رعایا حکمرانوں کا اثر لیتی ہے، بادشاہوں پر عوام کی نظریں ہوتی ہیں، بادشاہ جو رنگ چاہیں اختیار کریں، عوام بھی اپنے کو اسی رنگ میں رنگنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ کوئی فرضی بات نہیں ہے، آپ اقوام عالم کی تاریخ کا مشاہدہ کریں تو آپ کو **الناس علی دین ملوکھم** (لوگ بادشاہوں کے طرز زندگی کو اختیار کرتے ہیں) کی صداقت کی شہادت میسر آجائے گی۔

صحبتے بااھل حق، ص:٤٤

4- غرور وتکبر کا انجام ذلت ورسوائی ہوتا ہے اور عجز وانکساری اور تواضع وخاکساری سے رفعت وعزت حاصل ہوتی ہے۔ صحبتے بااہل حق، ص:٤٧

5- ہر کام میں صبر واستقلال اور استقامت سے کام لینا چاہئے، کسی نیک کام میں مخالف لوگوں کی مخالفتوں اور پروپیگنڈوں کی پرواہ کیے بغیر اپنے کام کو آگے بڑھانا چاہئے۔

صحبتے بااھل حق، ص:٤٧

6- جب چیزوں میں حلاوت ومٹھاس موجود ہوتی ہے تو ان کے حاصل کرنے پر انسان کے دل کا میلان ہوتا ہے اور ادھر طبعی رجحان غالب رہتا ہے اور ایسے امور کا انجام دینا لطف اندوز اور آسان ہوتا ہے۔ مگر ایسے کام کرنا یا ایسی چیزوں کے حصول اور ایسے فعل کا کرنا کوئی کمال نہیں، کیونکہ یہ تو عین فطرت انسانی کا تقاضا ہے۔ کمال تو یہ ہے کہ کسی کام میں حلاوت نہ ہو اور نہ ہی عذوبت ومٹھاس پیدا ہو، بلکہ طبیعت پر شاق ہو اور پھر بھی صرف خدا کی رضا کے لئے انسان کرتا رہے۔

صحبتے بااھل حق، ص:٥٣

7- صاحب فن استاذ سے اکتساب فیض، ایک معروف اور مسلم اصول ہے کسی فن کو صحیح معنوں میں سیکھنے کے لئے اس فن کے ماہر استاد کی شاگردی ازبس ضروری ہے۔ مگر آج کل کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو استاد سے پڑھے بغیر صرف اپنے مطالعہ کے زور سے علم حدیث کے دقیق اور نازک ترین مسائل میں گفتگو کرتے رہتے ہیں جو بہت بڑے وبال اور مختلف مفاسد کا پیش خیمہ ہو سکتے ہیں۔

صحبتے بااھل حق، ص:٦٤

8- محنت کیجئے اور پوری تحقیق سے کام لیں، زندگی کا کوئی اعتبار نہیں جتنا کام ہو جائے وہ اللہ کے فضل سے ایک بڑی نعمت ہے۔

صحبتے بااھل حق، ص:١١٨

9- کامیابی، فتح مندی اور رضائے الٰہی کے حصول کا واحد زینہ ''اتباع سنت'' ہے۔ صرف اور صرف یہی ایک راستہ ہے جس پر چل کر انسان دنیا اور آخرت میں درجات عالیہ حاصل کر سکتا ہے اور اسی راستے کی برکت سے انسان مدارج کمال

تک پہنچ جاتا ہے۔ سنت رسول کا راستہ مقبول راستہ ہے جو بھی اس راہ پر چلے گا وہ بھی مقبول ہو جائے گا۔

صحبتے بااھل حق، ص: ۱۲٤

10- لوگ کہتے ہیں دین کا کام مشکل ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ جتنا دین کا کام آسان ہے اس سے کوئی کام بھی زیادہ آسان نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ دین محفوظ ہے اور اس کی حفاظت اور معاونت خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے، لہٰذا ہم جب دین سے وابستہ ہو جاتے ہیں تو ہم دین کی حفاظت نہیں بلکہ درحقیقت دین ہماری حفاظت کرتا ہے۔

صحبتے بااھل حق، ص: ۱۲۹

11- اگر عمل سنت کے مطابق نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں ہوتا۔ اگرچہ فی نفسہٖ وہ کتنا اچھا کیوں نہ ہو اور نیت کتنی ہی خالص کیوں نہ ہو۔

صحبتے بااھل حق، ص: ۲۲۳

12- والدین کی خدمت سے عمر میں برکت ہوتی ہے اور اساتذہ کی خدمت سے علم میں برکت ہوتی ہے، مقصد یہ ہے کہ ان خدمات کے یہ خاصیتی اثرات ہیں جو ان پر مرتب ہوتے ہیں۔

صحبتے بااھل حق، ص: ۲۵۹

13- علم کی تحصیل میں اولین اور اہم چیز نیت ہے، ایک آدمی جب ایک کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے عزم اور نظریہ پہلے بناتا ہے۔ مقصد متعین کرتا ہے اگر یہ نیت ہو کہ آگے قبر، حساب کتاب کا مرحلہ ہے، خدا کے ہاں پیشی ہونی ہے اور اس کے عذاب سے بچنے کے لئے اس کی مرضیات کا حصول ضروری ہے اور رضا کے حصول کے لئے علم ہی ذریعہ ہے۔ اب اگر پہلے سے علم اور اپنی زندگی کا مقصد متعین کر دے تو اس کا درجہ غازی اور شہید کے برابر ہے۔ شہید وہ ہے جس کا ایک نظریہ وعقیدہ اور عندیہ ہو اور لوگ اس کے نظریہ اور عقیدہ کی مخالفت کرتے ہیں مگر یہ اس کی صداقت سے مطمئن ہوتا ہے کہ سر جائے تو جائے مگر اس نظریہ کے چھوڑنے

کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اس کا تعلق دل سے ہے یہ دل میں رچ جاتا ہے۔

صحبتے بااھل حق، ص: ۲۷۲

14- بادشاہی ملی تو فرعون و نمرود کی نیابت ملی، وزیر ہوا تو ہامان کے قائم مقام ہوا۔ فوجی جرنیل ہوا تو رستم کی جانشینی ملی، لیکن اس سے نبوت کی نیابت اور حضور ﷺ کی سنت کی سعادت حاصل نہیں ہوسکتی اور نہ یہ عہدے اور مناصب سنت رسول ﷺ کے مقام و عظمت تک پہنچ سکتے ہیں۔

صحبتے بااھل حق، ص: ۲۷۳

15- کھڑے بیٹھے ہر شخص کو سلام کہیں کہ یہ تو ہمارا ایک دوسرے سے پہلا معاہدہ ہے کہ میری طرف سے مجلس میں آنے پر تمہارے لئے سلامتی ہے، یعنی میں کوئی بدخواہ، جاسوس یا مخبر نہیں ہوں۔ تمہارے خلاف شر و فساد نہیں کروں گا، تو یہ ایک معاہدہ اور حلف وفاداری ہوا۔ اسلام نے باہمی معاشرت کا پہلا سبق کتنا عمدہ دیا کہ آتے ہی وہ اعلان کرتا ہے کہ میری طرف سے تمہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔ دو چار لمحے بیٹھنا بھی تمہاری خیر خواہی میں ہوگا۔ جاتے وقت پھر سلام کہتا ہے گویا جو باتیں مجلس سے مخصوص تھیں اس میں بددیانتی نہ کروں گا، امانت مجلس کا لحاظ رکھوں گا تو جاتے وقت وعدہ کیا کہ مجھ سے غیبت، چغلی یا بدخواہی کی توقع نہ کرنا، سامنے بھی اور پیچھے بھی سلامتی ہے تم پر۔ ساری دنیا کے مذاہب اور معاشرتی تحریکیں ایک طرف اور اسلام کے امن و سلامتی کی رعایت کے قوانین اور آداب ایک طرف۔

صحبتے بااھل حق، ص: ۳۵۲

مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

(م:1420ھ)

1- ادب ادب ہے، خواہ وہ کسی مذہبی انسان کی زبان سے نکلے، کسی پیغمبر کی زبان سے ادا ہو، کسی آسمانی صحیفے میں ہو، اس کی شرط یہ ہے کہ بات اس انداز سے کی جائے کہ دل پر اثر کرے، کہنے والا مطمئن ہو کہ میں نے بات اچھی طرح کہہ دی، سننے والا اس سے لطف اٹھائے اور اس کو قبول کرے۔

قافلہ ادب اسلامی (جلد ۵، شمارہ ۳۔۴)، عالمی رابطہ ادب اسلامی، پاکستان

2- تقدیر الٰہی نے ہمارے لئے جس دور کا انتخاب کیا اس کی ذمہ داریاں بہت ہیں، لیکن اس کا انعام اور سرفرازیاں بھی بڑھ چڑھ کر ہیں۔ زمانہ کی شکست مردوں کا کام نہیں، جو وقت باقی رہ گیا ہے اس کی تیاری میں صرف کیجئے، زمانہ کی نزاکت اور اپنے کام کی عظمت سمجھئے اور اپنے آپ کو قیمتی اور کارآمد بنایئے، تاکہ امت کے لئے قیمتی اور کارآمد ثابت ہوں۔

پاجا سراغ زندگی، ص:۱۲۷

3- مدرسہ کے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ سے یوں مخاطب ہوتے ہیں:

''اگر آپ نے اس کا مفہوم یہ سمجھ لیا کہ ہم تعلیم سے فارغ ہو گئے۔ اب ہمیں تعلیم و تربیت کی کوئی ضرورت نہیں تو بلا کسی حجاب و تردد کے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ آپ نے کچھ بھی نہیں سیکھا اور آپ کا ارادہ اپنے مقصد میں بالکل ناکام ہے اور ہم لوگ بالکل ناکام ہیں، لیکن جیسا کہ مجھے یقین ہے کہ آپ نے فارغ ہونے کا یہ مفہوم نہیں سمجھا، بلکہ فارغ ہونے کا مفہوم آپ کے نزدیک بھی یہ ہے کہ

آپ اس قابل ہو گئے کہ کتابوں کو ہاتھ لگا سکیں اور حسب ضرورت ان سے استفادہ کر سکیں بلکہ یوں کہا جائے کہ آپ کو اب علم کے حاصل کرنے کی کنجی دے دی گئی تو زیادہ صحیح ہوگا۔ آپ اس کنجی کے ذریعے ہر قفل کو کھول سکتے ہیں اور علم کے خزانے اپنے پاس جمع کر سکتے ہیں۔ آپ اس کنجی کو جتنا ہی استعمال کریں وہ اس قدر کام دیتی چلی جائے گی''

پاجا سراغ زندگی، ص: ۲۰۔۲۱

4- اصل فیصلہ کن چیز، ملتوں اور قوموں کی تقدیر کو بدلنے والی حقیقت، ممالک کا سیاسی وجنگی نقشہ یکسر تبدیل کرنے والی طاقت قلت وکثرت کا تناسب اور تسلیم شدہ صورت حال نہیں ہوتی، اصل انقلاب انگیز طاقت اور ناممکن اور ممکن بنانے والی چیز اس ہستی کا وجود ہے جو عزم وایمان کی خارق عادت طاقت سے سرشار ہو، صورت حال کو یکسر تبدیل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار اور اس کی راہ میں ہر طرح کی قربانی وجاں نثاری، خطر پسندی ومہم جوئی کے لئے مضطر وبے قرار ہو، اقبال نے اسی حقیقت کو اپنے خاص انداز میں اس طرح بیان کیا ہے:

مثل کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درخت طور سے آتی ہے بانگ لاتخف

صحبت پیر روم سے مجھ پر ہوا یہ نکتہ فاش
لاکھ حکیم سر بجیب ایک کلیم سر بکف

کاروان زندگی (۲۷/۳)

5- طلبہ اور مسلم نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''اس وقت آپ کو اپنی ذہانت کا ثبوت دینا ہے اور علم کا وہ نمونہ اور معیار سامنے لے کر آنا ہے جو زبان کے اعتبار سے، اسلوب کے اعتبار سے، مواد کے اعتبار سے، مطالعہ، مذاہب اور تقابل ادیان

کے اعتبار سے متوجہ کرنے والا ہو جس کو دیکھ کر زمانہ خود اس بات کا اعتراف کرے کہ آپ نے ایسی چیز سامنے رکھ دی جو واجب الاعتراف ہے۔ میں اس بات کو پھر دہراؤں گا کہ زمانہ بہت سی نئی چیزوں کا طالب ہے اور ان چیزوں سے بہت نازک اور اہم چیزوں کا طالب ہے جن کا ہمارے اسلاف سے طالب تھا:

نگهه بلند، سخن دل نواز، جان پرسوز
یهی هے رخت سفر میر کارواں کے لئے

پاجا سراغ زندگی، ص:۸۹۔۹۰

6- اگر آپ محنت سے پڑھیں گے اور خاص طور پر عربی زبان اور عربی و دینی علوم میں اگر آپ یہاں رہ کر پختگی پیدا کریں گے تو پھر جامعہ، چاہے اس کی بڑی بڑی عمارتیں نہ ہوں، اور جامعہ کی شان نظر نہ آتی ہو تو کچھ حرج نہیں، آپ جامعہ ہیں۔

نشان منزل، ص:۱۹

7- آج کا دور علم کا دور ہے، تعلیم کا دور ہے، تصنیف وتالیف کا دور ہے، تحقیق اور نقد واحتساب کا دور ہے۔ نبی الامی ﷺ پر جو پہلی وحی نازل ہوئی اس میں بھی قلم کو ذریعہ تعلیم بتایا گیا ہے:

﴿الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾

(العلق:٤۔٥)

ان کی امت کو بھی صاحب قرطاس وقلم ہونا چاہئے اور معلم الامم ہونا چاہئے اور ادب وادبی رجحانات اور ادبی افکار کی نگران ومحتسب ہے اور پورے عالم کی ذہنی وفکری قیادت کی ذمہ دار ہے۔

کاروان زندگی(۳/۲۳۳۔۲۳٤)

8- نوجوان علماء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"آپ کے پاس جو دولت ہے اس سے دنیا کا دامن خالی ہے۔

آپ کے سینہ میں علوم نبوت ہیں اور وہ حقائق ہیں جو دنیا میں گم ہو چکے ہیں اور جن کے گم ہونے سے آج عالم میں اندھیرا ہے۔ اضطراب وانتشار ہے۔ شر وفساد ہے۔ آپ اپنے ان سادہ کپڑوں، ان حقیر جسموں اور اس خالی جیب ودامن پر نظر نہ رکھیں۔ آپ دیکھیں کہ آپ کا سینہ کن دولتوں سے معمور اور آپ کے اندر کیسا بدر کامل مستور ہے"

پاجا سراغ زندگی، ص:۱۰۳

9- قرآن نے نازل ہو کر علم کو ایسا عزت ووقار بخشا ہے اور علماء کی ایسی قدر ومنزلت بڑھائی جس کی سابقہ صحیفوں اور قدیم مذہبوں میں کوئی نظیر نہیں ملتی اور اس نے علم وعلماء کی ایسی تعریف کی جس کے ذریعہ اس نے انہیں انبیاء علیہ السلام کے درجہ کے نتیجے اور تمام بشری درجات وطبقات کے اوپر پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الزمر: ۹)

تہذیب وتمدن پر اسلام کے اثرات واحسانات، ص:۱۰۱-۱۰۲

10- علماء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"آپ کے پاس نبوت محمدی ﷺ کے علماء کے پیش کئے ہوئے جو حقائق ہیں ان کو اپنی کم نظری سے پیش کرتے ہوئے آپ شرماتے ہیں کہ زمانہ سائنس اور سیاسیات اور اقتصادیات کی ترقی کا ہے، لیکن دنیا کا یہ حال ہے کہ آج وہ انہیں کے لئے بے تاب اور چشم براہ ہے، آج قومیں ان لوگوں کے انتظار میں ہیں جو ان کو زندگی کا نیا راستہ بتائیں اور محمد ﷺ کا پیغام حیات سنائیں"

پاجا سراغ زندگی، ص:۱۰۸-۱۰۹

11- حضرت محمد ﷺ کی بعثت کا مقصد دنیا کو جنت کی بشارت اور عذاب آخرت کی وعید پہنچانا تھا۔ آپ داعی الی اللہ اور سراج منیر بن کر آئے تھے کہ ساری دنیا کو روشن کریں۔

آپ مبعوث فرمائے گئے تھے کہ دنیا کو بندوں کی بندگی سے نکال کر صرف خدا کی بندگی میں داخل کریں۔ تمام لوگوں کی مادی زندگی کو کال کوٹھری سے نکال کر دنیا وآخرت کی وسعتوں میں پہنچا دیں، مذاہب وادیان کی ناانصافیوں اور زیادتیوں سے نجات دے کر اسلام کے انصاف سے متمتع ہونے کا موقع دیں۔ آپ کا کام نیکی کی ترغیب دینا، بدی سے منع کرنا، صاف وپاک چیزوں کو حلال، گندی وناپاک چیزوں کو حرام قرار دینا اور ان بندشوں و بیڑیوں کو توڑنا تھا جو انسانوں نے اپنی نادانی سے یا مذاہب اور حکومتوں نے زبردستی سے لوگوں کے پاؤں میں ڈال رکھی تھیں۔

انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر، ص:۹۱

12- پیغمبروں کا یہی کارنامہ ہے کہ انہوں نے صالح افراد تیار کیے۔ خدا سے ڈرنے والے، انسانوں سے محبت کرنے والے، دوسروں کے لئے تکلیف اٹھانے والے، اپنے پرائے کے معاملے میں انصاف کرنے والے، سچ بولنے والے، حق کا ساتھ دینے والے، مظلوم کی مدد کرنے والے، دنیا کے کسی فرد، کسی ادارہ اور کسی تربیت گاہ نے ایسے صالح افراد تیار نہیں کیے، دنیا کو اپنی ایجادوں پر ناز ہے۔ سائنس دانوں کو اپنی خدمات پر فخر ہے، لیکن پیغمبروں سے بڑھ کر انسانیت کی خدمت کس نے کی۔ ان سے زیادہ بیش قیمت چیز کس نے دنیا کو عطا کی۔ ان افراد نے دنیا کو گلزار بنا دیا، ان کی وجہ سے دنیا کی ہر چیز کارآمد بن گئی اور ہر دولت ٹھکانے لگی۔ آج بھی دنیا میں جو نیکی کا رجحان، جو سچائی، انصاف اور انسانیت کی محبت پائی جاتی ہے وہ انہیں پیغمبروں کی کوشش اور تبلیغ کا نتیجہ ہے۔

تعمیر انسانیت، ص:۹۹۔۱۰۰

13- انسان کے لئے سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ وہ اپنی حقیقت کو سمجھے، اپنی حیثیت کو پہچانے اور یہ جانے کہ یہ ساری دنیا میرے لئے بنائی گئی ہے اور انسان ہی اس دنیا کی پیدائش کا مقصد ہے۔ انسان پر خود فراموشی کا طاری ہونا ایک خطرناک بیماری ہے، جبکہ وہ یہ بھلا دے کہ وہ کس مقام پر رکھا گیا تھا اور اس کی کیا حیثیت

اور ذمہ داری ہے۔ اسے کون سا پارٹ (Part) ادا کرنا ہے اور اس کا اس عالم کے ساتھ کیا تعلق ہے۔

تعمیر انسانیت، ص: ٥٤-٥٥

14- قرآن انسانوں کو زمین میں اپنا خلیفہ قرار دیتا ہے، جسے اس کے اوامر کا نفاذ کرنا اور اس کی تعلیمات کے مطابق چلنا ہے۔ وہ محدود پیمانہ میں بااختیار خلیفہ ہے جو اپنے رب کے احکام کا پابند، اس کے آگے جواب دہ، اپنے عمل کی جزا پانے والا، اپنے ذاتی تصرف وانانیت کے لئے حساب پر مجبور اور افراط وتفریط، محدود قوت، حیات گذراں، دنیائے فانی سے دھوکہ کھانے اور اپنے جیسے انسانوں کو غلام بنانے پر سزا کا مستحق ہے۔

انسانی علوم کے میدان میں اسلام کا انقلابی وتعمیری کردار، ص: ٥٧-٥٨

15- آدمی کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس نے اپنے آپ کو اپنے دل میں کیا مقام دیا ہے، اس کا معاملہ خود اپنی ذات کے ساتھ کیا ہے، اگر کسی نے اپنے کو ذلیل وحقیر، مجبور بے بس، تہی دست و بے بضاعت اور دنیا کے بازار میں بے قیمت و بے ضرورت سمجھ لیا ہے تو اس کو دنیا سے کسی انصاف اور کسی اعزاز کی توقع نہیں کرنی چاہئے، حاتم طائی نے اسی حقیقت کو اپنے شعر میں بیان کیا ہے:

ونفسک أکرمها فانک ان تهن

علیک فلن تلقی من الناس مکرما

''اپنی ذات کی خود عزت کرو، اس لئے کہ اگر تم اپنی نگاہ میں ذلیل اور بے وزن ہو جاؤ گے تو پھر دنیا میں تمہیں کوئی بھی عزت کرنے والا نہیں ملے گا''

پاجا سراغ زندگی، ص: ۱۰۳-۱۰٤

16- داعیان دین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ماحول اور اپنے زمانہ سے واقف ہوں۔ زمانہ کی ضروریات، مقتضیات اور خطرات پر نگاہ ہونی چاہئے۔ ان کو معلوم

ہونا چاہئے کہ زمانہ کے فکری اور سماجی رجحانات کیا ہیں؟ کس طرح کی تحریکیں چل رہی ہیں، اور اسلام اور مسلمانوں کو کس کس طرف سے خطرات کا سامنا ہے۔ اس کے بغیر وہ نہ تو زندگی اور معاشرہ میں مؤثر ہو سکتے ہیں اور نہ دین کی صحیح اور مؤثر خدمت انجام دے سکتے ہیں، بقول اقبال:

جب تک نہ زندگی کے حقائق پہ ہو نظر
تیرا زجاج ہو نہ سکے گا حریف سنگ

کاروان زندگی(۳/۲٤)

17- جو چیز بری ہے وہ قیامت تک بری رہے گی اور جو چیز اچھی ہے وہ ہر زمانہ میں اچھی رہے گی۔ شرم وحیاء، تہذیب واخلاق، وفاداری، معاہدہ کی پابندی، سچائی، امانت داری، عفت وعصمت ہر دور اور ہر قسم کے حالات میں قابل تعریف اور ضروری اوصاف واخلاق رہیں گے اور ان کے برعکس اوصاف ہر جگہ اور ہر زمانہ میں مذموم اور ناپسندیدہ صفات سمجھے جائیں گے۔ خواہ عقل ان میں کسی قدر مصالح ومنافع دکھا دے اور ان کے جائز اور بعض اوقات فرض ہونے کا فتویٰ دے۔

مذھب وتمدن،ص:۱۰۸

18- ایک اعلیٰ درجہ کی بات کے لئے گفتگو کا پیرایہ بھی اعلیٰ درجہ کا ہونا چاہئے۔ آداب کلام میں اس کی بڑی اہمیت ہے، اگر ایسا نہ ہو تو بات کا حسن ختم ہو جاتا ہے۔ جس طرح ایک پرشکوہ اور حسین عمارت کے لئے ضروری ہے کہ اس کا پھاٹک بھی دیدہ زیب اور عالی شان ہو، جس کو دیکھتے ہی عمارت کی اہمیت معلوم ہو اور آدمی اندر داخل ہونے میں سہولت اور مسرت محسوس کرے۔

تبلیغ ودعوت کا معجزانہ اسلوب ص:۵۰

19- ایک داعی الی اللہ کا موقف ہمیشہ داعی ہی کا موقف رہتا ہے۔ خواہ وہ دشمن کو مخاطب کر رہا ہو، یا عزیز ترین فرد خاندان کو، دعوت کا رنگ اس پر غالب رہے گا اور داعی کی شان اس میں جھلکتی رہے گی۔ خواہ صورت حال کچھ بھی ہو اور مخاطب جو بھی ہو۔

اس کی زبان دعوت کی زبان ہوگی۔ اس کے سامنے مقصد دعوت ہوگا۔

تبلیغ و دعوت کا معجزانہ اسلوب، ص: ۸۲

20- یہ عام ضمیر فروشی کا دور ہے۔ بڑے بڑے فاضل اور صاحب قلم ہیں، جن کی ذہانت اور جن کے مطالعہ کے سامنے ہماری کوئی حیثیت نہیں، لیکن ضمیر نام کی کوئی چیز ان کے ہاں نہیں پائی جاتی۔ ان کے دماغ کی جگہ پر دماغ ہے اور دل کی جگہ پر بھی دماغ ہی ہے، بلکہ ان کے پہلو میں ایک دھڑکتے دل کے بجائے ایک رواں دواں قلم رکھا ہوا ہے۔ جو سب کچھ لکھ سکتا ہے، جس کے یہاں آخرت کی جواب دہی اور ضمیر کی ملامت اور سرزنش کا کوئی سوال ہی نہیں۔ ان میں ہر زمانہ کے ساتھ بدلنے اور اس کے مطالبوں کی ترجمانی کرنے کی غیر محدود صلاحیت موجود ہے۔

پاجا سراغ زندگی، ص: ۱۵۳

21- حضور ﷺ کے اندر صنف نازک کا جو احترام، اس کے جذبات اور لطیف احساسات کا تصور اور ان کا جو لحاظ تھا وہ طبقہ نسواں کے بڑے سے بڑے وکیل اور عورت کے احترام کے بڑے سے بڑے مدعی کے یہاں نہیں ملتا، اسی طرح بڑے سے بڑے مقدس لوگوں، رشیوں اور یہاں تک کہ دوسرے پیغمبروں کی زندگی میں ملنا مشکل ہے۔ ازواج مطہرات کی دل جوئی ان کی جائز تفریحات میں شرکت، ان کے جذبات کا خیال اور ان کے درمیان آپ ﷺ عدل فرماتے تھے اس کی نظیر نہیں ملتی۔

خواتین اور دین کی خدمت، ص: ۳٤

22- پہلی چیز اخلاص ہے، آپ کسی بڑے سے بڑے بزرگ کی زندگی کا مطالعہ کریں ان کی زندگی کی تعمیر میں اخلاص کو اہم عامل پائیں گے۔ دوسری بات ایثار و قربانی اور عزم، یہ وہ طاقت ہے کہ اگر افراد میں ہوتی تو انہیں ثریا تک پہنچا دیتی ہے اور اگر ادارہ یا قوم کے اندر پیدا ہو جاتی ہے تو دنیا اس کے سامنے جھک جاتی ہے۔ تیسری بات جو ہر ذاتی ہے، انسان کا جوہر ذاتی اور اس کی قابلیت ہی وہ چیز ہے جو ہر وقت

اور ہر زمانہ میں اس کی ترقی کا واحد ذریعہ ہے۔ اگر آپ نے ان تینوں چیزوں یعنی اخلاص، جذبہ قربانی اور جوہر ذاتی کو حاصل کرلیا تو آپ کے لئے زمانہ بالکل نہیں بدلا ہے اور ہر وقت آپ کے لئے چشم براہ ہے۔

پاجاسراغ زندگی، ص:۲۲

23- پہلی چیز وہ ذاتی تعلق ہے جو مجھے اپنے اساتذہ سے ہمیشہ رہا، وہ تعلق نہیں جو ضابطہ کی خانہ پری کے لئے ہو، یہ وہ چیز ہے جس نے مجھے بہت نفع پہنچایا اور میں نے جو کچھ حاصل کیا وہ اس کا صلہ ہے، (عالم کے لئے) یہ بہت ضروری ہے کہ اس کا رجحان جس فن کی طرف ہو اس کے ماہر اور متخصص کے پاس رہ کر اس سے وہ اپنی صلاحیت کے مطابق استفادہ کرے۔

پاجاسراغ زندگی، ص:۲۴

24- آپ تاریخ کی شخصیتوں میں سے جس کا نام بھی لیں، اس کی زندگی کی تہہ تک جانے کی کوشش کریں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ اس کی شخصیت کو بنانے اور سنوارنے میں سب سے اہم چیز اس کی ذاتی محنت، اس کی فکر ولگن، مقصد کی دھن اور اس کی تڑپ تھی، یقیناً اللہ کی توفیق اور اساتذہ کی راہ نمائی بھی ضروری ہے۔

پاجاسراغ زندگی، ص:۲۴

25- انسان کو ہر وقت اس چیز کی فکر کرنی چاہئے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے، وہ آخرت کی فکر، خدا کی مرضی اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کا شوق اور جذبہ ہے۔ اگر انسان کے اندر یہ چیز نہیں ہے تو خواہ وہ بڑے سے بڑا ادیب ہو، بہت بڑا مقرر وخطیب ہو یا بہت بڑا مفسر وفقیہ ہو، اس دولت سے محروم ہی رہے گا۔

پاجاسراغ زندگی، ص:۲۴

26- تنہا انسانی قوت سے کام نہیں ہوتا، جب انسانی طاقتوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور انسان نے اپنے عجز کا اعتراف کرلیا ہے، تب اللہ کی طرف سے غیبی مدد ظاہر ہوئی ہے۔

صحبتے با اہل دل، ص:۲٦٤

27- مدارس میں تعلیم پانے والے سادہ اور محدود ماحول میں زندگی گزارنے والے طلبہ میں ایسے لوگ نکلتے رہتے ہیں جن میں بعض اوقات عقابی روح اور شاہین کا جگر ہوتا ہے، جن کی ذہانت وطباعی، جرأت وہمت، خوداعتمادی وخودشناسی، شخصیت کی دل آویزی ودل ربائی قوت تقریر وتحریر کے سامنے کسی بڑی سے بڑی ملکی یا بیرونی دانش گاہ کے فضلاء اور مغربی زبان کے ماہرین کا چراغ نہیں جلتا، وہ جس میدان کی طرف رخ کرتے ہیں، اپنی ذہنی وعلمی صلاحیت اپنی قوت عمل اور اپنے امتیاز کا نقش قائم کردیتے ہیں، جس پر اقبال کا یہ شعر صادق آتا ہے:

اسی دریا سے اٹھتی ہے وہ موج تند جولاں بھی
نہنگوں کے نشیمن جس سے ہوتے ہیں تہ وبالا

پرانے چراغ، ص: ۴۰۲

28- وقت کا تجدیدی کام یہ ہے کہ امت کے نوجوان اور تعلیم یافتہ طبقے میں اسلام کے اساسات وعقائد اس کے نظام وحقائق اور رسالت محمدی پر وہ اعتماد واپس لایا جائے جس کا رشتہ اس طبقے کے ہاتھ سے چھوٹ چکا ہے۔

نیا طوفان اور اس کا مقابلہ، ص: ۱۲

29- ہمارے طلبہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس زمانے میں کیا رجحانات کام کررہے ہیں اس وقت جو ایک عام ذہنی انتشار اور ایک قسم کی مایوسی ملت میں پھیل رہی ہے، دین کے مستقبل کی طرف سے جو بدگمانی اور بے اعتمادی پیدا ہورہی ہے، نوجوانوں میں جدید تعلیم یافتہ طبقوں میں اور حاملین دین میں اس کو دور کرنے کے لئے بہت زیادہ تیاریوں کی ضرورت ہے بہت زیادہ کاوشوں، دل سوزیوں اور دماغ سوزیوں کی ضرورت ہے، جو ہمارے اسلام نے کیں، تحقیق اور مطالعہ کا میدان بہت وسیع ہوچکا ہے، قدیم ذخیرے، بلکہ قدیم دفینے، جو پہلے علماء کے خواب وخیال میں بھی نہیں آتے تھے، وہ اب عام ہوچکے ہیں (انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کے دور میں) نشرواشاعت کے اداروں نے زمین کے جگر چاک کردیئے ہیں۔ پاجا سراغ زندگی، ص: ۸۴

30- ہر وقت اسی کی رٹ لگائے جانا اور ہر وقت اسی کا وظیفہ پڑھنا کچھ مفید نہیں کہ ہمارے اکابر ایسے تھے ہمارے اکابر ایسے تھے، کوئی ملت اور کوئی دعوت تاریخ سے نہیں چلتی تحریک سے چلتی ہے۔

ارکان اربعہ (۷۳/۳)

31- ہماری موجودہ حالت یہ ہے کہ ہم اس دین کا اور اپنی اسلامیت کا دعویٰ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ مسلمانوں کا معاملہ کرے، وہ تمام نتائج اور وعدے ہمارے سامنے بھی موجود ہوں جن کا تذکرہ ہم نے اسلامی تاریخ میں پڑھا ہے، کیا ہم یہ بھولنے اور بھلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ نتیجے طبعی اسباب اور صحیح مقدمات کے تحت رونما ہوئے تھے اور ہوتے رہیں گے، پانی اگر واقعی پانی ہے تو سیراب کرے گا، غذا اگر حقیقی غذا ہے تو وہ ضرور قوت پہنچائے گی اور دوا واقعی دوا ہوگی تو شفا کی امید اس سے کی جائے گی، آگ کی تصویر سے ہم روشنی اور گرمی حاصل نہیں کر سکتے۔

عالم عربی کا المیہ، ص:۱۲

32- ایمان وہ ہے جو اپنی قوت واثر میں حقائق سے بڑھ جائے۔ اگر ایمان زندۂ جاوید اور تازہ دم ہو تو یہ پہاڑ، یہ سمندر، یہ کائنات اس کے سامنے جھکیں گے، اور ہزاروں سال کے آزمودہ قوانین فطرت بھی اپنے خواص واصل سے ہٹ جائیں گے۔

عالم عربی کا المیہ، ص:۹۱

33- کامیابی کی صرف ایک ہی صورت ہے وہ یہ کہ ہم واقعی مؤمن بن جائیں اور ایمان کی آتش رفتہ سے پھر اپنی جانوں کو پرسوز کریں جو باطل کے ہر خس وخاشاک کو جلا سکتی ہے، جب ایمانی حرارت اور زندگی کے شعلہ کی بازیافت ہم کریں گے تاریخ اپنے آپ کو دہرائے گی۔

عالم عربی کا المیہ، ص:۹۲

34- یہ غلط ہے کہ زمانے میں کوئی جگہ خالی رہتی ہے، کبھی زمانے میں ایسا نہیں ہوا کہ کوئی جگہ پہلے سے خالی ہو اور کسی کے لئے منتظر ہو کہ جب وہ شخص فارغ ہو لے گا تو اس کی وہ جگہ اسے مل جائے گی۔ زمانہ بقائے اصلح کا قائل ہے، وہ بہت ہی حساس اور نقاد ہے، وہ صالح کے بجائے اصلح اور نافع کے بجائے انفع کو ترجیح دیتا ہے۔ زمانے کا شکوہ دراصل اپنی کمزوری چھپانے کی کوشش اور احساس کمتری کی علامت ہے۔ دنیا نہیں بدلی ہم بدل گئے ہیں۔ زمانہ آج بھی وہی ہے جو پہلے تھا۔

پاجا سراغ زندگی، ص:۱۲

35- دنیا کا کوئی علاج نہیں، سننے والے سن لیں، یاد کرنے والے یاد کرلیں، دنیا کا علاج صرف اس میں ہے کہ رسول اللہ کا دامن پکڑا جائے اور پھر وہ چراغ بھی روشن کی جائے جس سے دل کی کھوئی ہوئی چیز ملے گی، دماغ ہفت زبان ہے لیکن دل ایک زبان جانتا ہے۔ وہ انصاف اور محبت کی زبان، اس سے دنیا میں بہار آئے گی اور دنیا جنت کا نمونہ بنے گی۔

مغرب سے کچھ صاف صاف باتیں، ص:۱۲۰

36- مدرسہ سب سے بڑی کارگاہ ہے جہاں آدم گری اور مردم سازی کا کام ہوتا ہے۔ مدرسہ وہ کارخانہ ہے جہاں قلب ونگاہ اور ذہن ودماغ ڈھلتے ہیں، مدرسہ وہ مقام ہے جہاں سے پوری کائنات کا احتساب ہوتا ہے اور پوری انسانی زندگی کی نگرانی کی جاتی ہے۔ مدرسہ ایسی جگہ ہے جہاں نبوت محمدی ﷺ کی ابدیت اور زندگی کا نمو اور حرکت دونوں پائے جاتے ہیں۔ میں مدرسہ کو ہر مرکز سے بڑھ کر مستحکم، طاقت ور زندگی کی صلاحیت رکھنے والا اور حرکت ونمو سے لبریز سمجھتا ہوں۔ جب زندگی رواں اور دواں ہے تو مدرسہ میں جمود اور تعطل کی گنجائش کہاں ہے، اس کو قدم قدم پر زندگی کا جائزہ لینا چاہئے۔

قافلہ ادب اسلامی، جلد ۵، شمارہ نمبر:۳۔۴

37- انسانی ترقی کا اندازہ مردم شماری کے نقشوں اور بڑے بڑے متمدن ترقی یافتہ ملکوں کی

تصویروں سے کرنا صحیح نہیں۔ انسانیت کی ترقی ان مادی ترقیات کا نام نہیں اور محض نسل انسانی کی ترقی کو انسانیت کی ترقی نہیں کہا جا سکتا۔ انسانیت کی ترقی کا اندازہ انسانوں کے اصلاح و کردار سے ہوتا ہے اور اخلاق و کردار کا اندازہ آپس میں ملنے جلنے، ریل کے ڈبوں، پارکوں، ہوٹلوں، دفتروں اور بازاروں سے ہو سکتا ہے۔

اصلاحیات، ص: ۱٦۲

38- کوئی جسم اس وقت تک تندرست و توانا نہیں رہ سکتا جب تک اس میں نئے صاف خون کی تولید نہ ہوتی رہتی ہو، کوئی درخت اس وقت تک شاداب نہیں رہ سکتا، جب تک اس میں نئی نئی پتیاں اور کونپلیں نہ نکلتی رہتی ہوں۔ امت مسلمہ بھی ایک جسم ہے جس کو ہر دور میں نئے خون کی ضرورت ہے اس درخت کو بھی ہر موسم میں ہری بھری شاخوں اور نئی نئی پتیوں کی ضرورت ہے۔

اصلاحیات، ص: ٤٤

39- موجودہ اخلاقی کمزوریاں اور سماجی خرابیاں اس وقت تک دور نہیں ہو سکتیں جب تک کہ قوم میں اندرونی تبدیلی پیدا نہ ہو، جب تک اندرونی تبدیلی پیدا نہ ہوگی، زندگی اور اخلاق اور ملک کے عام حالات میں کوئی دھار نہیں ہوگا اور اس وقت تک لوگوں کو ان مصیبتوں سے نجات نہیں مل سکتی جو بد اخلاقیوں اور سماجی کمزوریوں کی پیداوار ہیں۔

اصلاحیات، ص: ۱۰۲

40- اندرونی تبدیلی کے لئے دنیا کی پوری تاریخ میں ''ایمان'' سے بڑھ کر کسی طاقت اور تربیت کا تجربہ نہیں ہوا ہے۔ جب تک عوام میں خدا کا یقین اور اس کا خوف اور خدائی پوچھ گچھ کا کھٹکا پیدا نہ ہوگا اخلاق اور آدمیت کا سرا ہاتھ نہیں آئے گا۔

اصلاحیات، ص: ۱۰٤

41- مغربی تہذیب کے اس عروج کے زمانے میں ہر قوم میں بڑی تعداد میں ایک ایسا طبقہ پیدا ہو گیا ہے جس کی دنیاوی مشغولیت و انہماک یا دنیا کی محبت و حرص نے ان

کی زندگی میں مذہب کے لئے کوئی خانہ نہیں چھوڑا، بڑی تلاش و جستجو کے بعد بھی مذہب کی دعوت دینے والے ان کے دل و دماغ میں کوئی ایسا چھوٹے سے چھوٹا منفذ نہیں پاتے جس سے دینی اور اخلاقی دعوت ان میں نفوذ کر سکے۔ جس طرح کسی شخص کو موسیقی کے لئے کان اور شاعری کے لئے ذوق لطیف نہ ملا ہو تو اس کے لئے موسیقی کے سارے کمالات اور دنیا کی پوری وجد آفریں شاعری بے اثر و بے سود ہے، اسی طرح جو مذہبی حاسہ سے محروم ہو چکا ہو اس کے لئے پیغمبروں کی پوری دعوت، ناصحوں کا وعظ تلقین، علم و حکمت، قصص و امثال سب ضائع ہیں، یہ دلوں کی زمین کا سب سے بنجر حصہ ہے جس کو کوئی بارش سیراب نہیں کر سکتی۔

انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر، ص:۳۳۹

42- عصر حاضر کی اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ مسلمانوں میں خود اعتمادی پیدا کی جائے، ان میں ماضی پر اعتماد، مستقبل کے بارے میں امید اور حوصلہ پیدا ہو۔ اس دین پر ان کا ایمان و یقین تازہ اور زندہ ہو جائے جس کا نام تو وہ لیتے ہیں لیکن اس کی حقیقت سے نا آشنا ہیں۔ ان کا تعلق اس دین سے زیادہ تر نسلی اور موروثی ہے اور انہوں نے اس کو بہت کم سمجھنے کی کوشش کی ہے۔

انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر، ص:۲۳

43- جاہلیت اپنے مزاج اور روح کے اعتبار سے ایک ہی ہے، جاہلیت کسی محدود زمانے کے کسی خاص وقفہ کا نام نہیں، بلکہ عقل و فکر کی ایک خاص اور متعین ساخت کا نام ہے، وہ فکری ساخت اس وقت ابھرتی ہے جب کہ انسانی زندگی کی وہ حدود اور وہ معیار باقی نہیں رہتے جو خدا نے مقرر کئے ہیں اور ان کی جگہ بنائے ہوئے وہ مصنوعی معیار آ جاتے ہیں، جن کی بنیاد وقتی خواہشات پر ہوتی ہے۔ جس کو آج دنیا اپنے ارتقائی دور میں اس طرح جھیل رہی ہے جس طرح اپنے بربریت اور جہالت کے ابتدائی زمانہ میں جھیل رہی تھی۔

انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر، ص:۲۸

44- حالات میں کوئی بڑی تبدیلی اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک کہ دنیا کی قیادت مادہ پرست اور ناخداترس انسانوں کے ہاتھ سے نکل کر ان خداشناس اور خداترس انسانوں کے ہاتھ میں نہ پہنچ جائے جو پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں اور انہیں کی ہدایات اور تعلیمات سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔

انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر، ص:۱۳

مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری رحمۃ اللہ علیہ

1- اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے عمل کرنے کو اخلاص کہتے ہیں جو بھی نیک کام کرو اسی نیت سے کرو کہ اس کے متعلق جو مجھے اللہ نے حکم دیا ہے اس پر عمل کر کے محض اللہ کو راضی کرنا مقصود ہے، دنیا کا نفع اور شہرت اور نام و نمود مقصود نہیں۔ آخرت سنور جانے کے لئے عمل کرنا ہے اور یہ جب ہی ہوتا ہے جب نیک عمل کا ثواب مل جانے کا پورا یقین ہو اور ثواب کو کام کی چیز سمجھا جائے۔

کام کی باتیں، ص:۱۳

2- اگر کوئی شخص ریا کاری سے کوئی ایسا کام کرے جو فی نفسہ نیک ہو (خواہ مالی عبادت ہو یا جانی) ریا کاری کی وجہ سے ثواب سے محروم رہے گا بلکہ ریا کاری اس کے لئے وبال ہوگی اور آخرت میں مستحق عذاب ہوگا۔

کام کی باتیں، ص:۱۷

3- جن کاموں کو لوگ خالص دنیا کا کام سمجھتے ہیں تلاش کر کے اگر ان میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا پہلو نکال لیا جائے تو ان میں بھی ثواب ملے گا۔ اگر کھانا کھانے میں یہ نیت کرے کہ اس سے جو طاقت آئے گی وہ آخرت کے کام میں لگے گی اور پیٹ میں بھوک کا احساس نہ ہوگا تو نماز بھی ٹھیک ہوگی ایسی نیت کرنے سے کھانے میں بھی ثواب مل جائے گا۔

کام کی باتیں، ص:۱۸

4- عدم الریاء کے دعویٰ میں بھی ریا ہوتا ہے، تنہائی میں عمل کر کے لوگوں سے کہتے ہیں کہ الحمد للہ بڑی پابندی سے اتنے برس سے یہ عمل جاری ہے لوگوں کو دکھانا تھوڑا ہی مقصود ہے جو سامنے کیا جائے اور اس کا ڈھنڈورہ پیٹا جائے، دیکھو ریا کاری سے

بیزاری ظاہر کرنے میں دوہری ریا کاری کر گئے، ایک تو عمل ظاہر کر دیا کہ اتنے عرصہ سے پابندی سے کر رہا ہوں، دوسرے یہ فرما دیا کہ میں ریا کار نہیں ہوں (میرے اخلاص کے معتقد ہو جاؤ)

کام کی باتیں،ص:۲۳

5- مخلوق کو راضی رکھنے کی فکر نہ کرو بلکہ خالق و مالک کو راضی رکھو، جس نے وجود دیا ہے اور زندگی بخشی ہے، آج کل لوگ مخلوق کو راضی کرنے کے لئے خالق و مالک کی نافرمانی کرتے ہیں۔ صرف اس لئے داڑھی منڈاتے اور پتلون پہنتے ہیں کہ کوئی ملا نہ سمجھے، بیوی کو پردہ اس لئے نہیں کراتے کہ کوئی دقیانوسی نہ کہہ دے۔ بس اتنی سی بات کے لئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کو تیار ہیں۔ ارے مخلوق کی بھی کوئی حیثیت ہے جسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے راضی کیا جائے، صرف خالق و مالک کو راضی کرو اس کو راضی رکھتے ہوئے جو راضی ہو جائے۔

کام کی باتیں،ص:۲٦

6- جو لوگ شہرت کے طالب ہوتے ہیں اگر ان کی شہرت ہو بھی جائے تو اچھائی کے ساتھ نہیں ہوتی، ایسے شخص کو لوگ برائی سے یاد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ارے میاں! وہ تو ریا کار ہے، برائی کے ساتھ مشہور ہونا یہ تو کوئی اچھی بات نہیں۔ یوں تو شیطان بھی مشہور ہے، شہرت وہی اچھی ہے جو اچھائی کے ساتھ ہو اور یہ اچھی شہرت انہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو شہرت کے طالب نہیں ہوتے، صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کام کرتے ہیں۔

کام کی باتیں،ص:۲۹

7- عمل بغیر علم کے نہیں اور علم بغیر محنت کے نہیں اور محنت بھی ایسی ہو کہ قلب طلب علم کے لئے فارغ ہو اور علم اس وقت نافع اور مفید ہو گا جب کہ طلب دنیا کے لئے نہ ہو۔

کام کی باتیں،ص:۳۲

8- ہر مؤمن کو چاہئے کہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے، رسول اللہ ﷺ سے اور

آخرت بنانے والے علوم واعمال سے محبت کرنا لازم وضروری سمجھے، علوم نبوت کے سامنے مال ودولت اور ہر علم وہنر ہیچ ہے اگر اہل دنیا علوم نبوت کا وزن نہ سمجھیں تو کم از کم علماء کرام کو تو اپنے علم پر بہت خوش رہنا چاہئے۔ اپنے سے زیادہ کسی کو بھی صاحب نصیب اور غنی نہ سمجھیں اور دنیا اور اہل دنیا کے سامنے ہرگز نہ جھکیں اور یہ یقین کریں کہ جو کچھ ہم کو ملا ہے نہ کسی صاحب حکومت کے پاس ہے نہ دولت مند کی تجوری میں ہے نہ کوٹھی میں ہے نہ بنگلہ میں ہے علم نبوت سب سے بڑا انعام ہے۔

کام کی باتیں، ص: ۳۵-۳۶

9- جو آدمی اس کا یقین رکھتا ہے کہ مجھے مرنا ہے اور موت کے بعد میری پیشی ہونی ہے، میری نماز بھی بارگاہ صمدیت میں پیش ہوگی وہ اچھی طرح نماز پڑھے گا اور اسے خشوع کی کیفیت حاصل ہوگی اور نفس کو خشوع کی نماز کے لئے آمادہ کرے گا۔

کام کی باتیں، ص: ۵٦

10- مؤمن بندوں کو محبوب حقیقی کے ذکر میں مزا آتا ہے اور اس سے لذت محسوس ہوتی ہے اور جو لوگ دنیا کی محبت میں پھنسے ہوئے ہیں وہ فرض نماز تک سے جان چراتے ہیں اور دس پانچ مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے بھی گھبراتے ہیں ایسے لوگ ذاکرین کو دیوانہ اور بے وقوف کہتے ہیں اور شیطان کے بہکانے اور نفس کے ورغلانے سے کثرت ذکر کے عمدہ ترین مشغلہ میں لگنے والوں کو رہبانیت کا طعنہ دیتے ہیں، قرآن مجید میں کثرت ذکر کا حکم ہے اور حضور اقدس ﷺ نے اس پر عمل کر کے دکھایا ہے اور اپنی امت کو اس کی ترغیب دی اور زندگی بھر کے احوال اور اوقات کے مطابق دعائیں سکھائیں۔

کام کی باتیں، ص: ٦۲

11- درحقیقت زبان کے اپنے ذاتی جو گناہ ہیں وہ بھی بہت سارے ہیں اور بڑے بڑے ہیں، لیکن دوسرے اعضاء سے جو گناہ صادر ہوتے ہیں ان میں بھی زبان کی شرکت ہوتی ہے، چور ڈاکو مل کر آپس میں مشورے کرتے ہیں، رشوت کے لین

دین میں بھی زبان استعمال ہوتی ہے، زنا کار مرد اور عورت کے درمیان بھی زبان سے مفاہمت ہوتی ہے۔ دھوکہ فریب دینے میں بھی زبان کی شرکت ہوتی ہے۔ اسی لئے دوسرے اعضاء اس کی خوشامد اور عاجزی کرتے ہیں کہ دیکھ تو ہماری سلامتی کو خطرہ میں مت ڈال دینا۔ دیکھو زبان گالی دیتی ہے اور بہت مرتبہ اس گالی کی وجہ سے جوتا سر پر پڑتا ہے اور زبان اپنی جگہ 32 دانتوں کے قلعہ میں محفوظ رہتی ہے۔

کام کی باتیں، ص:٦٥

12- ایمان کتنی بڑی نعمت ہے دنیا میں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ بن کر رہے اور آخرت میں دائمی جنت پائے، اتنی بڑی چیز کتنی سستی کر دی۔ اس میں کچھ خرچہ ہی نہیں اور نہ کچھ محنت اور کوشش۔

کام کی باتیں، ص:۷۱

13- درحقیقت اسلام پر چلنا بہت آسان کام ہے۔ لوگوں نے دنیاداری اور دکھلاوے کے لئے جو لوازم اپنے ذمہ لگا لئے ان کو پورا کرنا مصیبتوں کا باعث ہے۔

کام کی باتیں، ص:۷۳

14- صرف آرزو اور دعا سے کام نہیں چلتا عمل بھی کرے، دعا بھی کرے اور امید بھی رکھے ڈرتا بھی رہے۔

کام کی باتیں، ص:۷۵

15- نفس آرام طلب ہے تکلیف اٹھانے کو تیار نہیں، مزے اور لذتیں ڈھونڈتا ہے اس کو سمجھا بجھا کر ترکیب سے ساتھ لے کر چلنا چاہیے۔

کام کی باتیں، ص:۷۷

16- خوف اور امید دونوں کی ضرورت ہے نہ تو ایسی امید ہو کہ گناہ پر گناہ کرتا چلا جائے اور بے باک ہو کر گناہ کرے اور مغفرت کی امید پر جیتا رہے اور نہ ہی ایسا خوف ہو کہ امید ہی نہ رہے اور ایسا زیادہ خوف بھی نہ ہو جو حواس ظاہرہ وباطنہ کو ختم کر دے۔

کام کی باتیں، ص:۸۰

17- عمل پر ابھارنے کا سب سے بڑا ذریعہ آخرت کا یقین ہے۔ آخرت کا پورا پکا یقین

نہ ہونے کی وجہ سے فرائض بھی ترک ہوتے ہیں، واجبات بھی چھوٹتے ہیں، سنتوں پر عمل بھی نہیں ہوتا اور چھوٹے بڑے گناہوں کا ارتکاب بھی ہوتا ہے۔ اگر اعمال صالحہ پر آخرت میں بڑی بڑی نعمتیں ملنے اور گناہ کرنے پر قبر وحشر اور دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہونے کا یقین ہو تو نفس کو اعمال صالحہ ادا کرنے اور گناہوں سے روکنے پر آمادہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

کام کی باتیں، ص:۸۵

18- شریعت اسلامیہ میں کھانے پینے اور پہننے میں اور زندگی کے دوسرے اعمال اور اشغال میں حرام اور حلال پابندیاں ہیں انسانوں کو یہ پابندی ناگوار ہے، لیکن وہ یہ نہیں سمجھتے کہ پابندی شرافت انسانی کی وجہ سے ہے چونکہ انسان مکرم ہے، عقل مند ہے، باہوش ہے، سردار ہے اس لئے پابندیاں لگائی گئی ہیں اگر انسان پر کوئی بھی پابندی نہ رہے اور اس کو شتر بے مہار کی طرح چھوڑ دیا جائے تو انسانوں اور جانور میں فرق ہی کیا رہے گا؟ جانور جو چاہتا ہے کھاتا ہے جہاں چاہتا ہے منہ مارتا ہے سب کے سامنے جفتی کر لیتا ہے، انسانیت کے شرف کو اجاگر کرنے کے لئے اس پر پابندیاں لگائی گئی ہیں لیکن دور حاضر کے انسان کو یہ پابندیاں ناگوار ہیں۔ یورپ امریکہ کے انسان کھانے پینے کی آزادی اور نفسانی خواہشات پورا کرنے کے ذیل میں حیوان بن کر رہ گئے ہیں اور انہیں حیوانیت پسند ہے۔

کام کی باتیں، ص:۹۳

19- حقوق العباد کا معاملہ بہت سخت ہے۔ عام طور پر لوگوں کو اس کی پرواہ نہیں ہوتی، دین داری بس نماز، کرتہ اور داڑھی میں رہ گئی۔

کام کی باتیں، ص:۱۰۱

20- کیا ہی مبارک ہیں وہ لوگ جو قرآن وحدیث کی تعلیم وتدریس میں مشغول ہیں یا کسی اعتبار سے دینی کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ بات یہ ہے کہ انسان جب دنیا میں آیا ہے تو اسے کچھ تو کرنا ہی ہے۔ کام کی باتیں، ص:۱۰۷

21- ذکر وفکر، صبر وشکر مؤمن کی گاڑی کے پہیے ہیں، اللہ تعالیٰ کی یاد میں بھی لگا رہے اور ترقی درجات کے لئے بھی فکر مند رہے تکلیف پر صبر بھی کرے اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار رہے۔

کام کی باتیں، ص:۱۱۰

22- دکھ تکلیف رنج وغم کم ہو یا زیادہ اس سب میں مؤمن کے گناہوں کی معافی اور درجات کی بلندی ہوتی ہے۔

کام کی باتیں، ص:۱۱۲

23- جب دعا کرے تو دعا میں بھی سچائی ہونی چاہئے یعنی جب یوں کہے کہ اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں تو پوری طرح متوجہ ہو کر حقیقی سائل بن کر سوال کرے زبان سے دعا کے الفاظ جاری ہیں لیکن دل غافل ہے۔ اور یہ بھی پتہ نہیں کہ کیا مانگ رہا ہوں یہ سچ اور سچائی کے خلاف ہے۔

کام کی باتیں، ص:۱۲۲

24- سچ اور جھوٹ اقوال میں منحصر نہیں، اعمال واحوال اور لباس اور دعاوی وعزائم ان سب میں سچ اور جھوٹ کی شان پیدا ہو جاتی ہے ہر مؤمن بندہ اپنی نگرانی کرے اور سچ ہی کو اختیار کرے اور ہر طرح کے جھوٹ سے بچے۔ جو شخص عالم نہ ہو طرز گفتگو سے ظاہر نہ کرے کہ میں عالم ہوں۔ اگر کوئی شخص عالم بھی ہو اور مسئلہ معلوم نہ ہو تو اٹکل سے مسئلہ نہ بتائے کیونکہ اس میں اس کا دعویٰ ہے کہ میں جانتا ہوں اور یہ دعویٰ جھوٹا ہے پھر اٹکل سے بتانے میں غلطی ہو جاتی ہے اس میں اپنا بھی نقصان ہے اور سوال کرنے والے کو بھی دھوکہ دینا ہے اور گمراہ کرنا ہے۔

کام کی باتیں، ص:۱۲۴

25- ناحق پر اصرار کرنا حق کو ٹھکرانا، غلط بات کہہ کر غلطی واضح ہو جانے پر حق قبول نہ کرنا، شریعت پر چلنے میں خفت محسوس کرنا، گناہوں کو اس لئے نہ چھوڑنا کہ معاشرہ والے کیا کہیں گے، یہ سب تکبر سے پیدا ہونے والی چیزیں ہیں۔

کام کی باتیں، ص:۱۲۸

26- کافروں کے بارے میں شیطان کی یہ کوشش رہتی ہے کہ وہ کفر وشرک پر جمے رہیں اور اہل ایمان کا بہت پیچھا کرتا ہے، اور انہیں طرح طرح سے ستاتا ہے، ایمانیات اور اعتقادیات میں شک ڈالنے کی کوشش کرتا ہے، طرح طرح سے وسوسے لاتا ہے۔

کام کی باتیں، ص:۱۳۳

27- جو لوگ نیک کاموں میں لگے ہوتے ہیں ان کے لئے شیطان نے ایک اور حربہ نکالا ہے اور وہ یہ کہ بدعتیں جاری کروا دیتا ہے لوگ چونکہ بدعت کو ثواب سمجھ کر کرتے ہیں اس لئے انہیں گناہ نہیں سمجھتے لہٰذا توبہ بھی نہیں کرتے۔

کام کی باتیں، ص:۱۳۵

28- جیسے زیادہ بولنے سے دل میں قساوت آجاتی ہے ایسے ہی ناجائز نظر ڈالنے سے ایمانی کیفیت میں فرق آجاتا ہے۔

کام کی باتیں، ص:۱۵۸

29- جس شخص کو دین کی طرف راغب دیکھو گے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ یہی پتہ چلے گا کہ اس پر کسی اللہ والے کا سایہ پڑا ہے خواہ صحبت اٹھائی ہو خواہ کتاب پڑھی ہو۔

کام کی باتیں، ص:۱۶۰

30- اللہ باقی ہے باقی کے ہو جاؤ باقی رہو گے، دنیا فانی ہے اس کے طالب بنو گے تو اگر مل بھی گئی تو تھوڑی سی ملے گی اور وہ بھی فنا ہو جائے گی اور خود بھی فنا ہو جاؤ گے۔

کام کی باتیں، ص:۱۶۰

31- جو اللہ تعالیٰ کا نہیں ہوتا وہ کسی کا نہیں ہوسکتا جو اپنے خالق و مالک کا نہیں وہ کسی کا نہیں۔

کام کی باتیں، ص:۱۶۵

32- جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوگئی اللہ تعالیٰ کی شان خالقیت و مالکیت کو پہچانا اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے تصرفات کو دیکھا خود اپنی پیدائش، حیات اور حالات پر نظر ڈالی اور اپنی محتاجگی کا احساس ہوا، اسے ظاہراً و باطناً اللہ تعالیٰ کی طرف ہی متوجہ

ہونا پڑتا ہے ایسے لوگ بقدر ضرورت حلال روزی بھی کماتے ہیں لیکن توجہ اللہ تعالیٰ کی ہی طرف رہتی ہے۔

کام کی باتیں،ص:۱۷۸

33- اولاد کی تربیت صرف یہی نہیں ہے کہ روٹی کپڑا پہنا دیں اور نرم بستر پر سلا دیں، محبت کا سب سے بڑا تقاضا یہ ہے کہ انہیں اعمال صالحہ والا بنائیں، گناہوں سے پرہیز کرنے والا بنائیں اور انہیں شرعی احکام سکھائیں۔ قرآن مجید پڑھائیں، حفظ کرائیں، نمازیں صحیح یاد کروائیں، نماز پڑھنے پر خوب زور دیں۔

کام کی باتیں،ص:۱۸۳

34- جو لوگ آزاد منش ہیں ان کو متنبہ کرنے کے لئے جب حضرات علماء کرام کچھ لکھتے ہیں یا زبانی طور پر حق کا اظہار کرتے ہیں تو یہ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ مولویوں کو بس کافر بنانا اور دوزخ میں بھیجنا ہی آتا ہے اور مولوی دین کے ٹھیکہ دار بنے ہوئے ہیں۔ جب یہ بات حق ہے کہ دین قرآن او رحدیث ہی سے ملتا ہے تو جس کے پاس قرآن وحدیث کا علم ہو گا وہی دین کا ٹھیکہ دار ہوگا، اس میں اعتراض کی کیا بات ہے۔ کام کی باتیں،ص:۱۹۷

35- حضرات علماء کرام کسی کو کافر نہیں بناتے، قرآن کریم کی تحریفات اور عقائد اسلامیہ کا انکار کرنے کی وجہ سے ملحد اور زندیق خود ہی کفر اختیار کر لیتے ہیں۔ علماء بتا دیتے ہیں کہ تو کافر ہو گیا، تو احسان ماننے کے بجائے ان کی شکایتیں کرنا اور برے الفاظ میں یاد کرنا، گھر بیٹھ کر صلواتیں سنانا یہ تو خود اپنی جان پر ظلم ہے۔

کام کی باتیں،ص:۱۹۷

باب 5

چند متفرق مایہ ناز شخصیات کے

سنہری اقوال

متفرق سنہری اقوال

1- تین شخص تین صورتوں میں پہچانے جاتے ہیں (1) سلیم الطبع انسان غصے کے وقت (2) بہادر جنگ کے وقت (3) بھائی جب کہ ضرورت پڑ جائے۔

حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ ,الرسالۃ القشیریۃ،ص:۳۳۷

2- اگر میں کسی کی غیبت کرتا' تو اپنے والدین کی کرتا، کیونکہ وہ میری نیکیوں کے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔

عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ ،الرسالۃ القشیریۃ،ص:۲۱۷

3- تواضع یہ ہے کہ تو حق بات کو قبول کرے،خواہ کہنے والا کوئی بھی ہو۔

ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ ،الرسالۃ القشیریۃ،ص:۲۰۳

4 جب انسان ضروری بات یا ایسی بات کہہ رہا ہو،جس کے کہنے کے سوا کوئی اور چارہ نہیں تو وہ خاموش ہی خیال کیا جائے گا۔

ابو بکر فارسی رحمۃ اللہ علیہ ،الرسالۃ القشیریۃ،ص:۱۶۹

5- زہد کی نشانی یہ ہے کہ اپنی ملکیت کی چیزوں کو ہاتھ سے نکال کر انسان راحت محسوس کرے۔

ابن خفیف رحمۃ اللہ علیہ ،الرسالۃ القشیریۃ،ص:۱۶۲

6- مفقود چیز کی امید کو ترک کرنے اور موجود چیز کے ساتھ استغفار کرنے کا نام قناعت ہے۔

ابن خفیف رحمۃ اللہ علیہ ،الرسالۃ القشیریۃ،ص:۲۲۱

7- اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں سے دنیا کو سلب کر رکھا ہے اور اصفیاء سے اسے محفوظ کر رکھا ہے اور اپنے دوستوں کے دلوں سے دنیا کو نکال دیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں

دنیا دینے پر راضی نہیں۔

سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ ،الرسالة القشيرية،ص:۱۵۹

8- جو شخص لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو ایسی چیزوں سے آراستہ کر کے دکھائے جو درحقیقت اس میں نہیں پائی جاتی ہیں وہ اللہ کی نگاہ سے گر جاتا ہے۔

سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ ،الرسالة القشيرية،ص:۲۹٦

9- ((من تقرر بالعلم لم توحشه الخلوة ومن تسلّى بالكتب لم يفته سلوة، ومن آنسه قراءة القرآن لم يوحشه مفارقة الأخوان))

”جو علم کو لے کر تنہائی اختیار کرے گا، خلوت سے اس کو وحشت نہیں ہوگی، جو کتابوں کو اپنے لئے سامان تسلی بنادے تو وہ تسلی پائے گا اور جس کو قرآن کی تلاوت سے انس ہو جائے تو بھائیوں اور دوستوں کی جدائی سے اس کو کوئی غم نہ ہوگا“

ابوالحسن علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ ،أدب الدنيا والدين،ص:۹۲

10- ایک مرتبہ ایک آدمی ہشام بن عبدالملک کے پاس آیا اور ان سے کہا میری چار باتیں یاد رکھو، ان سے آپ کی سلطنت درست رہے گی اور آپ کی رعایا ٹھیک چلتی رہے گی، وہ چار باتیں یہ ہیں:

1- ایسا وعدہ ہرگز نہ کیجئے جس کے پورا کرنے کا آپ کو اپنے اوپر اعتماد نہ ہو۔
2- اگر اترنا مشکل ہے تو آسان ترین بلندی پر بھی چڑھنے کی کوشش نہ کیجئے۔
3- ہر عمل کا ردعمل ہوتا ہے آپ ہمیشہ ہر چیز کے انجام پر نظر رکھیں۔
4- تمام امور ناگہانی آفات سے خالی نہیں، لہٰذا پھونک پھونک کر قدم رکھیں۔

نفحة العرب،ص:۱۳۲

11- آدمی کو ان تین الفاظ کے استعمال سے بچنا چاہئے:

1- میں

2- میرا

3- میرے پاس

کیونکہ یہی تین لفظ ہیں جن کی وجہ سے شیطان، فرعون اور قارون تباہ ہوئے۔

شیطان نے کہا تھا:

﴿اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ﴾(الاعراف: ۱۲)

''میں آدم سے بہتر ہوں کیونکہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے''

فرعون نے کہا تھا:

﴿اَلَیْسَ لِیْ مُلْکُ مِصْرَ﴾ (الزخرف: ۵۱)

''کیا ملک مصر میرا نہیں ہے''

اور قارون کا کہنا یہ تھا:

﴿وَاِنَّمَآ اُوْتِیْتُہٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ﴾(القصص: ۷۸)

''میرے پاس جو کچھ ہے وہ میرے علم کی بنیاد پر مجھے ملا ہے''

ابن القیم الجوزیۃ رحمہ اللہ، زاد المعاد

12- ((جزاء المعصیۃ الوھن فی العبادۃ والضیق فی المعیشۃ والتعسر فی اللذۃ))

''گناہ کی سزا یہ ہے کہ عبادت میں سستی ہونے لگتی ہے اور معیشت تنگ ہو جاتی ہے اور لذت میں تنگی پیدا ہونے لگتی ہے''

کسی نے پوچھا کہ لذت میں تنگی کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا:

((لایصادف لذۃ حلالا الا جاء من ینغصہ ایاھا))

''جب کوئی حلال لذت میسر آتی ہے تو کوئی نہ کوئی سبب ایسا پیش آ جاتا ہے جو اس لذت کو کرکرا کر دیتا ہے''

ابن خیرۃ رحمہ اللہ، تفسیر ابن کثیر، سورۃ سبا(۷/ ۲۰)

13- حضرت بصیر حمصی رحمہ اللہ نے خلیل احمد رحمہ اللہ کو بعد از وفات خواب میں دیکھا تو

کہا کہ اب ہمیں بڑی مشکل ہوگئی کہ علمی مشکلات کا حل کس سے حاصل کریں، آپ جیسا کوئی عالم نہیں ملتا۔انہوں نے فرمایا:

''بھائی مشکلات کو تم ہی حل کروگے، پہلے یہ تو پوچھو کہ ہم جن تحقیقات علمیہ کے حامل اور ان پر نازاں تھے ان کا کیا حشر ہوا، ہمیں تو صرف یہ کلمہ کام آیا(سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم) باقی تحقیقات کی پوچھ ہی نہیں ہوئی''

ثمرات الأوراق،ص:۲۳

13- ((وهـذه سنة الله فى الخلق أن أهل الخلق فى جنب أهل الباطل قليل لقوله تعالىٰ وماأكثر الناس ولو حرصت بمؤمنين وقوله وقليل من عبادى الشكور))

''اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق کے بارے میں سنت ہے کہ اہل حق ہمیشہ اہل باطل کے مقابلہ میں تعداد میں کم رہتے ہیں، حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے''اور اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں اگرچہ آپ اس پر حریص ہوں'' اور ارشاد ہے''اور میرے بندوں میں شکر گزار لوگ بہت کم ہیں''

علامہ شاطبی رحمہ اللہ ،کتاب الاعتصام(۱۱/۱)

14- زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا دستور یہ تھا کہ ان چیزوں کا اتباع کرتے تھے جن کو ان کی عقلیں مستحسن سمجھتی تھی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے ان کو اتباع شریعت کا ارشاد فرمایا، پس عقل صحیح وسلیم وہی ہے جو محسنات شرعیہ کو اچھا اور مکروہات شرعیہ کو ناپسند سمجھے۔

حضرت ابوعمرزجاجی رحمہ اللہ ،ثمرات الاوراق،ص:۷۳

15- اسلام کا زوال چار چیزوں سے ہے:

1- ایک یہ کہ لوگ علم پر عمل نہ کریں

2- علم کے خلاف عمل کریں

3- جس چیز کا علم ہو اس کو حاصل نہ کریں

4- لوگوں کو علم حاصل کرنے سے روکیں

محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ، ثمرات الاوراق، ص:۷۹، کتاب الاعتصام(۱/۱۱۱)

16- لوگوں سے انقباض وترش روئی ان کی عداوت کا سبب بن جاتی ہے اور ان سے انبساط وخلط ملط برے ہم نشینوں کو جمع کر دیتی ہے اس لئے انسان کو چاہئے کہ انقباض وانبساط کے درمیان راستہ اختیار کرے۔

حضرت اکیم بن صیفی رحمۃ اللہ علیہ، تنبیہ المغترین للشعرانی، ص:۸۱

17- جس شخص میں تین خصلتیں موجود ہوں وہ اس کا مستحق ہے کہ لوگوں کو وعظ وتعلیم کرے اور جس میں یہ نہ ہوں اس کو تعلیم ووعظ چھوڑ دینا چاہئے وہ تین خصلتیں یہ ہیں ایک یہ کہ لوگوں کو حق تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلائے تا کہ وہ اس کا شکر ادا کریں، دوسرے یہ کہ ان کو ان کے گناہ یاد دلائے تا کہ وہ توبہ کرے، تیسرے یہ کہ ان کو شیطان کی عداوت پر متنبہ کرے تا کہ وہ اس کے کید سے محفوظ رہیں۔

حضرت شداد بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ، تنبیہ المغترین، ص:۱۰

18- علماء کی مثال ایسی ہے جیسے نمک کہ جب کوئی چیز خراب ہونے لگے تو نمک اس کی اصلاح کر دیتا ہے لیکن اگر نمک خود ہی خراب ہو جائے (مثلاً زیادہ ہو جائے) تو اس کی اصلاح کسی چیز سے نہیں ہوتی۔

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، جامع العلم لابن عبد البر، ص:۸۷

19- ہرم بن حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے، آپ نے فرمایا:

''جب سوؤ تو موت کو اپنا تکیہ بناؤ اور اسی کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو، جاگو تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرو کہ وہ تمہارے قلب اور نیت کو

درست فرما دے، اس لئے کہ ان دونوں کا صحیح حالت پر رہنا نہایت
سخت دشوار ہے کیونکہ بسا اوقات قلب ونیت شروع میں صحیح ہوتے
ہیں اور دفعۃً بدل جاتے ہیں یا شروع میں صحیح نہیں ہوتے پھر صحیح
ہو جاتے ہیں اور گناہ کے چھوٹے ہونے پر کبھی نظر نہ کرو، بلکہ اس
ذات کی بڑائی پر نظر کرو، جس کی تم نافرمانی کر رہے ہو"

صفوة الصفوة(۲۹/۳)

20- دین کے معاملہ میں جھگڑا کرنے سے بچو کیونکہ وہ قلب کو ذکر اللہ سے غافل کر دیتا ہے اور نفاق پیدا کرتا ہے۔

جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ، ثمرات الاوراق، ص:۲۱۵

21- مصنفین اہل حق اور اہل باطل میں یہ فرق ہے کہ اہل حق جس باب میں تحریر کرتے ہیں اس باب کی متعلقہ روایات سب لکھتے ہیں، خواہ وہ ان کے مذہب کے موافق ہوں یا مخالف، اور اہل باطل صرف ان روایات کا انتخاب کرتے ہیں جو ان کے مذہب ورائے کے مطابق ہوں۔

حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ، سنن دار قطنی، کتاب الطهارة

22- چار چیزیں انسان کی خوش بختی کی علامت ہیں:

1- اس کی بیوی اس کے مزاج کے موافق ہو
2- اس کی اولاد فرماں بردار ہو
3- اس کے دوست احباب نیک ہوں
4- اس کا روزگار اس کے وطن میں ہو

ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ، روضة العقلاء، ص:۸۲

23- عقل کا کام رہنمائی کرنا، حکمت کا کام اشارہ کرنا اور معرفت کا کام گواہی دینا ہے۔ عقل رہنمائی کرتی ہے، حکمت مشیر ہوتی ہے اور معرفت اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ عبادات کی پاکیزگی، توحید کی پاکیزگی وصفائی کے بغیر ممکن نہیں۔

ابو طیب مراغی رحمۃ اللہ علیہ، الرسالة القشيرية، ص:۲

24- عقلمند وہ شخص ہے جو دنیاوی امور کی تدبیر، قناعت اور لیت ولعل کرنے سے کرے اور آخرت کے امور کی تدبیر حرص اور جلد بازی سے کرے اور دین کے معاملات کی تدبیر علم اور کوشش سے کرے۔

ابوطیب مراغی رحمۃ اللہ علیہ، الرسالۃ القشیریۃ، ص: ۲۲۱

25- حق جل جلالہ نے دلوں کا مشاہدہ کیا تو اللہ کی ذات کی طرف سب سے زیادہ مشتاق دل حضور ﷺ کے دل کو پایا' تو انہیں معراج میں بھی اپنے دیدار اور گفتگو کا اعزاز بخشا۔

ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ، الرسالۃ القشیریۃ، ص: ٥

26- جو کوئی دنیا کی طرف ارادت مندی اور محبت سے دیکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے دل سے نور یقین اور زہد نکال دیتے ہیں۔

27- سب سے بہتر رونا یہ ہے کہ بندہ ان اوقات پر روئے جن میں اس نے (شریعت سے) موافقت نہیں کی۔ یعنی شریعت کے مطابق عمل نہیں کیا۔

28- اللہ نے کسی بندہ کو غفلت اور سنگدلی سے بڑھ کر سخت چیز میں مبتلا نہیں کیا۔

حضرت احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہ (م: 230ھ)، الرسالۃ القشیریۃ، ص: ۳۸

29- گناہ کفر کا پیش خیمہ ہے۔ جس طرح بخار موت کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔

30- ظاہری آداب کا اچھا ہونا باطنی آداب کے اچھے ہونے کی علامت ہے۔

31- جوانمردی یہی ہے کہ لوگوں سے انصاف کرو مگر ان سے انصاف کا مطالبہ نہ کرو۔

ابوحفص عمر الحداد رحمۃ اللہ علیہ (م: 260ھ)، الرسالۃ القشیریۃ، ص: ۳۸

32- علم آگے سے کھینچتا ہے اور خوف پیچھے سے ہانکتا ہے اور نفس ان دونوں کے درمیان اکڑ جاتا ہے، یہ نفس سرکش ہے دھوکہ باز ہے اور فریب کار ہے، لہٰذا اس سے بچو اور علم کی سیاست کے ذریعہ سے اس کا خیال رکھو اور خوف کی دھمکی کے ذریعے اسے ہانکو، تب جا کر تمہاری مراد پوری ہوگی۔

شیخ عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ (م: 291ھ)، الرسالۃ القشیریۃ، ص: ٥١

33- وقت ایک پیر ہن کہن سال کی تصویر ہے، اس کے بازوؤں میں پریوں کی طرح پر پرواز لگے ہیں کہ گویا ہوا میں اڑتا چلا جاتا ہے، ایک ہاتھ میں شیشۂ ساعت ہے کہ جس سے اہل عالم کو اپنے گزرنے کا انداز دکھاتا جاتا ہے اور ایک میں درانتی ہے کہ لوگوں کی کشت امید یا رشتہ عمر کو کاٹتا جاتا ہے یا ظالم خون ریز ہے کہ جو دانا ہیں اسے پکڑ کر قابو میں کر لیتے ہیں لیکن اوروں کی چوٹیاں پیچھے ہوتی ہیں اس کی چوٹی آگے رکھی ہے، اس میں نکتہ یہ ہے کہ جو وقت گزر گیا وہ قابو میں نہیں آسکتا، ہاں جو پیش بین ہو وہ پہلے ہی سے روک لے۔

مولانا محمد حسین آزاد، نیرنگ خیال، ص:۱۱

مشہور صوف بزرگ علامہ ابو یعقوب السوسی کے کچھ اقوال ملاحظہ فرمایئے جنہیں الرسالۃ القشیریۃ میں نقل کیا گیا ہے۔

1- دنیا سے علیحدگی کی طاقت صرف قوی لوگوں کو ہے، اور ہم جیسے لوگوں کے لئے تو لوگوں سے مل جل کر رہنا ہی مفید ہے۔ کیونکہ ہم ایک دوسرے کو دیکھ کر عمل کرتے ہیں۔

ابو یعقوب السوسی، الرسالۃ القشیریۃ، ص:١٤٦

2- جب اپنے اخلاص میں اخلاص کا مشاہدہ کرو تو سمجھو کہ ان کے اخلاص کو ابھی اخلاص کی ضرورت ہے۔ (یعنی ابھی اس میں ریا ہے)

ابو یعقوب السوسی، الرسالۃ القشیریۃ، ص:٢٩٠

3- مسافر کو سفر میں چار چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے:

(1) علم جو اس کی رہنمائی کرے

(2) پرہیز گاری جو اسے ہر بری بات سے روکے

(3) شوق جو اسے مطلوب تک پہنچنے پر اکساتا رہے

(4) خلق جو اسے (ادنیٰ درجہ کے اخلاق سے) بچاتا رہے

ابو یعقوب السوسی، الرسالۃ القشیریۃ، ص:٤٠٢

4- کسی نے یعقوب سوسی سے پوچھا کیا عارف اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز پر بھی

تاسف کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا اسے اللہ کے سوا کوئی اور چیز دکھائی دیتی ہے کہ وہ اس پر افسوس کرے؟ میں نے عرض کیا: پھر اسے دنیا کی اشیاء کو کس نگاہ سے دیکھنا چاہئے؟ فرمایا: زوال اور فنا کی نگاہ سے۔

ابو یعقوب السوسی، الرسالة القشيرية، ص:٤٣٨

علامہ عبداللہ بن ضبیق کے کچھ اقوال جن میں حکمت وموعظت کا بیش بہا سامان موجود ہے، ملاحظہ فرمایئے:

1- صرف چار چیزیں قابل توجہ ہیں۔ ان کے سوا کچھ نہیں (1) تمہاری آنکھ (2) زبان (3) دل (4) خواہش نفس، اپنی آنکھوں کی طرف دیکھو کسی ایسی طرف نگاہ نہ اٹھاؤ جو جائز نہ ہو۔ زبان کو دیکھو اس سے کوئی ایسی بات نہ کہو جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کو علم ہو کہ تو کہہ کچھ رہا ہے اور تمہارے دل میں کچھ اور ہے، دل کو دیکھو، اس میں کسی مسلمان کے خلاف کینہ وبغض نہیں ہونا چاہئے۔ اپنی خواہش کو دیکھو اور کسی قسم کی برائی کی خواہش مت کرو اگر تم میں یہ چار خصلتیں نہیں پائی جاتیں تو سمجھ لو کہ تم بد بخت ہو، لہٰذا اپنے سر پر خاک ڈالو۔ الرسالة القشيرية، ص: ٤٠

2- غم نہ کھاؤ صرف اس چیز کا غم کھاؤ جو تمہیں کل (قیامت کے دن) ضرر پہنچائے اور صرف اس چیز سے خوش ہو، جو تجھے کل خوش کرے۔

3- دیر تک بے ہودہ باتوں کو سنتے رہنا دل سے عبادت کی حلاوت کو زائل کر دیتا ہے۔

4- سب سے فائدہ مند امید وہ امید ہے جو تیرے لیے عمل کو آسان کر دے۔

5- سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا خوف وہ خوف ہے جو تجھے گناہوں سے روکے اور جس کی وجہ سے تو ان چیزوں پر دیر تک غم کھاتا رہے جو تجھ سے چھوٹ گئی ہیں اور بقیہ عمر میں وہ تجھے فکر میں ڈالے رکھے۔

الرسالة القشيرية، ص: ٤١

فهرس المراجع

1- صحيح البخاری. للامام محمد بن اسمعیل البخاری(م: ۲۵۶ الهجریة). دارالسلام.ریاض.

2- صحیح مسلم .للامام أبی الحسین مسلم بن الحجاج النیسابوری (م: ۲۶۱ الهجریة) . دارالسلام.ریاض.

3- سنن أبی داؤد. للامام سلیمان بن اشعث السجستانی (م:۲۷۵ الهجریة). دارالسلام. ریاض.

4- جامع الترمذی. للامام محمد بن عیسی الترمذی (م: ۲۷۹). دارالسلام. ریاض.

5- سنن النسائی. للامام الحافظ أبی عبد الرحمن أحمد بن شعیب بن علی ابن بحر النسائی(م:۳۰۳ الهجریة) . دارالسلام ، ریاض.

6- سنن ابن ماجه. للامام ابی عبد الله محمد بن یزید الربعی القزوینی(م:۲۷۳). دارالسلام. ریاض.

7- مؤطا الامام مالک. للامام انس ابن مالک الأصبحی المدنی (م:۸۴ الهجریة). دار احیاء التراث العربی.بیروت.

8- مؤطا الامام محمد . للامام محمد بن الحسن الشیبانی (م:۱۸۷ الهجریة) . مکتبه رحمانیه. لاهور.

9- مسندالامام أحمد .لأبی عبد الله أحمد بن حنبل الشیبانی (م: ۲۴۱الهجریة). المکتب الاسلامی. بیروت.

10- سنن الدارمی. ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی

(م:۲۵۵الهجرية).دارالكتاب العربى. بيروت.

11- كنز العمال فى سنن الأقوال والأفعال. للامام علاء الدين على المتقى بن حسام الدين الهندى البرهان فورى (م: ۹۷۵الهجرية) بتحقيق محمود عمر الدمياطي.دار الكتب العلمية. بيروت.

12- حياة الصحابة ﷺ .للعلامة الداعية محمد يوسف الكاندهلوى (م:۱۹۶۵ء). كتب خانه فيضى.لاهور.

13 حلية الاولياء وطبقات الأصفياء.للامام الحافظ أبى نعيم أحمد بن عبد الله الأصفهانى (م: ۴۳۰ الهجرية) . مطبعة السعادة .مصر.

14- البداية و النهاية .الحافظ عماد الدين ابن كثير الدمشقى (م:۷۷۴الهجرية). مكتبة المعارف. بيروت.

15- الاصابة فى تمييز الصحابة. للامام احمد بن على بن حجر العسقلانى(م: ۸۵۲الهجرية).مطبعة السعادة.مصر.

16- جامع بيان العلم وفضله. لأبى عمر يوسف بن عبد البر (م:۴۶۳الهجرية). دار ابن الجوزى. الرياض.

17- الترغيب والترهيب. للامام الحا فظ ابى القاسم اسماعيل بن محمد الأصبهانى المعروف بابن قوام(م:۵۳۵الهجرية). طبعة دارالحديث. القاهرة.

18- الطبقات الكبرى. للامام محمد بن سعد بن منيع الزهرى (م: ۲۳۰ الهجرية). دار صادر.بيروت.

19- تاريخ الطبرى.للعلامة ابى جعفرمحمدبن جريربن يزيد الطبرى (م: ۳۱۰ الهجرية).دارالكتب العلمية.بيروت.

20- اسد الغابةفى معرفة الصحابة. للامام عز الدين ابن الأثير، على بن

محمد الجزری(م: ٦٣٠ الهجرية). طبعة دار الفكر. بيروت.

21- تهذيب التهذيب. للامام احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م: ٨٥٢الهجرية) . مطبعة مجلس دائرة المعارف النظامية. الهند مصورة بدار صادر. بيروت.

22- مجمع الزوائدومنبع الفوائد. للامام الحافظ نور الدين علی بن أبی بكر الهيثمی (م:٨٠٧الهجرية). دارالكتب. بيروت.

23- المستدرک علی الصحيحين فی الحديث. للامام أبی عبد الله محمد بن عبد الله بن المعروف بالحاكم (م: ٤٠٥ الهجرية) مطابع النصر الحديثية. الرياض.

24- ديوان الامام الشافعی.للامام أبوعبدالله محمد بن ادريس الشافعی (م:). جمع وترتيب وتحقيق،د/صابر القادری. المكتبة العصرية. بيروت.

25- طريق الهجرتين وباب السعادتين. للامام ابن قيم الجوزية(م:). بتحقيق أحمد ابراهيم زهوة. دارالكتاب العربی.بيروت.

26- الحسن والحسين.لمحمد رضا. دارالكتاب العربی. بيروت.

27- صيد الخاطر.للامام أبو الفرج عبد الرحمن ابن الجوزیؒ(م:٥٩٧ ھ).من منشورات الموقع: WWW.MISHKAT.ORG

28- مختار الأحاديث النبوية والحكم النبوية. للسيد أحمد بن ابراهيم الهاشمی(م: ١٣٦٢ھ.١٩٤٣م). بتحقيق د/محمد الاسكندرانی. دارالكتاب العربی.بيروت. لبنان.

29- مواعظ الامام الشافعی رحمه الله تعالی.من منشورات الموقع: WWW.MISHKAT.ORG

30- نفحة العرب. لشيخ الأدب محمد اعزاز عليؒ(م: ۱۳۷۴ ھ). قديمی کتب خانه. كراتشی.

31- روضة الخطباء وكيف تكون خطيبا ناجحا؟. د/مصطفى مراد، جامعة الازهر. دارالفجر التراث. القاهرة.

32- نهج البلاغة. للسيد الشريف الرضى. شرح الامام الشيخ محمد عبده. دارالفجر التراث. القاهرة.

33- الامام الجنيد سيد الطائفتين. للشيخ أحمد فريد المزيدى. دارالكتب العلمية. بيروت.

34- طبقات الصوفية.

35- سیر الصحابہ رضی اللہ عنہم، مولانا عبدالسلام ندویؒ ومعہ جماعۃ من العلماء، ادارۂ اسلامیات، لاہور۔

36- الفاروق، علامہ شبلی نعمانی، مکتبہ رحمانیہ، لاہور۔

37- تاریخ دعوت وعزیمت، مولانا ابو الحسن علی ندوی (م: ۱۴۲۰ھ)، مجلس نشریات اسلام، کراچی۔

38- تذکرۂ مولانا محمد یوسف صاحبؒ، مولانا محمد منظور نعمانی (م:)، مکتبہ خلیل، لاہور۔

39- میرے والد میرے شیخ، مفتی تقی عثمانی صاحب، ادارۃ المعارف، کراچی۔

40- سیرت ائمہ اربعہ، مولانا قاضی اطہر مبارکپوری، ادارہ اسلامیات، لاہور۔

41- اشرف السوانح، خواجہ عزیز الحسن مجذوب، مولانا عبد الحق، ادارۂ تالیفات اشرفیہ، ملتان۔

42- غبار خاطر، مولانا ابوالکلام آزاد (م: ۱۹۵۸ء)، مکتبہ رشیدیہ، لاہور۔

43- احسن السوانح، حکیم محمود احمد ظفر، جامعہ اشرفیہ، لاہور۔

44- المرتضی، مولانا سید ابوالحسن علی الندوی (م: ۱۴۲۰ھ)، مکتبہ سید احمد شہید، لاہور۔

45- سیرت عائشہ، مولانا سید سلیمان ندوی، مکتبہ رحمانیہ، لاہور۔
46- ملفوظات وکمالات اشرفیہ، از افادات حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، ادارۂ تالیفات اشرفیہ، ملتان۔
47- ملفوظات حضرت مدنیؒ، ابوالحسن بارہ بنکوی، مکی دارالکتب، لاہور۔
48- ارشادات مجدد الف ثانی، مفتی محمود اشرف عثمانی، ادارہ اسلامیات، لاہور۔
49- نیرنگ خیال، مولانا محمد حسین آزاد، رئیس پریس، کراچی۔
50- کاروان زندگی، مولانا ابوالحسن علی الندویؒ (م: ۱۴۲۰ھ)، ادارہ نشریات اسلام، کراچی۔
51- تذکرے، مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، بیت العلوم، لاہور۔
52- دل کی دنیا، ترجمہ صید الخاطر، امام عبد الرحمٰن ابن الجوزیؒ (م: ۵۹۷ھ)، ترجمہ مولانا محمد حنیف صاحب، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان۔
53- حیات مفتی اعظم، مفتی رفیع عثمانی صاحب، ادارۃ المعارف، کراچی۔
54- سیرت سلمان رضی اللہ عنہ، علامہ فضل احمد عارف، نذیر سنز پبلشرز، لاہور۔
55- متاع وقت اور کاروان علم، ابن الحسن عباسی، مکتبہ عمر فاروق، کراچی۔
56- خطبات مدراس، علامہ سید سلیمان ندویؒ، ادارۂ اسلامیات، لاہور۔
57- درس وتدریس کے آداب ترجمہ "تذکرة السامع والمتکلم فی أدب العالم والمتعلم للامام بدر الدین ابراهیم بن سعد الله بن جماعة الکنانی" مترجم "لجنة المصنفین" بیت العلوم، لاہور۔
58- قافلہ ادب اسلامی، جلد ۵ شمارہ ۳۔۴، رئیس التحریر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، عالمی رابطہ ادب اسلامی، پاکستان۔
59- پاجا سراغ زندگی، مولانا سید ابوالحسن علی الندویؒ (م: ۱۴۲۰ھ)، ادارہ نشریات اسلام، کراچی۔

60- نشان منزل، مولانا سید ابو الحسن علی الندویؒ (م:۱۴۲۰ھ)، ادارہ نشریات اسلام، کراچی۔

61- تہذیب وتمدن پر اسلام کے اثرات واحسانات، مولانا سید ابو الحسن علی الندویؒ (م:۱۴۲۰ھ)، ادارہ نشریات اسلام، کراچی۔

62- انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر، مولانا سید ابو الحسن علی الندویؒ (م:۱۴۲۰ھ)، ادارہ نشریات اسلام، کراچی۔

63- تعمیر انسانیت، مولانا سید ابو الحسن علی الندویؒ (م:۱۴۲۰ھ)، ادارہ نشریات اسلام، کراچی۔

64- انسانی علوم کے میدان میں اسلام کا انقلابی وتعمیری کردار، مولانا سید ابو الحسن علی الندویؒ (م:۱۴۲۰ھ)، ادارہ نشریات اسلام، کراچی۔

65- مذہب وتمدن، مولانا سید ابو الحسن علی الندویؒ (م:۱۴۲۰ھ)، ادارہ نشریات اسلام، کراچی۔

66- تبلیغ ودعوت کا معجزانہ اسلوب، مولانا سید ابو الحسن علی الندویؒ (م:۱۴۲۰ھ)، ادارہ نشریات اسلام، کراچی۔

67- خواتین اور دین کی خدمت، مولانا سید ابو الحسن علی الندویؒ (م:۱۴۲۰ھ)، ادارہ نشریات اسلام، کراچی۔

68- صحبتے با اہل دل، مولانا سید ابو الحسن علی الندویؒ (م:۱۴۲۰ھ)، ادارہ نشریات اسلام، کراچی۔

69- پرانے چراغ، مولانا سید ابو الحسن علی الندویؒ (م:۱۴۲۰ھ)، ادارہ نشریات اسلام، کراچی۔

70- نیا طوفان اور اس کا مقابلہ، مولانا سید ابو الحسن علی الندویؒ (م:۱۴۲۰ھ)، ادارہ نشریات اسلام، کراچی۔

71- ارکان اربعہ، مولانا سید ابوالحسن علی الندویؒ (م:۱۴۲۰ھ)، ادارہ نشریات اسلام، کراچی۔

72- عالم عربی کا المیہ، مولانا سید ابوالحسن علی الندویؒ (م:۱۴۲۰ھ)، ادارہ نشریات اسلام، کراچی۔

73- مغرب سے کچھ صاف صاف باتیں، مولانا سید ابوالحسن علی الندویؒ (م:۱۴۲۰ھ)، ادارہ نشریات اسلام، کراچی۔

74- اصلاحیات، مولانا سید ابوالحسن علی الندویؒ (م:۱۴۲۰ھ)، ادارہ نشریات اسلام، کراچی۔

75- معارف اشرفیہ، محمد اقبال قریشی، ادارۂ تالیفات اشرفیہ، بہاولنگر۔

76- مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ کی نایاب تبلیغی تقریریں، مولانا ابو العلاء ندوی، مکتبہ دینیات، لاہور۔

77- حالات ومقالات صوفیہ، مولانا محمد ادریس الانصاری، ادارۂ تبلیغ اسلام، صادق آباد۔

78- مولانا الیاسؒ اوران کی دینی دعوت، مولانا سید ابوالحسن علی الندویؒ (م:۱۴۲۰ھ) المکتبۃ المدینۃ، لاہور۔

79- کام کی باتیں، حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب، معہد الخلیل الاسلامی، کراچی۔

80- صحبتے با اہل حق، افادات مولانا عبد الحقؒ، ضبط وترتیب مولانا عبد القیوم حقانی، القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ۔

81- یہ عجیب دنیا (ترجمہ) الحکمۃ فی مخلوقات اللہ، حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی، ادارہ اسلامیات، لاہور۔

82- ثمرات الاوراق یعنی کشکول، مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ، دارالاشاعت، کراچی۔

83- مجالس حکیم الاسلام، مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ، تالیف مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب، ادارۂ تالیفات اشرفیہ، ملتان۔

84- ارشادات قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوریؒ (۱۳۸۲ھ/ ۱۹۶۲ء)، مولانا حبیب الرحمٰن رائے پوریؒ، ترتیب و تلخیص مولانا عبداللہ صاحب، مکتبہ سید احمد شہید، لاہور۔

85- ملفوظات محدث کشمیریؒ، مولانا سید احمد رضا بجنوری صاحب، اشرف اکیڈمی جامعہ اشرفیہ، لاہور۔

86- بخاری کی باتیں، سید امین گیلانیؒ، ادارۂ تالیفات ختم نبوت، لاہور۔

87- مولانا رشید احمد گنگوہیؒ حیات و خدمات، مفتی حافظ عبد الباسط خان، مکتبۃ الحسن، لاہور۔

88- صحبتے با اولیاء (ملفوظات شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی) مرتبہ مولانا تقی الدین ندوی مظاہری، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی۔

89- ائمہ اربعہ کے دربار میں، مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب، ادارہ اسلامیات، کراچی۔

90- مجالس مفتیٔ اعظم (ملفوظات مفتی محمد شفیع صاحب) مرتبہ مفتی عبد الرؤف سکھروی، ادارۃ المعارف، کراچی۔

91- ملفوظات حکیم الاسلام (قاری محمد طیب صاحب)، مولانا عبد البصیر صاحب، دار الاشاعت، کراچی۔

92- سیرۃ النعمان (حیات امام ابوحنیفہؒ)، مولانا شبلی نعمانی، دار الاشاعت، کراچی۔

93- مخزنِ اخلاق، مولانا رحمت اللہ سبحانی لدھیانوی رحمہ اللہ، سنی پبلیکیشنز، لاہور۔

94- دیوان حسان بن ثابت الأنصاری، للدکتور عمر فاروق الطباع، شرکۃ دار الأرقم بن أبی الأرقم، بیروت، لبنان.

95- شرح دیوان حسان بن ثابت الأنصاری، لعبد الرحمن البرقوقی، بتحقیق الدکتور یوسف الشیخ محمد البقاعی، دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان. 1427ھ/ 2006م

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ۱۰۱ قصّے

مولانا محمد اویس سرور

بیت العلوم

۲۰۔ نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۷۵۱۲۳۸۳

والدین کے حقوق
اور
اولاد کی ذِمّہ داریاں

مؤلف
مولانا ہارون معاویہ

بیت العلوم
۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔

دُنیا سے اُمیدیں کم لگائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور اولیائے عظام کے ارشادات و واقعات کی روشنی میں دُنیا سے لمبی اُمیدیں لگانے کی مذمت

اُردو ترجمہ، قصر الامل

مؤلف
ابن ابی الدُنیاؒ

مترجمین
مولانا ثناء اللہ محمود   مولانا ثناء اللہ اکبر

بیت العلوم
۲۰۔ نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون ۳۵۲۲۸۳

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
تربیتی ارشادات

مؤلفین

مفتی ثناء اللہ محمود

مولانا محمود ابراہیم

بیت العلوم

۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور. فون: ۳۵۲۴۲۸۳

دیگر شہروں میں بیت العلوم کے اسٹاکسٹ

ملتان	کراچی	راولپنڈی
بخاری اکیڈمی مہربان کالونی ملتان	ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن کراچی	الخلیل پبلشنگ ہاؤس راولپنڈی
کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان	بیت القلم گلشن اقبال کراچی	**اسلام آباد**
بیکن بکس گلگشت کالونی ملتان	کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی	مسٹر بکس سپر مارکیٹ اسلام آباد
کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان	دار القرآن اردو بازار کراچی	المسعود بکس F-8 مرکز اسلام آباد
فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان	مرکز القرآن اردو بازار کراچی	سعید بک بینک F-7 مرکز اسلام آباد
اسلامی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان	عباسی کتب خانہ اردو بازار کراچی	پیر بک سنٹر آبپارہ مارکیٹ اسلام آباد
دار الحدیث بیرون بوہڑ گیٹ ملتان	ادارۃ الانوار بنوری ٹاؤن کراچی	**پشاور**
ڈیرہ غازی خان	علمی کتاب گھر اردو بازار کراچی	یونیورسٹی بک ڈپو خیبر بازار پشاور
مکتبہ زکریا بلاک نمبر ۱۰ ڈیرہ غازی خان	**کوئٹہ**	مکتبہ سرحد خیبر بازار پشاور
بہاول پور	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ	لندن بک کمپنی صدر بازار پشاور
کتابستان شاہی بازار بہاولپور	**سرگودھا**	**سیالکوٹ**
بیت الکتب سرائیکی چوک بہاولپور	اسلامی کتب خانہ پھولوں والی گلی سرگودھا	بنگش بک ڈپو اردو بازار سیالکوٹ
سکھر	**گوجرانوالہ**	**اکوڑہ خٹک**
کتاب مرکز فریئر روڈ سکھر	والی کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ	مکتبہ علمیہ اکوڑہ خٹک
حیدر آباد	مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ	مکتبہ رحیمیہ اکوڑہ خٹک
بیت القرآن چھوٹی گلی حیدر آباد	**راولپنڈی**	**فیصل آباد**
حاجی امداد اللہ اکیڈمی جیل روڈ حیدر آباد	کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی	مکتبہ العارفی ستیانہ روڈ فیصل آباد
امداد الغرباء کورٹ روڈ حیدر آباد	فیڈرل لاء ہاؤس چاندنی چوک راولپنڈی	ملک سنز کارخانہ بازار فیصل آباد
بھٹائی بک ڈپو کورٹ روڈ حیدر آباد	اسلامی کتاب گھر خیابان سرسید راولپنڈی	مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار فیصل آباد
کراچی	بک سنٹر ۳۲ حیدر روڈ راولپنڈی	اقراء بک ڈپو امین پور بازار فیصل آباد
ویلکم بک پورٹ اردو بازار کراچی	علی بک شاپ اقبال روڈ راولپنڈی	مکتبہ قاسمیہ امین پور بازار فیصل آباد